ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا

مجموعهٔ دواوین مجموعه کل نظم مصنفه افتخار شعرای زمان منشی مقصود احمد صاحب طوطی متخلص موسومه

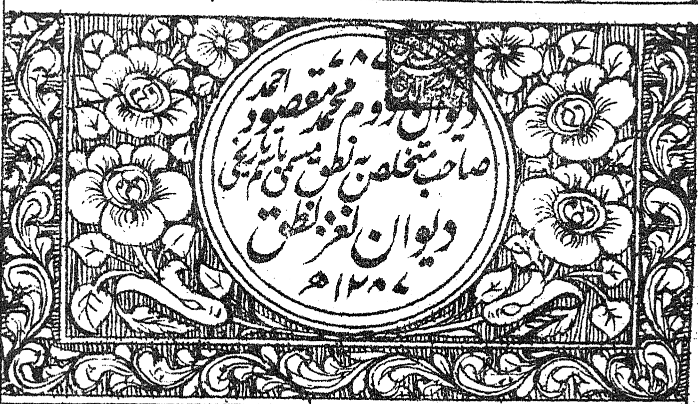
کلیات طوطی

حسب الفرمائش جناب مصنف صاحب ممدوح در مطبع سید محمد صادق صاحب جلیل شہر واقع سیتاپور مشہور

مطبع صبح صادق میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان اول



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحیر میں یہ حمد حق نے ہنگام رقم رکھا ۔ وہیں بس رہ گیا رکھا جہاں ہی قلم رکھا

کیا جب عزم ہم نے اوسکی اسم پاک لکھنے کا ۔ سر صفحہ پہ سجدہ قلم نے دمبدم رکھا

اشارہ تھا یہی برباد ہوگی شوکت دنیا ۔ قضا نے اسلئے دوش ہوا پر تخت جم رکھا

دکھایا یہ قیامت کا اثر اشک ندامت نے ۔ کہ تختہ تک ہمارے نامۂ عصیاں کو نم رکھا

ہوی جمعیت اضداد اوسی صانع کی قدرت سے ۔ اوسی نے خاک و باد و آب و آتش کو بہم رکھا

عجب انداز کے ناز و ادا اوسنے کیے پیدا ۔ عجب نقشے نمیں اونکی طرز دلکش نے قلم رکھا

وہ قد آفت کا بخشا جو کرے سیدا قیامت کو ۔ وہ طرۂ نفیں دی جنمیں بلا کا پیچ و خم رکھا

بہنو ومیں خم کمان و نگاہ میں تو تیر و نکا ۔ نظر میں آبداری تیغ کی خنجر کا دم رکھا

کہتی ثابت کمر سے دونوں ہست و نیست کی پہلو ۔ دہن تنگ کہتے ہیں گویا طلسمات عدم رکھا

شہادت کو زبان خنجر ہا تشنہ حاضر ہے ۔ کہاں جوش وحشت میں زمین پر پانو کم رکھا

رہی جانکندنی کی رات بہر اپنا جدائی میں ۔ سحر تک انتظار یار نے آنکھوں میں دم رکھا

جواب انکھو نکو کب سے دی دیا تھا خون شہیدونکے	جگر نے بات ہم چشمونمین کہہ لی دیدہ نم رکھا
یہی تھا رہا اب وہ چلی ہونگے اب تو ہین	شب عدہ دل بیتاب کو دیدے کے دم رکھا

نہ اندیشہ کیا سر کا رہ پر خوف الفت مین
جزاک اللہ تو نے نطق مردانہ قدم رکھا

کب تلک ای طالع وہان اس طرح تو لیجا یگا	لائیگا حسرت پھرا پیر آرزو لیجا یگا
عشق ہرجائی ہو نکا آبرو لیجا یگا	در بدر خانہ بخانہ کو بکو لے جا یگا
ای کبوتر ہوشمند رہی تو بال و پر جلین	خاک نامہ میرے سوز غم کا تو لے جا یگا
ہاتھ و دل جان سے ہی جسکو سمجھتے ہے عزیز	کیا خبر تھی ایک شوخ تندخو لیجا یگا
نازکی بازوی قاتل سے ہوتا ہی یقین	زخم کا مشتاق داغ آرزو لیجا یگا
تنکدی ہو آسے کعبہ کی زیارت کو چلے	کیا ان پھر اشتیاق جستجو لیجا یگا
جب کبھی آیا ترا دیوانہ قد باغ مین	قمریون سے چھین کر طوق گلو لیجا یگا
تیری چالاکی سے ہوتا ہی یہ ہی کھٹکا یقین	تا زبر جور و ستم مین پیش تو لیجا یگا
کیا خبر تھی ہم تو آوارہ ہین گی ای صبا	تیرا جھو کا راہ چلتی اوسکی بو لے جا یگا
اے عدو سچ سچ بتا کیون قتل کرتا ہی ہمین	اوسکی مہندی گوندھنی کو کیا لہو لیجا یگا
بزدلے کا دل بڑا ہو کر جان اوسکی لیجیے	مجھسے کیا بازی جانبازی عدو لیجا یگا

نطق اگر چندی رہی گا یوہین سودائی کلام
طور نہی ہمکو ذوق گفتگو لے جا یگا

تو سادہ ہے مثل رخ ای یار دل کا	نہ انکار بوسہ پھر اصرار دل کا
بلا دام ہے گیسوئے یار دل کا	کہ ہر حلقہ پھندا ہے دو چار دل کا

نہ جائے مر کے بھی آزار دل کا
رہے دست بر دل ہی بیمار دل کا

بلائیں خریدار گیسے ہوئے ہیں
شب غم میں تہا روز بازار دل کا

وہی عشق سمجھے تھے ہم کھیل جسکو
ہوا جی کا روگ اور آزار دل کا

ہوئے آپ بیچین اثر سے قلق کے
ترو کا گیا ایک بھی وار دل کا

کہاں دل جو غمزہ پھر اب مانگتا ہے
نہیں ہوں میں انسان دو چار دل کا

پتا مال ہی کا نہیں کیسی قیمت
کہا بوسہ اونکو ہے انکار دل کا

پڑا اس میں برسوں کرا ما گیا ہے
یہ سینہ کبھی گھر تھا بیمار دل کا

جلانا ستانا دکھانا مسلم
مگر جرم بھی اے دل آزار دل کا

تجھے چھیڑنا ہے تقاضو نسے ہر دم
نہیں پھیر لینا کچھ اے یار دل کا

وہی روگ تجھکو ہے جو میر کو تھا
سنا ناطق نالہ ترے زار دل کا

ہو جائے سامنا جو تمہارا بہار کا
اوڑ جائے رنگ رخ سے سارا بہار کا

گلشن میں رنگ لالہ و گل کا اوڑا دیا
میدان تیرے رنگ نے مارا بہار کا

پہلوی گل میں ہی ہی جگہ مجھ سی خار کو
کرتا ہوں شکر اے چمن آرا بہار کا

گلشن میں وہ کھلا ہے وہ گل چاندنی کی سیر
چمکا ہوا ہے خوب ستارا بہار کا

پیری میں بھی ہی ہیں جوانی کے ولولے
اپنی خزاں میں رنگ ہے سارا بہار کا

جاتا رہا جنون کا وہ شور و شر تمام
سر سے خزاں نے کیا جن اوتارا بہار کا

دل میں خیال عارض رنگین یار ہے
شیشے میں رنگ بھر لیا سارا بہار کا

ہوئے وہ دیکھکر دل داغی کو چاک چاک
لالی کا ہے یہ پھول ہزارا بہار کا

عہد شباب فتنہ نے پہر کی نہ باز گشت
موسم نہ آیا نطق دوبارہ بہار کا

دکھلای زخم دل جو دل افگار آپ کا
بھولے یہ سب ہنسی لب سوفار آپ کا

عالم ہے وقت سیر خریدار آپ کا
بازار گرم ہے سر بازار آپ کا

تھوڑی کرم مین بندہ ہون سرکار آپکا
آیا یکبار میرے مین سو بار آپ کا

پھیلی ہی چاندنی سے جو برقع الٹ دیا
ماہ چہاردہ ہے کہ رخسار آپ کا

ہر دم کے انتظار نے ہمکو کیا ہلاک
انکار سے بھی قہر ہے اقرار آپ کا

جنس گناہ ہم عوض خلد بھی ندین
محشر کو ہو گرم جو خریدار آپ کا

چشم کرم ہو یا کہ نگاہ عتاب ہو
مد نظر رہون مین ہی سرکار آپ کا

دربان اوٹھا ہی در سے جو بیٹھین گلی مین ہم
آنکھین دکھا رہی روزن دیوار آپ کا

انگڑائی لیجی تو دوپٹہ سنبھال کر
سینہ کہین نہ دیکھ لین اغیار آپ کا

پھیلا رہا جو دام فریب وفا یہین
ہوگا نہ کون کون گرفتار آپ کا

صورت جو دیکھ لین گی تو ایمان لائین گے
کلمہ پڑہین کافر و دیندار آپ کا

کر یاد بھی نہین کی نہ بوسی کی ذکر پر
غمزہ نہ اوٹھ سکے گا یہ ہر بار آپ کا

آسیب بن کے ہمکو ڈراتا ہے جب تب
سر چڑھ گیا ہے سایہ دیوار آپکا

مین نطق کی قریب تہا سنتا تہا جان دی
آہستہ نام لیکے پکارے یار آپ کا

ہون مین فنا ہوں ہی نجم مین گویا ہی رنگ چشم تر کا
تو دیکھیا یکایک ان بہی لجہاتہ مین ٹکڑا کوئی جگر کا

ہی چہکتا ہوا انکی در پہ تو ہنس کے کہتی ہین شوخ ہو کر
کوئی شفا نہ ہو ہر گز اسکا علاج کرتا ہی درد سر کا

۵

چلی تھی گھر سے عدو کے گھر کو کھچ آئی رستے سے کیا ادھر کو
حضور دیکھا بھی کچھ تماشا ہماری حسن خنج کے اثر کا

یہ زرد گل رخ کی روبرو ہے کہ جیسے برگ خزان رسیدہ
یہ سبیت سرو کے پیش قد ہے کہ جیسے سایہ کسی شجر کا

سخن ہے اوس کا آفتی ہے جو خضر ہو تو سخن ہے
تو منہ لپیٹی پڑی ہے بیٹھی کہ بیٹھے چھلے وہ ورد سر کا

ہزاروں بیٹھے ہیں اوسکے ہمسر سے تمہین گوں کی کہ کھو ویگے
ذرا ہوے رشک تو ہے مصنف خیال کھون کدہر کا

بنفس الفت کی وہ سہرے دکھانی دیدار و سدم
عجب اوسکی ہے حقی ہین بند آنکھین وہان تا شنوا نظر کا

ترت ہو تمہین تیم سمجھ قدم سے اسا تمہ لکا قاتل
کہین ہے آسان جلد مشکل بڑی ہے ماہ تہ ایک اور جگر کا

عجب یہ کچہ درد لا دوا ہی ال السبیت پر ہوا تو کہ
نہ نام جسکا مین جانتا ہون بتا نہ معلوم جسکو گھر کا

تمہین ہے انکھو مجنت تردد ذرا بھی ہرگز لگی ہی جی
لہو ہی گا نہ دلکا جسدم تو خون ہو جو جگر کا

جو کوئی دیکہ آفت جان ہمہ طفلی ہی تو قیامت
بلا ہی قہری ہوا تھی سے یہ سر جسدم تہا ماہ تہ بھر کا

جلا میں چپکی کیا نہ نالہ نہ دود دل ہی بھی نکالا
نہ مجہ میں عادت سپند کی ہی نہ طور مجہ میں خواص اگر کا

اوس کج ادا سے دی کبھی میں خفا نہ تھا
شکوہ جو تھا سو وہ گلہ دوستانہ تھا

ملنا جو چاہتے تو نہ کھل سکتے کیون گرہ
کچہ عقدہ لا حل آپکا بند قبا نہ تھا

جتنا جلا ہے رات کو مین صبح تک
اے شمع رو چراغ بھی اتنا جلا نہ تھا

پوری ہماری عمر کی ہوئی جلد تک دن
مرنا تھوں پر ایک قضا کو بہانہ تھا

ہر بونسے تھے بزم حسینان مین پاک ہم
کچہ اور آپ کی کے سوا مدعا نہ تھا

خلوت کی بزم میں وہ جمانا شب کو کیون
کچہ اور مدعی کا اگر مدعا نہ تھا

آوازہ تھا نہ غنچہ سرایان باغ کا
اگر رشک گل ترا سا کسی کا گلا نہ تھا

نظارہ باز آتے تھے جب وہ دور سے
اے شاہ حسن مرجع کل آستانہ تھا

الف [illegible]

ہر لحظہ ہمکو تازہ شکایت تھی ہجر میں	ہر دم او نہیں آنے کو تازہ بہانہ تھا
چشم بتان کی دور میں کچھ پھیر تھا بہت	اتنا تو آسمان کبھی فتنہ زا نہ تھا

در پردہ عرض حال کا موقع ملا تھا شوق
ہنگام خواب حرف ہی شوق فسانہ تھا

مجھ سے جو چھوٹے لیا بوسا حضور کا	کہتے تو انہیں خرچ ہوا کیا حضور کا
پاتا ہے تیوروں سے اشارا حضور کا	مجھ پر نہ کیسے تیر ہو کتا حضور کا
جی چھوٹ جاے آپ اگر امتحان لین	کیا نہوس ہے چاہنے والا حضور کا
تھی مست حسن ہو گئے مست شباب بھی	اب تو ہوا ہے نشہ دوبالا حضور کا
سو عیب ہیں حسینوں میں اف کا تو ذکر کیا	تصویر کو بگاڑ دے چہرا حضور کا
پوچھو نہ وجہ خندۂ بیجا کی شیخ سے	ہنستا ہوں دیکھکر میں قیافا حضور کا
لایا نہ تاب برق تجلی تو کیا عجب	موسی نہیں تھا دیکھنے والا حضور کا
گمراہ کر دیا ہے فریب جمال نے	بندے خدا کے پڑھتے ہیں کلما حضور کا
جوہر خدا نے نکالا ہے جان کا	کیسا لطیف جسم بنایا حضور کا
خشمگین ہوں جو غیر تو آنکھیں نکال لوں	پا جاؤں اگر ذرا بھی اشارا حضور کا
گویا ہے ہمکو شور وحشت کا انتظام	ہے آج قصد جانب صحرا حضور کا
چمکے نہ کیونکہ آنکھ کہ بجلی کی ہے چمک	پردے سے دفعتہ نکل آنا حضور کا
ہے رنگ کیف گریۂ خونی سے آنکھ میں	میں نے پیا ہے جام تمنا حضور کا
... ہوں ہوئی یہ آہ کہ دل لوٹ ہو گیا	آنکھوں میں پھر گیا قد بالا حضور کا
سمجھا ہیں جسے حسن و ادا ہے حسن	دل کو لیے تھا حسن تقاضا حضور کا

کچھ نطق کو نہ گیتی پر اتنون مین ایک بھی
ایسا نہین ہے چاہنے والا حضور کا

نہ دل دے کسیکو نکو نادان اپنا	ذرا نیک و بد سمجھے انسان اپنا
ہوا ہے نہ ہوگا تو اے جان اپنا	نہ نکلا نہ نکلیگا ارمان اپنا
نہ چھیڑو کہ اولجھین گے ہم مثل گیسو	مزاج ان دنون ہے پریشان اپنا
وہان تیری خوبی کا ہے جو شہرہ	پری چھوڑ دیگی پرستان اپنا
تو دیکھے جو آئینے مین اپنی صورت	تو سو جان سے خود ہو قربان اپنا
نہین ہین یہ سینے مین داغ محبت	گلون سے بھرا ہے گریبان اپنا
بہت جو کے ناحق لیا اونکا بوسہ	جتاتے ہین وہ روز احسان اپنا
نہ دوگا تیان ہم بھی کچھ کہ نہ بیٹھین	ذرا منہ سنبھالو مری جان اپنا
قبا تنگ کرتی ہی وحشت مین ہمکو	گلا گھونٹتا ہے گریبان اپنا
شکایت تو ہم حق سے اوس بیکلی کرتے	کرین کیا کہ ہے جان پہچان اپنا
نہین نبض بھی ناتوانی سے چلتے	مگر ہو گیا جسم بیجان اپنا
یہی آرزو مین تو مرتے مٹے ہم	ملا خاک مین ہائے ارمان اپنا
دلاے ناوک اوس یار لے جا بغل سے	عوض اوسکے رہنے دے پیکان اپنا
نہین میری فریاد بلبل کا نالہ	سن اے گل ذرا کھولکر کان اپنا

یہ اشعار ہین نطق موج بلاغت
محیط فصاحت ہے دیوان اپنا

اوس گل کی ہجر مین جو دم اپنا نکل گیا	اچھا ہوا خلش گئی کانٹا نکل گیا

[illegible]

۹

گلشن مین باغ باغ ہون گل کا نکل گیا
صیاد کے نکلتے ہی کانٹا نکل گیا

وہ بت بغل سی دیکھیے یہ فقرا نکل گیا
چولی مری مسک گئی شانا نکل گیا

وعدہ خلافیون سے ہوا حسن کو زوال
بگڑی جو ساکہ اونکا دوالا نکل گیا

دمباز یان تو اوس بت عیار پر ہین ختم
قابو مین آکے دیکھیے کیسا نکل گیا

ای بت تجھے خدا نے عنایت کیا وہ حسن
آگے ترے حسینونکا نقشا نکل گیا

چادر جو باد صبح نے اوس رخ سی لوٹ دی
خورشید کا چمک کے نکلنا نکل گیا

بیتابیونکا حال نہ کچھ پوچھیے حضور
اوجھلا یہ رات منہ سے کلیجا نکل گیا

اوس طفل کا پتنگ ہوا اس قدر بلند
کٹکر اکے آسمان سے اڈہا نکل گیا

کوئی بزور کہا سکے دوسریکا رزق
چیلی کے منہ سے صاف نوالا نکل گیا

لوٹا ہوا چمن مین زر گل کا باغبان
فصل خزان مین تیرا دوالا نکل گیا

رندونکی دھوم سنکے نہ لایا حسد سے تاب
مسجد سے شیخ لیکے مصلا نکل گیا

ہون آہ اب ضعف سی تن مین نہین ہے خون
سینے سی تیر یار کا پیاسا نکل گیا

پرہیز تہا نہ خوب لیقان عشق سے
غمزے سے تیرے دم ہی مسیحا نکل گیا

ہان راز کہل گیا مگر انصاف شرط ہے
مین روکتا تہا گر تیرے کو نالا نکل گیا

گہوڑ دوڑ نطق عرصۂ معنی مین جب ہوئی
آگے ہمارے فکر کا گہوڑا نکل گیا

راز الفت چھپ گیا سب سمجھے سودا ہوگیا
چاک ہوکر پیرہن پردہ ہمارا ہوگیا

سنکے میرا حال ہنستی ہین او نہین کیا ہوگیا
کیا نہ وہ بدنام ہونگے جب مین رسوا ہوگیا

سینے پر جل جل گئے تقدیر کے میرے کباب
بادہ تہا انگور ہی مین اور سرکا ہوگیا

کس قدر سینہ خدا جانے ہوا ہے پر درد — آہ جو دم تا بلب آیا وہ نالا ہو گیا

آرزو مند اوس سہی قد کے ہوئی لوگ اس قدر — رفتہ رفتہ شہر سے شہر تمنا ہو گیا

دور رکہا تہا جو اوس رو کو مجہسے رات بہر — ای شب فرقت ترا منہ اوس سے کالا ہو گیا

لی اوڑہ سے وہ ایسی نگہہ ہوش موج بوی گل — ای جنون کیا تو سے جوش وحشت کو کوڑا ہو گیا

حسن یہ ہر قدم اوسکا خرام ناز سے — حور کی تصویر ہر نقش کف پا ہو گیا

دم میں جل بہنکر پتنگی خاک یکسر ہو گئے — اے چراغ اب تو کلیجا تیرا ٹہنڈا ہو گیا

ہر کبوتر ہو گیا گرد ان قصر یار کا — جو گیا لیکر ہمارا خط وہ ہین کا ہو گیا

جب کہا وعدہ وفا ہووے کا ہو کہنے لگے — ہمنے ٹالا تہا بہانی سے تقاضا ہو گیا

میں نے پہر جوش جنون سے نبگیا اوڑکو کہیل — وہ اودہر جوش جوانی سے تماشا ہو گیا

کٹ گئی فرقت کی شب واجب ہے شکر کردگار
بستر غم سے اوٹہوا ے نطق تڑکا ہو گیا

سینہ تپ فراق سے اتشکدا ملا — دل کی جسکہ بغل میں سمندر جلا ملا

کیا مال کالن و زر ہے جو گنج غنا ملا — سب کچہ ملا اگر دل بے مدعا ملا

ملنے کی کب امید تہی شکر خدا ملا — کوئی صنم میں دل مجہے گویا پڑا ملا

آوارہ بیٹہہ جائیگی مجہ سے نہ بحث کر — بلبل کسی گوشہ سے جا کر گلا ملا

رنج و ملال عیش و طرب ہے خدا کی دین — جو کچہ دیا دیا ہمیں جو کچہ ملا ملا

اے خار اسکو توڑ کے میرا نہ دل دکہا — سو و غنت جہان کی ہے ایک آبلا ملا

اوس بیوفا کو چہوڑ بہی سکتی نہیں ہیں ہم — پاس وفا ہی کیا ہے جو ہمین جیسا ملا ملا

تقسیم یون شباب کی دو دو تین ہو گئین — صاحب کو جوش حسن ہمین ہم لولا ملا

بدلی جو تو نے آنکھ زمانہ بدل گیا
نظرین پھرین پلین رخ مژگان پھر اٹھا

انصاف سے تو اوسکی ہین خود بینیان بجا
جسکو ہر ایک عضو بدن آئینا ملا

کیون سجدہ ریز نہی جبین نیاز ہے
کسکا یہ آستی مین ہمین نقش پا ملا

گو خاکسار یون تو نہے گردن جھکی ہوئی
پر بے نیاز یونسے ہے سر عرش سا ملا

کیا دم کیا ہے ناک مین طفل شیر نے
آفت ملا ہے قہر ملا ہے بلا ملا

مضمون بھی جوڑ کی بندش ہی چست تر
کچھ بڑھ کے ذہن سے تمہین گیسو رسا ملا

جور و جفا نے پھیر دیا اوس طرف کو دل
واللہ ان بتونکے بدولت خدا ملا

ای نطق تو نے عمر حسینون مین کی بسر
سچ کہیو انمین کوئی تجھے باوفا ملا

کیا کرے کب تک تماشائی خود وہ حیران ہوگیا
چاہ سے ظالم مجھکو راحت جان ہوگیا

مین جو درد ہجر سے اوس گلی گریان ہوگیا
رات بھیگی اس قدر شبنم سے طوفان ہوگیا

ناقہ لیلی کا شاید آگیا مجنون کو دہیان
یا ابھی گاتا تھا نالی یا حُدی خوان ہوگیا

رات وہ دو آہ بھیلا تھا غم رخسار مین
اس تکلف سے کہ بس گیسو پریشان ہوگیا

مر گئے پر بھی نچھوٹا خس سے وہ ارتباط
جو ہمارے خاک کا ذرہ تھا افشان ہوگیا

تھی امید آیا کریگا گور پر وہ بھی سگئے
کیا غضب ہے قتل کرکے وہ پشیمان ہوگیا

دلفریب اوسکا ہے ہر شیوہ کہ دمین جو رہے
غم بھی اس انداز سے آیا کہ ارمان ہوگیا

سیر مین سوفہ تھا کبھی کاکل کا اب ضعف سے
دہیان بھی اوترا ہوا خواب پریشان ہوگیا

وحشت دل او ہین اب جل رہین اچھا تو ہے
گھر کا یہ نقشہ ہی گر پڑ کر بیابان ہوگیا

بہا گئی آشفتگی نسبت سے زلف یار کی
دل پریشان ہوکے اپنا سنبلستان ہوگیا

[illegible]

11

[illegible]

اونکے غصے سے ڈرا کرتے تھے پر لوٹی بہار
چہرہ جب گرمی سے دمکا تو گلستان ہوگیا

دل پر ایسے نقش تھے جلوی قد پہ نور کے
رات جو نالہ اوٹھا سرو چراغان ہوگیا

چشم بد دور آج تو اوس نے کیا ایسا بناؤ
مجھکو غش آگیا آئینہ حیران ہوگیا

شب خم و چم کھو دیا حضرت زوال حسن نے
آپکا گیسو مرا احال پریشان ہوگیا

پایکی قابو مان لینا وعدہ فردا یہ کیا
دلکوا نے کیا کہون کیسا یہ نادان ہوگیا

مقطع اوس دم بازکی وعدہ سے ہم واقف ہین حبیب
تیری خاطر سے کہے دیتے ہین ان ہان ہوگیا

اوسکی گلی تک دوست جو لائی تو لائی گیا
دل ہی وہین پر ایسے ہم آئے تو آئے گیا

زلفین تیری بنای وہ کہیلی جو جان پہ
ہاتھو نپر ایسے کالو نکو کوئی کہلائے کیا

زاہد کو خاک ذوق شراب و کباب ہو
مارا ہے اوسکا منہ تو خدا نے وہ کہای کیا

ایدل نہ تجھکو تنگ ہو اوسکا خیال تنگ
جب جب یہ آہ آہ ہی کیا ہای ہای کیا

اے دل کریگا تو وہ جو تیری جی مین ہے
اس عشق کے مقدمے مین میری رای کیا

روکا جو نالہ صدمے سے آنسو نکل پڑے
جب یون کہلے تو کوئی محبت چھپای کیا

آنے کو جو ہر کیان ہین لگ جاتی کو گالیان
اونکی گلی مین کیجو کوئی آئی جائے کیا

جتنا او نہین مناؤن بگڑتے ہین وہ بہی
قسمت بگاڑ پر ہو تو کوئی بنائے کیا

بوسے کو آج آئے ہین کل ہی گئے تھے دل
کیا خوش تو خوب کہی سمنے لائے کیا

ایسی کبود ہوگی وہ لب بازرنگ سے
کافی ہے صرف پان ہی مسی لگای کیا

مستی ناز و جوش جوانی مین کیا حجاب
جب غنچہ کہل کے گل ہو بدن پہر چھپای کیا

ہوتا ہو چاندنی مین جو ای دل عرق عرق
وہ گرم جوشیو نکی بہلا تاب لائے کیا

اے نطق مر ہی رہ کہ بہت آچکی ہے رات
سونے نہ دیگی آج تری ہاے ہاے کیا

دل نے کسیکی آنکھ کا عاشق بنا دیا
سرمہ جو تو نے آنکھ میں ای دلربا دیا

کرتی ہے صرف شمع کو گلگیر صبح گاہ
فتنے کو تیری قہر کو آفت بنا دیا

گھر پھونک بیٹھے شعلہ مزاجی میں ہم میاں
آہ وہ غضب ہے کہ دل ہی بجھا دیا

نقش خیال ہے تری ذرا دلکو دل لگی
لو گرمی خیال نے دل ہی جلا دیا

جب تہ زمین پڑی تو سویدا کو دیکھکر
خانہ خراب ضعف نے وہ بھی مٹا دیا

کیا چیز نقش فرش تھا پہلو میں یار
دل پھیر دینے کو دھتا لگا دیا

لذت کچھ اپنی چاہ میں بھی ہمکو کم نہ تھی
رشک عدو تراش نے دشمن بنا دیا

کی آرزو جو دیدہ اوٹھانیکی دیکھئے
لیکن تیری لگاوٹ نے اور ہی مزا دیا

اے روے یار آئینہ وقف جلا رہا
شوخ ستم ظریف نے مجھکو اوٹھا دیا

گرمی شوق میں جو میں اوس سے لپٹ گیا
تیری صفا نے خاک میں اسکو ملا دیا

دہن بندہ گئی جو سینہ زنی کی فراق میں
اف کر کے ہو لے چھوڑ دی سینہ جلا دیا

کیوں سوزن جفا سے نہ گردوں فو کرے
دست الم نے رات کچھ ایسا بجا دیا

کیا بخت و جذب نالہ و دست و نگہ کو رو
تہمت نہ ختم پر ہے کہ تو مسکرا دیا

جو کچھ ہمیں خدا نے دیا نارسا دیا

گلگشت میں قفس سے آج اونکو یاے نطق
نکہت کو جا بجا گرد صبا نے اوڑا دیا

دل سے لیکر تا بسر میدان رستاخیز تھا
اوسکی خال و خط کا سودا شور انگیز تھا

کیوں لبن میں جا دو پر نزار پر دلہلو
باغبان ہوتا

ناز غمزے مین کوئی نادر کوئی خونگیر تھا — قتل پر مجھ بیگنہ کے سب کا خنجر تیز تھا

رات کو اوسکا غم فرقت بلا خونریز تھا — دم کشاکش سے گلے کو ایک تیغ تیز تھا

تا نہ ملوا تا تھا عالم کیسے تیرا جوش شباب — کیا بلا سینے کا انگیز اشتیاق انگیز تھا

شاید اوس رشک پری نے صبحدم کھولے تھے بال — موجۂ باد صبا گیسوی عنبر بیز تھا

روبرو میرے سے ہر برگ گل کہنہ مشق کے — نغمۂ رنگین نوایان گلستان ریز تھا

اور کیا کرتا وہ شوخ ای اشتیاق فتنہ خیز — وصل کا وعدہ دروغ مصلحت آمیز تھا

گلشن کوئی صنم کی یاد مین تھا دیدبان — نقش پا گویا پیالہ رنگ کا لبریز تھا

لطف پنہان کو نگاہ سہو کرتی تھی عیان — اوسکا انداز تغافل التفات آمیز تھا

آبلے پڑ پڑ گئے منہ مین جگر پھن پھن گیا — جام می مین بے ترے رات آتش انگیز تھا

کچھ دلون سی انطے آتے ہین سینے مین کہر — ورنہ زخم آلے رہے جبتک کہ ناخن تیز تھا

درجۂ تمکین کو پہنچا تھا نہ مجنون عشق مین — میرے آگے گرد باد دشت وحشت خیز تھا

میرے دل مین یار کھنچی تھے جیسے موج نفس — خون نشین ہو باکسی کی ناوک خونریز تھا

آرزوئی وصل مین انگڑائیان لیتا تھا — کیا نسیم صبح کا جھوکا بھی شوق انگیز تھا

کوہکن ای عشق تھا کیا لنگ گاہی کے لیئے — ای ہوسناک لب شیرین کو کیا پرویز تھا

رات تیری بزم مین ساقی تھا جوش آتشک — ساغر دیدہ سے جام عمر تک لبریز تھا

حلقۂ مار سیہ زلف سے سب دیوار کے — رات کیا غمخانہ میرا آہ ظلمت خیز تھا

تیر سا لگتا تھا اکبر دل پر اہل شوق کے — زمزمہ مرغ سحر کا کتنا درد آمیز تھا

بوسہ ہائی لب کے غم مین جان بھی آخر گئے — اوسکا لیکا تھا مجھے حسن جنون کا پرہیز تھا

ناز و انداز و ادا ان سب مین شوخی بھی سہی — بعد اسکی عشوہ چالاک او غمزہ تیز تھا

تیشۂ فرہاد نے جو نقش کھودا سنگ پر
مطلع وہ آرائش عشرتکدۂ پرویز تھا

دیکھی جو اوسکی چال گرفتار ہو گیا
زنجیر دل کو موجۂ رفتار ہو گیا

توبہ جو کی تو توبہ کا پندار ہو گیا
ہلکا گنہ سے ہو کے گران بار ہو گیا

سر مین ہوای زلف جو ٹہری ہوئے جنون
دل مین جما خیال تو آزار ہو گیا

گل تک نسیم میری رسائی محال ہے
خار و خس چمن کا ہوادار ہو گیا

یہ سوچتے نہین ہین کہان کس طرح کہو
جی مین ہین خوش کہ وصل کا اقرار ہو گیا

ملنا جو اوس سے ترک کیا درد دل بڑہا
پرہیز سے مین اور بھی بیمار ہو گیا

فرط قلق سے رات کو پکڑے دل و جگر
تیری گلی مین مین کوئی سو بار ہو گیا

زنجیر پانو مین ہے علی بندگی پڑی
مفسدی کا چور آج گرفتار ہو گیا

ہردم کراہتا ہے دل زار درد سے
پہلو ہمارا خانۂ بیمار ہو گیا

شوخی سے مثل برق نہ دی رخصت نگاہ
خود حسن ہے نقاب رخ یار ہو گیا

اللہ ری تاب رخ کہ نظر کو ہے خیرگی
در بھی فروغ حسن سے دیوار ہو گیا

جسمد لینے تاک جہانک کا لپکا تجھے پڑا
روزن کا نام مطلع انوار ہو گیا

رسوائی جنون نے یہ اچھا کیا سلوک
اوسکی تو شان بڑھ گئی مین خوار ہو گیا

تنہا رہے ہوے تھے مرے لب آشنا
خود ظلم سے وہ تنگ کم آزار ہو گیا

وہ ڈر سے میری نالونکے سویا عدو کے پاس
کسکا نصیب جگیے بیدار ہو گیا

کچھ ماجرا گریہ تو ای آشنا نہ پوچھ
پانی لہو ہو ہو کے سبک وہ آزار ہو گیا

اذیت یہ تیری شوق ہم آغوش مین پہنچ
جسم نزار حلقۂ زنار ہو گیا

بیطاقتی شوق سے تاب نظر نہ تھی | دیدار آپ پردہ دیدار ہو گیا

وصف دہن میں بند ہی میری زبان خلق
کہتے ہیں لوگ صاحب اسرار ہو گیا

آنے میں کیوں جی آج تساہل نہ ہو سکا | کچھ جذب دل سے عذر تامل نہ ہو سکا
کیوں مجھپہ التفات و تفضل نہ ہو سکا | خو ہے تو کیوں عدو سے تغافل نہ ہو سکا
کرتے ہیں جد کا ظلم یہ ہو سیر یقین ہے | تجھ سے تو ناز کا بھی تحمل نہ ہو سکا
بیصبر دل نے آتے ہی بدظن اوسے کیا | کمبخت سے ذرا بھی تامل نہ ہو سکا
مجھکو جلن تھی جور پر اپنے رقیب کے | ورنہ نہیں کہ مجھ سے تحمل نہ ہو سکا
اوس لب کا بوسہ لیتے نہ ہمسے رہا گیا | وہ چاٹ پڑ گئی کہ توکل نہ ہو سکا
ذکر رقیب جو وہ بگڑی تو کہہ چلا | میں بھی بھرا ہوا تھا تامل نہ ہو سکا
بوسے کی ہے ہوس مجھے اوس مست ناز سے | جسکا حریف لب قدح مل نہ ہو سکا
چمکا رہا وہ چہرہ بدولت جمال کے | یعنی چراغ مال کا تھا گل نہ ہو سکا
خانہ خراب جاہ کا کیا پیار کا تھا وقت | وہ ذبح کر رہے تھے مگر غلغل نہ ہو سکا
ساتھ اونکے گھر رقیب کے لے ہی گیا قلق | اس شکل سے بھی مجھسے تامل نہ ہو سکا
بیطاقتی شوق سے بخشش کہا کی گر پڑے | پردہ بھی دیکھنے کا تحمل نہ ہو سکا
مشق ستم کا جیسے او نہیں پڑ گیا مزہ | تب سے تو دو گھڑی بھی تغافل نہ ہو سکا

توڑا مڑورا لاکھ مگر خوش نمی میں خلق
ہمسر کسی کی زلف سے سنبل نہ ہو سکا

سناؤں کیوں انکو قصہ درد نہاں اپنا | جلیس اونکے نہ اپنے ہیں اونکا قصہ خواں اپنا

دل نازک بھی تاب کاوش بیداد کہتا ہے
مرا پھر امتحان لینے لگے کرنے امتحان اپنا

کھلے بالون نکالین وہ کسیکا ہا ہم پر آنا
الجھ جانا الجھو ہمین ہائی وہ دل ناگہان اپنا

ذرا آہستہ شانہ کیجیے مشاطہ زلفون مین
خیال اسکا رہے تجھکو کہ دل ہی ناتوان اپنا

چھپا ہی بدن مین کہ آغوش عاشق مین
چھپایا ہی دم بوسہ رخ شکل نہان اپنا

جلال عشق کیا بے غرور حسن لاتا ہے
ذرا سی بدگمانی مین جو چاہو گمان اپنا

جسے منظور ہو کر لے زیارت ہم مین تجھکو
یہی انداز کہتا تھا وہ یار ناتوان اپنا

ہم اونکو آزماتے ہین وہ ہمکو آزماتے ہین
وفا مین ہم وہ دیتے ہین جفا مین امتحان اپنا

ملین و رہگذر ایسے نامہ و پیغام قاصد
جسے بھیجون اوسے وہ کرے قصہ بیان اپنا

کہین بکھرے ہین گل ہی کہین ...
رہا ہی ایک مست ناز شب بھر میہمان اپنا

بھلا لطف کیون ہوتی رفتیو کا گلہ کرکے
مزہ ہے دل کی شکوے ... وہ زبان اپنا

رہا کرتی ہے حسرت رخ سے جلوہ کی ...
اوسی مین ہی بلبل ہی نشانی آشیان اپنا

بھڑکتی ہی تو پھر آتش گل کسکو کھٹکا ہے
کہ نذر برق کب کا ہو چکا ہی آشیان اپنا

نہ معلوم آج دل کی کس قلق مین نالہ کھینچا ہے
کہ اب تک زخم کی صورت دہن ہی خونچکان اپنا

نہ باز آئی ستم کرتا ہی رسوا ہوا اچھا ہے
سمجھے کیا اوس ہی کا لا کرے سنا آسمان اپنا

ابھی غش مین تو ہی انکار ہر جاؤن تو دیکھونگا
نہ کیونکر کھولیے نکالا وہ عنبر فشان اپنا

کبھی ہی کی مضمون کا پڑھا تھا شعر بھولے سے
ابھی تک ہمسے بدظن ہے وہ شوخ بدگمان اپنا

اونھین الزام دیتے ہین ہم کسطرح بی التفاتی کا
کبھی جب تک نہ کچھ احوال نطق ہو زبان اپنا

بے بوسہ لیے آج تو جبتک انھین اوٹھتا
دیکھو الو اگر مسے تقاضا نہین اوٹھتا

ہاں جذب دل بیتاب کا صدمہ نہیں اوٹھتا
مرکز بھی در یار سے بندا نہیں اوٹھتا
بیتاب سہی پر نہ مجھے دیجئے طعنے +
تم جاؤ مگر ضبط کی مجھ میں نہیں طاقت
لعنت ہے برہمن ترے بیرحم بتو پر
بیمار سے آزار کے سوتے ہیں تو ا نا
کیا کیجیے ناچار اوٹھاتے ہیں جفائیں
لیکر سر بستر جو پڑا عشق کا آزار
کثرت سے جنون داغ اوٹھائی نہیں جاتے
روتا ہوں لگاتار تو کہتے ہیں وہ سنکر
ساقی لب میگون تو دے لب سے ملا دے
آئنہ بنے بیٹھے ہیں ہم روبرو اونکے

پہلو سے بھی وہ ستم آرا نہیں اوٹھتا
مجھلا ہے یہ مردا کہ جنازا نہیں اوٹھتا
شورا ہے کہیں قیس دے چلا نہیں اوٹھتا
پردہ نہیں ہوتا ہے جو پردا نہیں اوٹھتا
جا کعبے سے اب اپنا مصلا نہیں اوٹھتا
اے عشق مگر تیر اگرا یا نہیں اوٹھتا
دل اوس سے کئی بار اوٹھایا نہیں اوٹھتا
پھر وہ صفت پیکر دیبا نہیں اوٹھتا
قارون کا ہے کہ تو خزانا نہیں اوٹھتا
کیوں آپ کے منہ پر سے یہ سہرا نہیں اوٹھتا
نشے میں ہوں اب مجھ سے پیالا نہیں اوٹھتا
حیران کو کچھ لطف تماشا نہیں اوٹھتا

بس بیٹھ گیا بیٹھ گیا نطق یہاں پر
اب آپکے در سے نہیں اوٹھتا نہیں اوٹھتا

ہم بھی بدلے جو مزاج بت بدخو بدلا
بیقراری کا نہ تسکین سے پہلو بدلا
اس قدر محو ہوا جلوۂ حیرت زا کا
گنج رخ لوٹ تو لوں بوسونسی پر خوف یہ ہے
گالیوں سنے نہ بچے لطف نہ مجھکو لذت

سو رہے پھیر کے منہ اوسنے جو پہلو بدلا
ہل گیا عرش پر اپنا دل نہ ذرا تو بدلا
آئینے نے نہ ترے سامنے زانو بدلا
پیچ میں لاکے نہ لیں افعی گیسو بدلا
جان میں بوسے سے بوسی کا نہ تو بدلا

یہ جو شوخئ دل گستاخ نہیں ہم رضا
جی میں کہتا ہے وہ لیگا دم قاتو بدلا

ہر سزا کا میں سزاوار ہوں لیکن یا رب
اپنی رحمت کی طرف دیکھ نہ لے تو بدلا

عکس رخ سے وہ ہوا سرخ خجالت سے سپید
روبرو یار کے رنگ گل و شبو بدلا

اور کیا چاہیئے ہوا آپ نے دونا تو لیا
بیدہانی کا ہیں چشمیاں گفتگو بدلا

شب غم کون تھا کروٹ کا لوانی والا
اضطراب دل بیتاب نے پہلو بدلا

کچھ نہ ٹھہرا اثر آنسوؤں کی صفائی آگے
کیسا کیسا درغلطان سے نہ پہلو بدلا

خفتہ اثر دیکھ کر شیشے کو سے پانی پانی
عرق شرم کے قطرونسے ہر آنسو بدلا

ابرو نکا ہوا غزل سے نرالا مضمون
خوب تیتا ونے مطلع کا یہ پہلو بدلا

نقش بستر کی طرح بستر غم پر ہم نے
ناتوانی سے کبھی عزرنہ پہلو بدلا

ایک پہلو کو کبھی مرتبہ باندھا اے نطق
کیا مضامین نے اشعار میں پہلو بدلا

نزع میں لیتقظار قاصد محبوب تھا
قالب خاک واح سے میں طالب مکتوب تھا

یہ ستم اول نہ ہوتے تھے نہ یوں منسوب تھا
اس توجہ سے ترا پہلا تغافل خوب تھا

اف رسوا بیداد حسیناں اف کسی کی
ہر ستم پر حلم صبر حضرت ایوب تھا

مصر یوسف کی آنکہ کا ... دیکھنا
شہر کنعان میں جو نور دیدہ یعقوب تھا

گو نظر میں بھی میوہ تھا لیکن حلاوت یہ نہی
ہمکو خرمائے لب شیرین بہت مرغوب تھا

اور تو جو کچھ لکھا تھا سو لکھا تھا خط میں خیر
یہ نرا شر تھا سلام غیر بھی مکتوب تھا

جسکو دیکھا آپ سے بیگانہ ہی دیکھا اوسے
سالک راہ محبت جو ملا مجذوب تھا

خامشی حسن طلب تھی نظر عین رضا
دل سے خواہان وصل کا وہ دلبر محبوب تھا

گل کا بوسہ جو لیا تھا اوسنے ایکدن آکر
غیرت سے گئی بو سو نہ تھا کچھ بھی حساب
گل کو رخ غنچہ کو اوسکا دہن ہی تو تھی غرض
اوڑ کے گئی تھی یہ صبا غنچہ میں گل ہونکہ سہم
قاعدہ وہ غالب و مغلوب کا چلتا نہ تھا

حسن ہے سارا خمین خوبی مجھے مطلوب تھا
مجھ سے خالی لطف تک اچھا نہیں محبوب تھا
الغرض ہر رنگ میں ہر دہ وہ مطلوب تھا
رنگ و بوئی پاس ہے ہر خوبرو محبوب تھا
حسن کے باعث وہی غالب میں ہی مغلوب تھا

نطق تعریف مذاق اہل دنیا کیا کرون
میوۂ خام نہال حرص تک مرغوب تھا

آنکھوں میں جوش حسرت دیدار دیکھنا
عیسے کا معجزہ ہو جب اے یار دیکھنا
ہمسے ذرا عداوت خونخوار دیکھنا
دیتا ہے کیا فریب وہ عیار دیکھنا
بوسے کی آرزو نہ تمنا وصال کی
گر یا ہو تجھسے بوسہ وہ دیتے ہیں لیکے دل
تیغ نگہ میں خون کا دھبا ذرا نہیں
مدنظر ہے کیا کوئی تازہ فریب پھر
وہ جب تلک نہیں آئینہ بھی آن نکہ بند تھے
ہوتے ہیں جلوہ ہی برق تجلی کے رنگ میں
یہ حرف تیرے آنے سے چہرہ بحال ہے
ہنگامہ ہو گا ہمسے لیے جہان نہیں گریز

پابند تا کیا نگاہ نے تلوار دیکھنا
ٹھوکر کسی لحد میں ذرا یار دیکھنا
جب دیکھنا ہمیں اوسے تلوار دیکھنا
پہلو کلام کا وہی اقرار دیکھنا
منظور کچھ نہیں مگر اے یار دیکھنا
اولٹا یہ ہمسے ناز خریدار دیکھنا
کیا صاف میرے دل سے ہوا یار دیکھنا
کیون ہے یہ بار بار ادھر ای یار دیکھنا
قسمت میں مرتے دم تھا نہ دیدار دیکھنا
منظور ہے جو طاقت دیدار دیکھنا
تو اوٹھتے اوٹھتے پھر مجھے بیمار دیکھنا
روئیں گے ایکدن سر بازار دیکھنا

اے یار اب جو آئی ترے عہدِ حسن میں ‏— یوسف کو ہو نصیب نہ بازار دیکھنا
جھاڑو تو کوئی یار میں دیتی ہے صبا ‏— تنکا سا ہے مرا بدنِ زار دیکھنا
موجود روئے یار ہے حاضر جلوہ رہے ‏— نکلا ہے چاند یا اولی الابصار دیکھنا

بستے نہیں ہیں دل میں فقط ہو کر وہ نسخ خط
چاند میں بھی ساتھ جاتی ہیں رفتار دیکھنا

اولش جب آپ نے جام شراب ناب کیا ‏— تو شوقِ دل نے پکارا وہ بے حجاب کیا
میں خوش ہوں اس سے جو بیداد کی عتاب کیا ‏— یہ دل وہی ہے کہ جس نے تجھے خراب کیا
ہوا یہ ولولہ جوش بے حجاب کیا ‏— شباب یار نے کارِ شراب ناب کیا
خفا وہ ہو گئے دل نے یہ اضطراب کیا ‏— کیا نہ ضبط بنا کام سب خراب کیا
لپٹ گیا سرِ بازار وہ مری رو سے ‏— جنوں کی صدقے تجھے آج کامیاب کیا
نہیں ہے خال کا یہ وجہ نقطہ چہرے پر ‏— خدا نے خود تجھے خوبی میں انتخاب کیا
مرے ہی نکلے گی بوسے یار کے دیے ‏— کچھ اور گھر سے دیا واہ کیا حساب کیا
ادا میں ناز میں نخرے میں حسن و خوبی میں ‏— تجھے تمام حسینوں میں انتخاب کیا
ہزاروں نقش قدم پر گئیں انہیں پا نگاہ ‏— جو اس گلی میں گزر تو نے آفتاب کیا
بزنگ جام نگہ مست کر گئی تجھے ‏— تمہاری آنکھ نے میکدہ خراب کیا
صدائے صور سے جو بے نالۂ شب ہوتے ‏— تو شورِ حشر نے خاموش ہو کے خواب کیا
وہ چھیڑنے کو مرے دل لگی سمجھتے ہیں ‏— زمین ہل گئی جس نے یہ اضطراب کیا
پتنگوں کی گرمی ہو آنکھ سے ٹھنڈک ‏— کہ تجھ سے شرم کی جیسے تو جلے نقاب کیا
وہ ایک دم تھا کہ جب عشق جان جاتی تھی ‏— یہ ساری عمر کا تھا عیش جو حساب کیا

وہ صبح گہر کو گئے سو گیا ہمارا بخت
وہ کیا مزہ تہا جو قاتل کے تیر تہا
یہ گرمیان تہی اف رے تشنہ لبی شباب

تمام رات کی جاگی ہوے نے خواب کیا
کسی نے نہی ہم پہ کچہ اضطراب کیا
دہان زخم مین تیغ نگہ کو آب کیا

گلی گلی دل خانہ خراب لے نکلا
تلاش یار نے اے نطق کیا خراب کیا

نطق جاتا ہے اوس گہر مین اگر ہو جانا
دیکہنا آپ سے باہر نہ مگر ہو جانا

ابہا کر لیجے تو بس نیم نگہ کافی ہے
کچہ بڑی بات نہین دل کا اودہر ہو جانا

ناز و انداز و ادا سب ہین اونہین کی جانب
ضبط کو چاہیے ایسے مین ادہر ہو جانا

جگنو ذکر کی اونہین بات مین گویا ہی بہار
گرمئی گریہ سے اشکون کا شرر ہو جانا

میرے سینے کو تڑپ کر نہ دلا شق کرنا
نہ کہین پردہ در زخم جگر ہو جانا

غم سے یہ رنگ ہے میرا کہ ہوا تیرا مزاج
بات کی بات مین بس نوع دگر ہو جانا

جرم نظارہ یہ آنکہین یہ نکلوا لینا
اس قدر دشمن ارباب نظر ہو جانا

نہین چہوڑون تو گہرا ہو کے ستم گر ظالم
اے بت اتنا ترا پتہر کا جگر ہو جانا

دیکہ اے شوق تماشا تجہے سوجہی کیا ہے
کیسے ہر موے مژہ کا ہو نظر ہو جانا

وہ نہو پاس نہ ہم البدل اوسکا ہی خیال
چاہیے عمر کا عشرت مین بسر ہو جانا

گو خفا ہو گی وہ کافر ہو ابر سن تو لیا
نہ اثر تا تو نہین مطلق تہا اثر ہو جانا

اہل بینش کو دکہاتے ہے بہار گلشن
اوسکا ہر رنگ مین نیرنگ نظر ہو جانا

کٹ گئی وصل کی شب نطق بہت بہتر تہا
موت کا تیرے لیے خواب سحر ہو جانا

[illegible]

یہ نیا ایک رقیب اور ہمارا نکلا
آپکا آئنہ بہی گہورنے والا نکلا

کیسے گہورتے یہ لگاتا ہے مری چہاتی پر
دل بیتاب تو بغلے مجہے گہورتا نکلا

اے پریمن سبب گریہ ہیو نکا غم ہے
دیدۂ تر نہیں گنگا ہے یہ چشمہ نکلا

وہ بت پردہ نشین جہانکنے آیا و بنک
میر سودا ہی کوئی روز تماشا نکلا

دشت سے دشتِ عدم جوشِ جنون مین پہنچا
دو تسلنگو نہین کہانسنے مین کہا جان نکلا

ٹیسین ہیٹو ریشب و روز رہا کرتے ہے
ہو نہو دل مین مقرر کوئی پہوڑا نکلا

پردہ داری غم پردہ نشین ختم ہوئی
جی گیا منہ سے مگر نام نہ اوسکا نکلا

سن گیا عشق کی صدمونکو مگر آہ نہ کے
اتنی امید نہ تہی دل سے یہ جتنا نکلا

اوس سے کہدو تیرے بیمار نے صحت پائی
ہی وہ فہمیدہ سمجہ لیگا دم اوسکا نکلا

چہوڑکر گہر ہے غریب الوطنی کسکو پسند
مجہکو کاوش نے عزیزونکے نکالا نکلا

وہ مہ چاردہ سے چودہ برس کے بین مین
چودہ حصے سے بہی جوبن مین زیادہ نکلا

رات اے رشک قمر کسکے جگائی تہی نصیب
صبح کو آیا ہے تو شام کا نکلا نکلا

نطق بیطاقتی باد صبا کو دیکہو
اوس گلی ہی مین ہی خاک اوڑاتا نکلا

شاد ہو کر دی مبارکباد کیا
اوسکا وعدہ اے دل ناشاد کیا

بکو کہ مین کیا ہون مری فریاد کیا
پیر فلک تیری بہی ہے بنیاد کیا

فخر آیا نخوت اجداد کیا
ایک مشت خاک بے بنیاد کیا

ہم ادا کرتے ہین رسم عاشقی
ورنہ اپنی بے اثر فریاد کیا

کیون سنین ہم ناشکیبائی کی طعن
غم مین سر کا پہوڑنا فریاد کیا

٢٣

اس تلافی کا سبب کھلتا نہین
تم نے پھر سوچی کوئی بیداد کیا

انکے ہاتھون سے ہین پھر بھول سحر
نازنینون کی دلا بیداد کیا

تھی چھری میرے گلے کو تیز سہی
اور تھا وہ غمزۂ جلاد کیا

پڑ گیا کیون دشمنونکی دل مین بل
یار میرے بے اثر فریاد کیا

پھر وہی اے طفل ہے مشق جفا
آگیا بھولا سبق پھر یاد کیا

کچھ سنا ہمنے نہ اوسکے وہ یہا نہین
آپ نے ناصح کیا ارشاد کیا

جھیل لین گے جی کڑا جب کر لیا
ناز غمزے کیا ستم بیداد کیا

چاٹتے ہین ہونٹھ کیون زخم جگر
یاد آئی لذت بیداد کیا

زخم دل منھ کھول کر رہ گئے
تجھسے قاتل کی کرین فریاد کیا

مین تہ تیغ ستم تڑپا تھا کب
پھر تو کہہ کیا اے ستم ایجاد کیا

مر گیا کیا ناطق دیکھو تو سہی
آج وہ کہتے ہین ہم ہین شاد کیا

مین یہ نہین کہتا ہون کہ غمزا نہین اچھا
لیکن جو ہو بیجا نہین اچھا نہین اچھا

رو رو کے مین عدو تب تو نہ بدنام ہون صاحب
ہین وقت کبھی تو مرا آنا نہین اچھا

خود بین ہین جو کہتے ہین برا اہل صفا کو
آئینے کا کیا جرم جو چہرا نہین اچھا

کیون مجھکو برا کہتے ہین خوابی تو نہین
وہ کونسے اچھے ہین جو بندا نہین اچھا

دل غنچے جو افسردہ ہو سینے سے نکالون
وہ مردہ ہے گھر مین اوسے رکھنا نہین اچھا

رالو نکو جگائیگا یہی آنکھ کا لگنا
تعبیر سے یہ خواب زلیخا نہین اچھا

بس وہ نہین نصیبونکو برا کیون کہین انکو
اچھی جو یہ ہوتی تو وہان کیا نہین اچھا

[illegible]

دو آپ بوسہ نہیں توفیق کب اتنی
میں مردہ کا فہرہون نہ گھر میں الحد ہے
دیکھو نہ کہیں جان تمنا میں نکل جائے

مانگوں تو یہ کہتی ہو تقاضا نہیں اچھا
اتنا بھی تو دیر اے شب یلدا نہیں اچھا
ہاں ناز تو اچھا ہے پر اتنا نہیں اچھا

سنبھلو نہ بہت محو ہو الفت میں کسی کی
بدکام کا اے نطق نتیجا نہیں اچھا

کیا پایا نگہ سے ہا جو گریبان کسی کا
اے دست جنوں کھینچ تو دامان کسی کا

چاہے مرا دل کھینچ لے سینے سے پکڑ کر
دل جائے مگر سینے سے پیکان کسی کا

سو بار کیا حضرت جبریل کو قاصد
آیا نہ کبھی خط کسی عنوان کسی کا

ہوتا ہے دگرگوں نہیں تکلف کو نہ عارض
لاریب وہ کل رات تھا مہمان کسی کا

ایسے بھی اڑاتا ہے کوئی کشتوں کی پیرزی
چل دیکھ کے لاشہ تو ہے پہچان کسی کا

خوبی نے مرے شوخ کی پریوں کو کیا مات
جائیگا خیال اب نہ پرستان کسی کا

ایما ہی ہی غمزہ ابروے صنم کا
کعبے میں بھی چھوڑو گے نہ ایمان کسی کا

کیا نا کبھی سانس بھی لیتے نہیں گھر سے
سنتے ہیں کہ نازک ہے بہت کان کسی کا

[illegible] ان کے خنجر نہ نکالے
وہ اور نکالے کبھی ارمان کسی کا

ہاں آہ سحر کار نسیم سحری کر
اڑ جائے جو منہ ڈھکے ہے داماں کسی کا

کیا [illegible] آئینے کو توڑ رو
یہ بھی ہوا ہو نہیں حیران کسی کا

کیا [illegible] اثری کو
گیسو بھی [illegible] ہو پریشان کسی کا

یوں گھر میں مرا بھی [illegible] کور
جیسے کوئی ناخواندہ مہمان کسی کا

نالی لو جہاں [illegible] دیر ہیں
پر کیا ہے نہیں پاتے ادھر کان کسی کا

[illegible]

اب ہم ہو گئی وحشی نہیں چھیڑتے اونکو رو کا جو نہیں آج تو یوں فیصلہ ہوگا	کہتے ہیں پری ہو گیا شیطان کسی کا یا ہم نہیں اب یا نہیں دربان کسی کا

ہیں تو بھی گرے ترسوں وہ کرے قبضہ لبوں پر
اے نطق چھپاؤں جو طبل یان کسی کا

یا الٰہی یہ دل ہے گھر کس کا
ایسا نالہ ہے شعلہ ور کس کا
دل ہزاروں جلا گئی ہیں ترے
تجھ سے کیوں اس قدر گریز خصو
کچھ یہ پردہ ہی بس عیاں کرتے ہیں
دل تو قصر شہر خدا کے لئے
اوسی کیونکر یہ آبرو پائے
کان تک بھی اوسکے پہنچے گا
نالہ غم کا دے رہا ہے مزہ
کیوں چھپاتے ہو آؤ کھل کھیلیں
نہیں ہے یہ نخل الفت میں
دل ہے جھیلی یہ خون گرفتہ ہو

چاک سینہ ہے چاک در کسکا
کہہ عدو پھونک دو نہیں گھر کسکا
اے خدا ہے یہ رہگذر کس کا
یہ تو کہئے کہ دل ہے گھر کس کا
ورنہ ہوتا ہے یہ بشر کس کا
دیکھ ہوتا ہے پردہ در کس کا
اشک مقبول ہے گہر کس کا
نارسا نالہ ہے اثر کس کا
اس گھڑی کان ہی اودہر کسکا
پاک الفت ہی جینے ڈر کس کا
پھول کیسا اجی ثمر کس کا
ہدف ناوک نظر کس کا

اس گلی سے جو پا نواں نہیں
نطق دیکھو تو ہے یہ گھر کس کا

لکھتا ہے قصہ یار کو حال تباہ کا	خامہ ہو تیر نالہ کا دودہ ہو آہ کا

عالم نظر پڑے گا بگولے کی کاہ کا / چل اے فلک حریف نہو میری آہ کا

سینے سے عرش تک ہو وہی ایک سی کشش / کھینچا تو کوئی دیکھے مرے مد آہ کا

مین شاہ ملک عشق ہون پہوما اثر / لشکر غم و الم کا ہے ڈنکا ہے آہ کا

اوس سیم تن نے دولت دیدار سے بھرا / دامن ہوا ہے دامن دولت نگاہ کا

بچتا نہین ہے لاکھہ اوڑے طائر اثر / پھیلا ہوا ہے جال مرے دود آہ کا

لو ہم تو خو کو روتے تھے نکلی سمجھ ہی خوب / وہ ظلم اور سیر اور تقاضا نباہ کا

نکلے مژہ پر آنکھون مین کچھ خون دیکھ لو / پوچھو نہ حال غم دل غفران پناہ کا

اے دل نجتے ہو مژدہ کہ محروم سے ابد / وہ عہد کر رہے ہین عدو سے نباہ کا

بس ایک بار چھید گئے دونون دل و جگر / مارا وہ تیر یار نے ترچھی نگاہ کا

پژمردگی و زردی و کاہیدگی سے تن / گویا ملا دلا ہوا سبزہ ہون راہ کا

پھیرین تو مثل قبلہ نما پھر اودہر پھرے / وہ روے پاک قبلہ ہے مرغ نگاہ کا

زاہد مین حسن پرستی سے منع کر / حسن عمل ہے نام یہان اس گناہ کا

کیا قحط ہے اثر کا [illegible] روزگار مین / چھٹتی ہے پھلجھڑی سی یہ نقشہ ہی آہ کا

تصویر ضعف ہون مجھے جنبش محال ہے / اے درد کیا کرون یہ عصا لیکے آہ کا

تشبیہ [illegible] یار سے / تو رنگ جم گیا مرے بخت سیاہ کا

سب سے بری ہوئی ہے نگاہین تیری آنکھ / افسر کر اسکو ناز و ادا کی سپاہ کا

اوس نقش پا کا نقش یہ نقشہ صفا سے ہے / خاکہ اوڑا رہا ہے رخ مہر و ماہ کا

زاہد نہین پوچھہ تو بتے شیخ تا کا / جلوہ رخ اصنام مین ہے نور خدا کا

بیمار محبت نہیں طالب ہے شفا کا	چھوٹا ہوں مرے آگے نہ لو نام دوا کا
ممنون ہے مرگ میں کیوں تیغ قضا کا	خنجر ہے ابھی تیز ترے ناز و ادا کا
کیا غیر سے وعدہ تھا جسے یاد دلائی	عقدہ نہ کھلا تجھ گرہ بند قبا کا
ہر دل میں ہے ہی نقش صنم نقش ہمائی	چھاپہ جو اڑا آئے ترے نقش کف پا کا
عشق ہے وہ جن جو نہ چھٹے عمل سے	الفت وہ مرض ہے جو اثر ہو دے دوا کا
کیا آب گذر عشق کا ہے کشور دل میں	فوج غم و اندوہ ہے روکے ہوئے ناکا
کیا بخت ہے چھوٹے ہی لوٹی ہی نگاہ	تھا زخم کا انگور جسے انگور کو تا کا
آئینہ ہے سندر تمہاری کف پا کا	صورت نظر آتی ہے یہ نقشہ ہے صفا کا
وہ گھر ہے ہما کہ سر شام فلک سے	جیسے کی طرح روز اوتارا ہے بلا کا
نقشہ ہے یہ گل کا تری تصویر کے آگے	ہر روپ ہو بیرنگ کا جیسے کوئی حنا کا
جی چھوٹ گیا ناز بتان دیکھ کے	اب تجھ صلہ بندی کو نہیں عشق خدا کا
جو ہو خلل انداز جہاں آپنے تھا	خلوت میں نہو دخل تکلف کا حیا کا
کیا آمد و شد ہے کہ آیا ہی گیا ہی	تھا موسم گل یا کوئی جھونکا تھا صبا کا
تخفیف میں ہوں ہوش ہی ساقی	ساغر کوئی للہ مئی ہوش ربا کا
بیرنگ بھری سادگی حسن غضب ہو	تصویر ہے اوس حور کی تصویر حنا کا
تان ہے حسینوں کی	بندہ ہی سناتا ہے کبھی ورد حنا کا

ای کلیق جیسے کا نہ کبھی ل سی ہوں کے
پتھر کی لکیر ہیں مرا نقش وفا کا

چھوڑا غریب جان سے تھا وہ بھی چھوٹ گیا	اندھیر ہے میں کوچہ گیسو میں لٹ گیا

یہ ناتوان ہم تری فرقت مین ہوگئی
دامن جب اضطراب کا ہاتھ سے چھٹ گیا

ضبط فغان نے کام کیا رات کو تمام
ایسا وہ ہوا ان گیا کہ مرا دم ہی گھٹ گیا

لپنے لگا لپٹ کے جو بوسے شب وصال
کہنے لگے مین آکے ترے گھر مین لٹ گیا

دونون نے دی ہے اب سے درازی بری بری
زاہد سے کعبہ دیر برہمن سے چھٹ گیا

پہر پہر کے گرد سر کے کیا جان کو نثار
صدقے مین آج آپ کے ہر رنج چھٹ گیا

مرتا ہون مین تو ہمت مردان عشق پر
کیا تیشہ لیکے کوہ سے فرہاد جٹ گیا

پیری کی آتے طاقت و تاب و توان گئی
سب قحط غلہ شباب کا دم بھر مین لٹ گیا

نازک تھی وہ بغل مین ہی مضمحل ہوئے
نکہت کا دم کنار مین غنچے کے گھٹ گیا

اوس جان جان کے جاتی ہی بس دم نکل گیا
تفصیں ہماری چھٹ گئیں دامن جو چھٹ گیا

کرتی ہے قافیہ کی یہ تنگی قافیہ
اے مصحفی اس غزل مین مرا جی ہی چھٹ گیا

غم دوری سے برا حال ہے ہر شب اپنا
آہ تنہا روح ہے مجھکو نہیں قالب اپنا

پہلا طوق ہوگرد جسم یار پھر پہنا
رات بھر ہم ہی کو دیکھتے ہیں لب اپنا

عشق بھی ہے خفقان ہی نہیں چارہ
سخت مشکل ہے کہ سودا سے مرکب اپنا

دل لگی سے تو رقیبونکی غرض ہے باقی
درد دکھا کبھی تجھے ہم ہی کہین اب اپنا

ہوش رہتا نہیں کیا وصل مین تقریر کرین
بھول جاتے ہین تجھے دیکھ کے مطلب اپنا

وہ ہوا ہے تو مری گرد بھی ... سے
اڑ گیا ... کہاں چھیڑے مرکب اپنا

گردش آنکھونکی غضب جنبش ابرو آفت
سحر اپنا وہ کہانی ہے یہ کرتب اپنا

ہے فلک سیر سی کیا سیر فلک کی حاصل
نشے مین اوڑتے ہین پروا ہے مرکب اپنا

مہمان ہو گیا

[illegible]

جھوٹھی وعدو نسے تسلی نہیں ہوتی لکو بات او بن چھوٹی سے منہ کی بڑی ہی غنچے	اس عبارت سے نکلتا نہیں مطلب اپنا ہوگا دعوے سے مجمل بندہی کہ لب اپنا

جلوہ یار سے روشن ہیں ہماری آنکھیں
شرطلعت وہ ذرہ ہیں ہم مہر ہے کوکب اپنا

وہ ترک تیغ کھینچ کے جب روبرو ہوا اے دوست میں ستم کش لطف عدو ہوا آئینہ سادگی سے عبث روبرو ہوا گلشن ہو پر شباب میں ہے گرمی جمال جلاد کا جو ہاتھ پڑا درمیان میں گلخن فروز سینہ پہ داغ ہم بھی ہیں جوش شباب کا یہ وہی ایک نشہ ہے سرگرمی تلاش سے ہر نقش پا مرا وہ کون جیبر چہار تھی جو صلح میں تھی	جلاد چرخ سہم کے از رزم جو ہوا پہنچا یہ حال پر کہ سر رحم تو ہوا تو ڈھینگے وہ جو عکس کہیں بد رو ہوا زاہد کا تجھکو دیکھکے ٹھنڈا وضو ہوا فیصل وہ اپنا قصہ تیغ و گلو ہوا اے شوخ تو اگر چمن رنگ و بو ہوا جاوٴنگو تا را اور مجھے آرزو ہوا پس ماند ونکو چراغ رہ جستجو ہوا بگڑی گا کیا بگاڑ جو ای جنگ جو ہوا

بڑھ بڑھ کی کہاتی ہیں سر شوخ چشم خون بکیان
تیغ جفا سے نطق ہی کیا سرخرو ہوا

اثر سے جذب کے وہ شوخ دیدہ آیا تھا مری جنون کی ہوا سے چمن ہوئی غماز فشار قبر سے زیر زمین نہ چین ملا منادی آپ جو اے میں جیبر جلیتا ہوں	بزور رات کشیدہ کشیدہ آیا تھا برنگ گل نہ گریبان دریدہ آیا تھا فلک کے ہاتھ سے آفت رسیدہ آیا تھا وگر نہ پہلے نہایت کشیدہ آیا تھا

[illegible]

نقشہ یہ بھی ہے بانی ہے بغلیں تیری کیفیت

فقرہ ہے ...

[illegible]

۳۱

تمہارا شیفتہ خال ابھی ادھر بیتاب
مثال مردم گزدم گزیدہ آیا تھا

سرور تھا دل و جان کو منور آنکھیں تھیں
وہ راحت دل و جان نور دیدہ آیا تھا

دریغ برق تجلی یہ صرف جلوے کا
چلا میں کیا ہی جیسا ندیدہ آیا تھا

سحر سے ہے یہ خلش تنگ کو کہ آئینہ
تمہارے سامنے کیوں آبدیدہ آیا تھا

کیا نہ زلف نے سنبل کو سرنگوں آخر
مقابلے کو وہ گیسو بریدہ آیا تھا

وہی یہ نطق نہ تہارت جو کہ محفل میں
تمہاری شان میں پڑھتا قصیدہ آیا تھا

وصلت کی شب بھی خون تمنائے دل ہوا
تھا لاج شرم کو ادب اگر مخل ہوا

آنکھوں کی پتلی تک کو سویدائے دل ہوا
اوٹھا سا خال تیغ حسینوں کا تل ہوا

اے شوق بے ادب تو وہاں جیب میں ...
سو بار تیرے فعل سے میں منفعل ہوا

دل بھی ملی تو سامنے سوچیں ... مرا
کیا لطف اگر ... بدن متصل ہوا

کیا گر مہی خیال رخ رشک ... کی
شعلہ بھڑک کے داغ جگر مشتعل ہوا

اے اضطراب دل تجھے تہارت کو خدا
ابھی ... یار کو آپ ہی ... ہوا

بستر سے یوں وہ صبح اوٹھا ...
گر ... وصل سے ... منفعل ہوا

تھی شب ... سے وہ ... رات
... ایک ... آدمی ... کا دل ہوا

قہر خدا جوش جوارا ... کردن
... عاشق میں ...

ہیں پیس گیا میں بار غم ... سے
وہ ... داغ بھی جیسا ...

پیش صحیفہ جو لکھا وصف حسن مطلق
رخسار حور صفحہ تو ہر نقطہ تل ہوا

[illegible]

وحشت میں مجھ سے اب کوئی کم ہی بڑا ہوا
آج آہوؤں سے میرا قدم ہے بڑھا ہوا

گانے میں آپ پی نہیں سکتے اس قدر
جتنا ہمارا نالے میں دم ہے بڑھا ہوا

کچھ بھی نہیں ہے مجھ سے بلا نوش کے حضور
گو اور بادہ خوار میں جم ہی بڑھا ہوا

وہ ہے ہمہ فشاں یہ فقط ہے ثمر فشاں
کچھ شاخ سے بھی دست کرم ہے بڑھا ہوا

سرو و نیاں کہاں ہیں یہ شمشاد و سرمیں
بوٹا سا اوسکے قد صنم ہے بڑھا ہوا

اے شیخ جی کسی غم دین کا فراغ ہے
ہمکو تو ان بتوں ہی کا غم ہے بڑھا ہوا

بلبل سی کہدو مجھ سے نہ بحث فغاں کرے
نالے میں میرا صور سے دم ہی بڑھا ہوا

جتنے ہیں نطق عرصہ معنی کی شہسوار
اونسے مرا کمیت قلم ہے بڑھا ہوا

کچھ مشورہ اغیار سے پھر نام ہمارا
دل پھر کے نہ کیوں اے بت خودکام ہمارا

لی جای وہاں کیا کوئی پیغام ہمارا
کٹتی ہی یاں اوسکی جو بدنام ہمارا

جنبش ہے نزاکت سے نہیں اونکے لبونکو
بس جا تمہ ہے حسرت دشنام ہمارا

کچھ شرم بھی ہے اے دل بیتاب کہاں ہے
قاصد کے زبان سے ہی یہ پیغام ہمارا

پیدا دا و سمانیکا رقیبونسے تقاضا
فرماتے ہیں کہ یہ ہے کام ہمارا

اللہ رے ڈر ایسے بھی کیا تھا ہمیں نازک
اے بت دل بیتاب ذرا تھام ہمارا

آئے تھے تلاش اپنی گم گشتہ کو بس ہم
اور آپکے کوچے میں ہے کیا کام ہمارا

آرام کجا طپش کجا تو ہی نہ عجب ہو
تو طپش ہمارا ہے تو آرام ہمارا

دیدار طلب ہوسکے پھر احسان بلاسے
چل جاے تصور سے اگر کام ہمارا

بدنام ہیں او جنین ہم نفیل یہ ڈر ہے
جب ہو تو ہونگے نہ لگے نام ہمارا

ہمسے یہ او نہیں ہوتی ہے کہ محفل سے نکالیں	شامت زدہ کوئی ہو جو ہمنام ہمارا

جب تک ہے رہ و رسم ہمین تعلق تو نسے
تقوے ہے نہ کچھ ٹھیک نہ اسلام ہمارا

نہ آبرو کہیں اے سوزن رفو دینا	پھٹے ہیں زخم جگر کے نہ پانون تو دینا
گلو تمھیں ہمی اپنی شگفتگی کی قسم	ہے کسلیئے عاشق اوسکی بو دینا
ہمین اپنی زیست سے ہون سیر اتفاق مجھکو	بلای جان کوئی معشوق تندخو دینا
تو لیکگی ہے مرے کس قدر سلام و پیام	ذرا نسیم تو بھی داد آرزو دینا
رقیب سے تو رہیں ہمکنار یان ذرات	ہزار رنج کا باعث ہو میرا چھو دینا
شراب کیسے پیں ہای کسکی ساتھ پیئن	ہماری رونے کی اے ابر داد تو دینا
حریف تو نکرین طعنہ سے جامی	اگر شراب نہ ساقی ہو تو لہو دینا
ہزار ظلم ہین منظور لاکھہ جور قبول	پر ایک صدمہ رشک عدو نہ تو دینا
ستم ہے ایک تو دینا ہی غیر کو بوسہ	پھر اوسپہ تو غضب میرے روبرو دینا

وہ گل ہین نطق صبا جنکو ملتی ڈلتی ہے
رو بھی رکھی نزاکت نہ اونکی چھو دینا

اس چمن میں مری دال کی کب نکلتی ہی ہوا	پھولتی پھلتے ہین بس وہ جنکو پھلتی ہے ہوا
تیرے رخ کے روبرو ای گل یہ چلتی ہی ہوا	باغ میں پھولونکو دہر دہر کر مسلتی ہے ہوا
بلبلا ایسی صفائی عارض گل میں کہان	چشم بد دور اوسکی گالونپر پھسلتی ہی ہوا
ایک شب آرام کر آکر ہمارے بام پر	آہ سے تا صبح ٹھنڈی ٹھنڈی چلتی ہی ہوا
کس قدر نازک ہین گال اونکے کہ جھوکے ساتھ	سرخ ہو جاتے ہین گویا غازہ ملتی ہی ہوا

۳۳

تیری بو ہی پیرہن ایمان باد یا جاتی ہے جب
نکہت گل سے چمن میں جب نکلتی ہے ہوا

صدمہ قرب عدو کیا کہیے جب جال ہے
رشک آتا ہے جو تجھ سے ملکی چلتی ہے ہوا

اوسکی کوچے سے اگر گلزار جانے کو کہو
ہر جگہ ہمی پکڑتی ہے مچلتی ہے ہوا

نطق کیا اوسکا خرام ناز اپنی گھر میں ہے
اس لطافت سے کہاں گلشن میں چلتی ہے ہوا

صحرا میں ہونگا نہ گلستان میں رہونگا
دیوانہ ہونگا نہیں کوئی حسینان میں رہونگا

ہوں در دچشم مری عشاق میں جا ہے
کیا عیش ہوں جو بزم حسینان میں ہونگا

سمجھے قدر نہ کم ہوگی میں آنسو کا ہوں قطرہ
آنکھوں سی جو گر جاونگا دامان میں ہونگا

ذلت سے ملے خلد تو دوزخ اوسی سمجھوں
گر رہ کے نہ میں کوچۂ جانان رہونگا

روکو گے اگر مجھکو سلاسل سے عزیزو
آشفتہ تصور سے بیابان میں ہونگا

نازک ہے مزاج اتنا تو چھیڑیگی صبا ہی
نکہت کی روش میں بھی گلستان میں ہونگا

اے حور میرے پاس ہو ان تو جو ہو گا
دوزخ ہی اگر روضۂ رضوان میں ہونگا

جاتا ہوں گلکشت کا تنہا مجھے اے چمن آرا
بیت رہو کرنہ گلستان میں ہونگا

بھولو نہیں میں ننگ فنا ہوں محبت
کیا رہ کو کروں گا نہ گلستان میں ہونگا

نکلونگا میں زنجیر سے آواز کے مانند
اب فصل بہار آئی نہ زندان میں ہونگا

لے اوڑ مجھے اے جوش جنوں سوے بیابان
انسان ہوں نہ سنسان بیابان میں ہونگا

عیسے جو چلے چرخ کو اعجاز یہ بولا
تم جاؤ یہان میں لب خوبان میں ہونگا

جب اختر اقبال مرا اوج پر آیا
دُر بنکے میں تاج سر سلطان میں ہونگا

اپنی جو محبت نہ بنا کینہ بنون گا
جس سب سے نہ لگا دل جانا نہیں ہونگا

[illegible]

ہین یاد وہ وہ پرکار ہے ہو وصل یہ معلوم
بس عمر بہرای نطق نہین یہ ان مین ہوںگا

توڑھیاں نگار آ پہنچا
ساقی بزم انبساط چلا
سر بسر ناز سر بسر غمزہ
وہ جو پہر وہ موسم عشرت
تلس ڈورا تو ساربان بولا
جا لگین در سے پہر مری آنکہین
اوسکو باغ باغ ہو جا وہ
مثل طاؤس جام رقصان ہو
یون جو سر جہون ترپ رہا ہو دل
مژہ و چشم کا خیال آیا
کیے دیتے ہے صاف دلکی ترپ
سو سو ایک ایک با غضب تلو سنا

شب غم غمگسار آ پہنچا
نشہ اوترا خمار آ پہنچا
یک بیک وہ نگار آ پہنچا
بہوت سر پہ سوار آ پہنچا
شب بے مہتاب یار آ پہنچا
وہ گیا انتظار آ پہنچا
وہ چمن کی بہار آ پہنچا
ساقی ابر بہار آ پہنچا
گیا اہ شہسوار آ پہنچا
ترک کہینچے کٹار آ پہنچا
اب کوئی دم مین یار آ پہنچا
مین بہی اب ای ہزار آ پہنچا

نطق کا دل لہا دو ٹکڑے کرو
تیر مارو شکار آ پہنچا ہے

کچہ ذکر کل جو اوس لب شیرین کا چل پڑا
چہیڑا تو تہا رقیب بے قسمت نے بل پڑا
وہ چاند دیکھنے جو لگے گو نہ تہا مگر

بوسہ ہمارے منہ سے تڑپکر نکل پڑا
نشے مین بگڑ کے ہمین پہ بہپہل پڑا
چاند اونکے دیکہنے کو او سیدن نکل پڑا

[illegible]

ایدل وہان رقیب یوہین آ بیٹھ جائینگے
یار روٹھے دوش پہ نہ سنبھالی سنبھل سکا
باہم ہماری اونکی نظر پیار سے لڑی
تصویر سے جہان کوئی صورت نظر پڑی
عیب آستان کو لگتا ہے ورنہ مراد دو
بہوٹ بہوٹ پڑین نہال تمنا کی ڈالیان
بے اوسکے آئے انجمن آرائیان کہان
قاتل کے پانون پر جو گرا مین جھکا کے سر
دل کا ہجوم یاس مین کیا پوچھتے ہو رنگ
بیٹھا ہون مین رات پھر آ گئے رہا نہ ہوش

کمبخت تو بھی جل بہان گھر مین جل پڑا
پہنچا جو کوئی یار مین مردہ مچل پڑا
دو رشتۂ وفا و محبت مین بل پڑا
مانند طفل بس دل نادان مچل پڑا
اے یار دیر سے ہون یہان گر کے سنبھل پڑا
ایسا یکا یک اونکی ہیبت سے یو نسبی پھسل پڑا
جلنے کی آرزو مین جلے بس کنول پڑا
خنجر کو آفرین کہ برابر اونکل پڑا
یہ سمجھو گشت زار مین تیری کا دل پڑا
اتنی خبر ہے منہ سے کلیجہ نکل پڑا

دلکا قلق تو کم ہوا نالوں سے رات نطق
پر یہ قلق ہے نیند مین اونکی خلل پڑا

وہ گل شباب مین چمن آرزو ہوا ب
صاحب کی بی نیازی و غفلت تو دیکھنا
ہے تیرے باغ مین ہون نشانہ نسیم کا
فرقت مین جانتا ہون سخن بھی حرام تھی
تھی خواری جنون سے جو بیلی گھر کے مول
گیسوئے مند نکو ہے سنبل مراد
چکھے گا وہ مزہ کہ بہت دن رہیگا یاد

اے عندلیب دیکھ یہ عجب تماشا ہوا اب
کوئی نہ آرزو ہو یہی آرزو ہے اب
تا کب مرے دماغ کو پہولو کی بو لگی اب
پہلی سے طور تھی ہیچ اہو ہے اب
پانی کا قطرہ حق آبرو ہے اب
رخ ایاز آرزو کو گل آرزو ہے اب
بدمست دل حریف مئی آرزو ہے اب

[illegible]

ہر نخرے کی کمر میں ہے خنجر لگا ہوا
اتنا کبھی نہ تھا جو ستم میں غلو ہے اب

اوسکو بھی گن لیا ہی رقیبوں میں شک نے
آئینہ ہر گھڑی جو ترے روبرو ہے اب

کھوئے گئے ہیں آپ تمہاری تلاش میں
بس جاؤ بیٹھو اپنے ہمیں جستجو ہے اب

بجلی بھی تند تھی مگر اتنی نہ آگ تھی
بجلی نئی ہو شعلے سے یہ کون خو ہے اب

یہ نطق ناتوان ہی کہ تا زنگاہ ہے
کچھ کچھ تو واہمی سے مرے روبرو ہے اب

کب ایسے ویسے سانپ ہیں زلف دوتا کی سانپ
ڈس ڈس کے مار رکھتے ہیں یہ ہیں بلا کی سانپ

آیا زوال حسن کہ گیسو قلم ہوئے
چلتے ہوئے حضور خزانہ لٹا کی سانپ

کشتہ عدو جو اوسکی گلی میں ہوئی تو کیا
مارے سے کچھ شہید نہوں گے بلا کی سانپ

مونہہ جو مدعی تھی سلوں کا کچل دیا
مارے گئے حضور کے دولت سرا کی سانپ

زلفوں نے اوڑ کے جوڑے کو پیچ کر دکھا دیا
قصے کہانیوں میں سنے تھے ہوا کے سانپ

لیتی ہیں انگلیاں ترے کیا دل میں چٹکیاں
ڈستے ہیں کیسے پنجۂ رنگ حنا کی سانپ

لاکھوں ہی دل نگل گئی گیسو حضور کے
انسے خدا بچائے کہ یہ ہیں بلا کے سانپ

الفت ہی جب نہیں ہے تو موئی کی نہیں
بچھو ہیں خال کے یہ ہیں زلف دوتا کی سانپ

کس گھر میں ہیں کی سیاہ ہی گنج رخ
کیونکر نہ مال ہوں لب دوتا کی سانپ

بس دور ہی سے دیکھی زلفوں کو دور بھاگ
دنیا میں انکو جان اب خدا کی سانپ

مشاطہ چھیڑتی ہے نہیں کاٹتی اوسے
کیلے ہوئے ہیں کیا ترے زلف دوتا کی سانپ

پروانۂ دل کا زلفوں میں چلتا نہیں پتا
طاؤس کو نگل گئے یہ ہیں بلا کے سانپ

شستر پڑے ہیں شعلے نے جب سے زبان سے
قابو میں سے ترے ہی زلف دوتا کی سانپ

[illegible]

اے گنج حسن دید کی دولت نہ ہو سکی | گیسو دراز ہیں آنکھیں ہرن بنا کی سانپ
مشتاق تو سے لاکھ قیامت ... | کاٹے ہیں ... سے یہ لہرا ...
مر کر بھی قبر میں تجھ ... آئی ... کی | یاد آ گئی وہ زلف ڈسیں سنگے جب آ کے ...

زلفوں پیچ سے نہیں بچتے ہو لطف کیوں
کیا کھیلتے ہیں آپ سر قضا سے سانپ

ترے بغیر ہوئی سخت بیقراری رات | دل تو جاگتی ہی کو تمام کٹی ہے ساری رات
یہ لال لال ہیں آنکھیں گواہ بیداری | کہ جاگ جاگ کے کاٹی ہے ہم نے ساری رات
یہ انتظار رہا ہم کو مثل تاروں کے | کٹی نہ آہ شب ہجر ہائے ماہ اپنی ساری رات
سحر تلک گنا ستارے زمیں پہ ... | ہماری جان پہ افلاک سے ہی سارے سات
بایں خیال کہ وہ ہونگے خواب سے بیدار | کہا نہ کی آہ نہ لی ہم نے سانس ساری رات
جو نام آپ کا لے لے کے شب چلائے | بہت حضور کی ہم نے پردہ داری رات
سیاہ بخت شب فرقت کی وجہ ظاہر ہے | ہمارے غم میں سیہ پوش ہے ہماری رات
نیاز و ناز میں تھا معرکہ شب وصلت | ادھر ہنسی تھی ادھر جوش اشکباری رات
ترے فراق میں اگر ہے مرے ہمدم | فغان و نالہ و فریاد و آہ و زاری رات
نہ ہو ہوا میں جہاں چال تیرہ بختوں کا | ہمارے واسطے ہے روشن اکثر ہماری رات
قمر کو دیکھ کے ہالے میں ... | ہمیں بھی گھیرے رہا شوق ہمکناری رات
کمند پھینکتے تھے بام عرش پر کیا کیا | سمجھ کے بام ترا موج بیقراری رات

جگر کو تھام کے بت شکل لطف رہ جائے
وہ آکے دیکھے حالت اگر ہماری رات

[illegible]

۳۹

وہاں رقیبوں میں تھا شغل بادہ خواری رات	لہو کے گھونٹ یہاں ہم نے گھونٹ پیا کی رات
وہاں شب غیر میں ہوتی تھی بوسہ بازی	یہاں تھی یاس کے عالم میں بیم تماری رات
وہاں ہنسی تھی تبسم تھا چہچہا تھا	یہاں تھی نالہ و فریاد و آہ و زاری رات
وہاں وہ غیر کے پہلو میں محو شوخی تھے	یہاں بغل میں تھی دل کو بیقراری رات
وہاں رقیب سے لگ لپٹا کی گروہ	یہاں لگی نہ پلک سے پلک ہماری رات
وہاں تھا ان کو بھی شب کا شکوہ دشمن سے	یہاں تھی صورت بیداد مجھکو بھاری رات
وہاں رقیب کے محفل میں بیحجاب تھے وہ	یہاں تھی آڑ میں محبت کی پردہ داری رات
وہاں تھی دشمن پاس عدو امید او نسے	یہاں تھی یاس عدو کی امیدواری رات
وہاں فروغ پہ اختر تھا بخت دشمن کا	یہاں تھی مجھ پہ لیے تیرہ روزگاری رات
وہاں چھپی تھی دل غیر میں وہ نوک پلک	یہاں تھی سینے میں ڈوبی چھری کٹاری رات
وہاں تھا مرہم داغ عدو وصال او نکا	یہاں تھی تیغ فراق اور زخم کاری رات
یہاں تھا تار رگ جان کو رشتہ ناخن غم	وہاں چھڑے تھے غیر دشمن گساری رات
یہاں بھی تجھی تا صبح نزع کی الجھن	وہاں وہ زلف سیہ غیر نے سنواری رات

وہاں وصال عدو سے شب برات تھی لطف
یہاں تھی سوزن محرم کی شب ہماری رات

سوئے تھے وہ آکے میرے گھر رات	تھی شام سے رونق سحر رات
کرتا تھا خلش جو صبح ؟ پر رات	ہر نالہ تھا دلکو نیشتر رات
دن پھر تمہیں اب نجانے دونگا	رولوایا ہے مجھکو رات بھر رات
پیشانی صبح پر یہ بل ہے	یا وصل کے میرے مختصر رات

[illegible]

کیا حال شب وصال کہیئے
گیسو ہے قریب عارض و زر
وہ چہرہ نہین ہے گیسوون مین
روشنی ہی سے کم ہو کر مٹے ہجر
قسمت کو ملا تہا حیلۂ خواب
رخسار و نہین ہے فروغ خورشید
کیون تارون کی چاندنی بہی چمک
آنا ہے نہ آنے سے زیادہ

کچہ تہی ہی نہ قصہ مختصر رات
یا ہجر کی ہے دراز تر رات
دل بیچ مین ہے اودہر اودہر رات
ٹہنڈی ہی ہوا بلا سے بہیگ کر رات
تہا جہوٹہ بیچ اونکو درد سر رات
ہوتی ہی نہین ہے اونکے گہر رات
کیا بیٹہے تہے آپ بام پر رات
ہے صدمۂ انتظار سر رات

دیکہو نہ سحر وصال مین نطق
اللہ کرے ہو رات پر رات

تو آسمان ہلا نہ تو ساتون زمین اولٹ
بعد فنا نہ مجہکو کوئی دفن کیجیو
جیسے اولٹ رہی ہے تو برگ گل اے نسیم
مرتا ہون شوق قتل مین تلوار کہینچ او
آئینے مین نہ دیکہہ صنم چشم سحر ساز
گلگشت باغ مین نہ یکایک اولٹ نقاب
کیا مجہکو اس سے ذوق کہ اوسکی نہین نقاب
پیش نظر کہڑی ہین جو عشاق کی صفین
باندہے ہین اضطراب کے مضمون نے قلم

اے اضطراب پردہ پردہ نشین اولٹ
دل بیقرار ہے نہ کہین مجہسے زمین اولٹ
اوس نوبہار ناز کا برقع یونہین اولٹ
دامن کمر مین باندہ ذرا آستین اولٹ
ڈرتا ہون مین نہ جائے جادو کہین اولٹ
اے گل دم نسیم کا جائے کہین الٹ
چل اے صبا نہ برگ گل یاسمین اولٹ
پردہ اولٹ سکے تو نہین پردہ نشین اولٹ
ڈر ہے زمین شعر نہ جائے کہین اولٹ

[illegible]

لہر اٹھی نطق بلا مار زلف یار
ڈر یہی مجھی کاٹ کی جائی کہیں ولا

دم اگر ہے تو دلاسا ہے عبث
جھوٹ تجھ سے جب ہی تو وعدا ہے عبث

میرے پاس آتے ہوے کہیوں آزردہ ہو
پھول کی پہلو میں کانٹا ہی عبث

جاگ غافل کچھ تماشا دیکھ لے
اے مرے طالع تو سوتا ہے عبث

یوں ہی کہہ و سوہ ہیں ناکام ہم
درد ہجر کا تمکو جھیلا ہے عبث

دل میں جب بیٹھی تو کیا آنکھوں میں شرم
نوا اوٹھا بھی دو یہ پردا ہے عبث

لے اوٹھے جاتے ہیں تیری بزم سے
تو رقیبوں کو بٹھاتا ہے عبث

کچھ اثر ہی جب نہیں ہوتا وہاں
آہ ہے بے سود نالا ہے عبث

جبکہ عشق اوس بحر خوبی سے نہیں
شور و شوش و جوش دریا ہی عبث

خود سمجھتا ہوں مگر مجبور ہوں
جانتا ہوں اوس سے شکوا ہی عبث

ایک تو ہو تجھ سے مطلب ہے ہمیں
ہو نہ ہو یہ ساری دنیا ہے عبث

بوسۂ لب لیں ہے جب اونکو کلام
تیرا یہ دل اور ارادا ہے عبث

نطق سے آیا نہ وہ بت گور پر
ہم نہ کہتے تھے کہ مرتا ہے عبث

تقریب کچھی تو فلک کی برا ہے بیچ
وقت نشاط ہوے ہوے یاد ہیچ

دل سے خیال عیش و بے پاوں چل دیا
جبدم ہجوم کرکے بکا یاس تا ہی بیچ

آدم کا تن ازل میں جو عریان نظر پڑا
تقدیر نے اوٹھا کر اوڑھا دی اوسپہ بیچ

اوڑھا ہی عیش جس کو اسی کچھ بچھڑ
پاس آتے آتے میری ہمیشہ رہا ہے بیچ

[illegible]

۴۱

اصلاح کی

اصلاح کی

واقف نہ ہول حشر و عذاب لحد سی تھے
ہم خوش تھی نزع مین کہ ہوئی تنہا سنج

اس غم کدی مین بسکہ ہنسی زخم کی طرح
خندہ ہی بالب نہین لوای سنج

مرتی رہی ہین حسرت نین مشتی ہی ہین عشر
آئی دیا ردل مین ہمیشہ وبای سنج

ہو ہو گئے خصور کے تا تہو نسی ولقریب
بن بن گئی نشاط یہ بن بن کے آئی سنج

دیوان کا ہر ورق کف افسوس بن گیا
غزلو نمین جال یاس تے یا ماجرای سنج

گل ہو چراغ جان کہین نطق خوف ہے
جو بادی چل رہی ہی جہانمین ہوای سنج

میرے پہلو سی جدا اگی ئی تو تیر نہ کھینچ
دل جدا آئیگا دیکھہ ای بت بی پیر نہ کھینچ

اثر غم سے وہ خاکہ ہی بیگا نقاش
رنگ تو بہر لیگی گا مری تصویر نہ کھینچ

خونبہا بوسہ بازو مجھے دینا ہوگا
یہ اگر ہو نہ سکے تجھسے تو شمشیر نہ کھینچ

اوسکا ہر تار ہماری رگ جان ہی ظالم
دیکھہ شانی تو وہ گیسوی گرہ گیر نہ کھینچ

بے علاج خفقان جلوہ دلدار صبیح
چارہ گر میرے لیئے تو عرق شیر نہ کھینچ

نقش شیرین تو نزاکت سی ہی دلپر مہری لیغ
کوہکن سنگ پہ لیسے کے تو تصویر نہ کھینچ

جان دی اسکو بہی منجملہ انعمات و ہان
کھینچکر نالہ کبھی حسرت تاثیر نہ کھینچ

ناز کے صدقی نزاکت کی نثار ابروی قاتل
بس مجھ کا کام ہوا رہنے دی شمشیر نہ کھینچ

مستی شوق مین ہو دست فشان رقص کنان
انتظار مئی گلرنگ فزا میر نہ کھینچ

نطق تاثیر کہان لب کہ کہین گھٹ جائی
ضعف از حد ہی تو اب آہ گلوگیر نہ کھینچ

ذلیل ہین ہمین لت ندو عدو کی طرح
عزیز ہون مجھی سمجھو تم آبرو کی طرح

خوش آتی ہے لب زبان سے ہمکو تو کیطرح
پکارتا ہے سگ کوی ماہرو کی طرح

تری قسم مجھے دی یکی سینچے مٹے تاب
بلا رہے ہیں گلا گھونٹ کر لہو کی طرح

دہرا ہے روبرو آئینہ قد کو دیکھتے ہو
اوڑائے تم نے یہ سر کنار جو کی طرح

انھیں سے آبروئے عشق ہے سمجھ لیں ہی تا صبح
عزیز ہیں ہمیں آنسو بھی آبرو کی طرح

جہاں پڑی ہیں یاد گل میں دیوانے
چمن میں ہیں تو خزان میں پرا ہے جو کیطرح

خموش کھول کے منہ غنچہ رنگیا یا چار
کچھ اوس سے ہیں نہ چلی تیری گفتگو کیطرح

وہ رند ہون کہ بغل میں ہے جسکی دل شیشہ
ریگو نہیں ورقی پھر پی ہے سبو کی طرح

وہ رند ہون ہو کے نشے میں جب ہوئی چمن
لو لو چلے نحس منع دوش پر سبو کے طرح

ذری سی بات میں ہوتا ہے کچھ سے کچھ کافر
ہمارا دل بھی ہے نازک سیتی غنچو کی طرح

مثال تیغ تو لگ جا گلے سے او قاتل
کبھی تو جوش میں آجا مرے لہو کی طرح

جو اپنے گوشہ عزلت کو چھوڑ دیگا نطق
پڑا پھریگا وہ آوارہ گل کی بو کیطرح

بدلتی اب نظر آتی ہے دلربا کی طرح
گیا ہے آنکھ میں شوخی ڈگھر حیا طرح

مٹونگا پر نہ اٹھونگا تمھارے کوچے سے
زمین پکڑی ہے بندے نے نقش پا کیطرح

الٰہی وسکی کمر تک کہیں پہنچ جائیں
رسا ہوں ہاتھ مرے گیسوی رسا کی طرح

کہیں گے کان میں بلبل غریب کی حق میں
رسائی اپنی جو گل تک ہوئی صبا کیطرح

میں اونکی گھر جو گیا تو کمال غصے سے
وہ بولی خیر ہو نازل ہوئی بلا کی طرح

یہ وہ زمانہ ہے مہرووفا و شرم وحیا
ہوئے جہاں سے نایاب کیمیا کی طرح

چلا ہے وہ فلک حسن جب تعلّی سے
تو مہر و مہ ہوئے پامال نقش پا کی طرح

ستانا دل کا

ترا اسیر ازل سے ہوں سے ستھی قیامت
ہوا ہے طوق گلو حلق فاختا کی طرح

جو بند نظر سے اوسے دیکھی اوسکی آنکھوں
اوڑا اوڑکے خاک پڑی چشم نقش پاکیطرح

بھرا تھا غیر نے پہلے سے جانے کیا کیا
برس پڑی مرے آگے ہی وہ گھٹا کی طرح

کسی سے دل نہ لگایا جہان فانی میں
ہم آئے اور گئے باغ کی ہوا کی طرح

ہوا ہے خون تمنائے دل کا یہ نقشہ
کہ سب کو صاف نظر آئی کربلا کیطرح

نہونگے جوشش وحشت میں سدرہ کانٹے
کبھی جہاڑ سے اولجھونگا میں صبا کی طرح

تری زبانی میں ہیں مبتلائے عشق اکثر
مرض یہ پھیل پڑا شہر میں وبا کی طرح

مثال درد دل اوٹھکر عدو کی پہلو سے
تو بیٹھہ پاس مرے نقش مدعا کی طرح

نہوگی کچھ خبر ای سطوت اونکی کانونکو
تمہاری آہ چلی جائیگی ہوا کی طرح

وصف دہن میں جب سخن ہی بات بیطرح
کرنا پڑی ہے نفی کی اثبات بیطرح

بوسے کا نام لیتی ہی پھرتے ہو لگا لیان
بکنے لگے ہو یار خرافات بیطرح

دل توڑتے ہو پند و نصیحت سے شیخ جی
ڈہاتی ہو کعبۂ قبلۂ حاجات بیطرح

درد فراق سے تری ای یار اب سے دور
ہر ہر گھڑی کٹی ہے کے رات بیطرح

پڑتا نہیں ہے منہ جو کرون بوسی کا سوال
وہ شوخ بدزبان ہے یہ بات بیطرح

ہر دم ستم ہیں اپنے کو ملتے ہیں
جرم وفا کی پائی مکافات بیطرح

بی پردہ ہون حضور اگر ذرہ کو جلوہ گر
آنکھیں دکھائیں مہر کو ذرات بیطرح

ای یار نالہ کش تری فرقت میں تنہا
ہلتی تھی رات ارض و سموات بیطرح

جسدن کھلیگا جان ذا ابدا یہ تو
چوری چھپی ہے شب کے ملاقات بیطرح

صاحب مبارک آپکو عاشق نے ... | ہمسے چھٹی قدیم ملاقات کی طرح
بجلی گری تبسم جانان سے دفعۃً | آئی ہے ہمکو مرگ مفاجات کی طرح

درد فراق میں ہے برا حال نطق کا
ہے سے کراہتا ہے وہ وزرات کی طرح

میں مر رہا ہوں گوئی جیسے تم خوشی کی طرح | ہنسا دو پھر مجھے آ جاؤ پھر ہنسی کی طرح
وہ رنج وصلت میں آتا ہے تم خوشی کی طرح | جو درد دل میں ہے او بڑھاؤ آگ کی طرح
گجر جو آج شب ہجر میں نہیں بجتا | بلا سے کان میں تو بجتی دم گھڑی کی طرح
ہوا دماغ پری زاد یار سے جو کہا | ہوا پہ آ گئے اوڑنے لگے پری کی طرح
ہوائے نغمہ نے مجھ میں شوق کیا | سفر فراق میں کرتا ہوں مستی کی طرح
ہماری آنکھ یہ مجھ جمال کسکی ہے | کھلی ہوئی ہے جو نرات آری کی طرح
لگاوٹ بت پردہ نشین سے لاگ سے | چھپاؤں عشق کو بھی حسن خانگی کی طرح
لگائی یار نے ... | کہ کہاں اوتر گئی کالی کی بجلی کی طرح
چمن میں کس کی لب شوق چوم چوم لیا | دہان غنچہ میں پاکر ہنسی کی طرح
یہ عشق کیجیے ایسا کہ روگ ہو جائے | لگائی جو کہیں دل تو دل لگی کی طرح
گلے میں یار کے چنبا کلی کا مردانہ | خوشی سے پھول نہ پھول کر کلی کی طرح
مرے سوا جو کوئی اون لبوں کا بوسہ لے | الٰہی وہ سکا بھی کالا ہو مسی کی طرح
مثال ٹھیک نہیں عرصۂ قیامت سے | دہان یہ فتنے کہاں ہیں گلی کی طرح
ترے فراق میں جی کھول کر کروں نالے | اگر گلے میں ہوں سوراخ بانسری کی طرح
صدائے خندۂ گل دی جو تو نے حقہ | شگفتہ غنچہ ہو منہ ان کا بجلی کی طرح

شب فراق ترا دل فگار بھر دہوا	اندھیرا مار گیا اوسکو چاندنی کیطرح
نگاہ ناز سے دم بھر مین ہو گئی بسمل	نکلے پر اپنی مگر بھر گئے چھری کیطرح

دہان یار کو ہرگز نہ کہیو جوہر فرد
نہ نطق کہا نیو دہو کہا تو منطق کیطرح

مری نگاہ وہان رعب سے ہو کیا گستاخ	کبھی نہ حسن گل رخ پہ چلی صبا گستاخ
ادب ادب کے صدا مجھکو رعب حسن سے دی	جو ہو چلا مین تو عرض مدعا گستاخ
معاملہ ہی مرے دلکے ساتھ یون بجسم کا	کہ آشنا سے ہو جس طرح آشنا گستاخ
ہزاروں گالیاں پڑنے لگین سکندر پر	جو دیکھے رخ کی طرف ہو گئی ادا گستاخ
نہ رعب حسن ہے جسکو نہ سطوت تمکین	یہان نہو گا کوئی میرے شوق سا گستاخ
جفا و جور یہ مجھپر کہ نام سے سہمون	یہ مہر و لطف عدو پر کہ ہو گیا گستاخ
نہ بزم یار مین ثانی مرا ادب مین ہی	نہ محفلے مین کوئی مجھسا دوسرا گستاخ
چلی اور ادب ہون رگ گل کی مرے تک	وہ بیجا کہین کہ ہین مانے ہو گستاخ
وہ مست حسن جوانی مین مست شوق شباب	وہ نیچا قیامت ہی مین بلا گستاخ
ذرا نروکے مستی شوق مین دل کو	یہ دیکھئے کہ یہ ہوتا ہے تابکا گستاخ
کہلا اڑ تو نکا یہ لٹکا تجھے بتاتی ہین	شراب پیکے ہوا وس شوخ سے ذرا گستاخ
شب وصال مین ایدل سحر ہوا کیا ہین پیشتر	مری تو لوٹ لین لینگی بیجا گستاخ
ادب سے فائدہ ایدل کہین گے تب بھی نہی	وہ اب بھی کہتے ہین بے بزم بیجا گستاخ

مین سن جین مین ہون خالق مثل نکہت نطق
کلی کلی ہی دریدہ دہن صبا گستاخ

حسینون کا

۴۷

ایدل وہ بت کہ جسکو ہی جور و جفا پسند
دل غیر کا پسند او نہین میرا ہی ناپسند
آباد گھر کو چھوڑ کے صحرا کیا پسند
بیعانہ جسکا ملک حلب کا خراج ہے
اسکا تو لطف تب ہی کہ تو بھی بغل مین ہو
عشق پری سی زار ہون ای جو خبر ہے
گاہک جسے قبول کرے مال ہے وہی
جب سے سنا کریم خریدار ہے وہان
تاری کو کیون کلام ہو خالی کی حسن مین
فرقت کی شب ہے دور ہوا ای چاند دو ہو
بھاتی ہی کوی یار کے ہاتھ ان وہ کرم ان

صدقے تری پسند کی اسکو کیا پسند
زنگار ہے پسند نہین آشنا پسند
دیوانے دل کی ہای فزا دیکھنا پسند
وہ دل کا آئنہ مگر اونکو ہی ناپسند
یون خال کر آے چاندنی ای مہ لقا پسند
کرتی ہے اوس چڑیل کو میرے بلا پسند
دل ہی وہی کہ جسکو کرے دلربا پسند
جنس گنہ تو اب ہے آی سوا پسند
اللہ کو ہوا ہے یہ نام خدا پسند
تیرے تو منہ سے ہے نکلے اونکا تو پسند
چیل او چمن نہین ہی ٹھنڈی ہوا پسند

ہر شعر سے رہا ہی نعلی کی نطق کیون
کیا اس غزل کو گانی کو اوسنے کیا پسند

سنا جو عیش مین ای تکلو دم فغان فریاد
جگر فشان ہی آنکھین ہین خون فشان فریاد
فسون ناز نے منہ بیشتر ہی سیل دیا
اذان کعبہ مین ناقوس سنگدل مین نبا
سنی نہین جواد نہون نے تو کیون جگے پیرہم
دکھا چکے اثر اوس تک پہنچ چکی ای دل

تو نغمہ ہو گئی اگر مسیر زبان فریاد
بس لیسے گریہ و فریاد سے فغان فریاد
ہزار ظلم کرے وہ مگر کہان فریاد
سنی کسی نے کہ میری یہان تان فریاد
زرایگان مر نالے نہ رایگان فریاد
مری ہوئی سے یہ نالے یہ ناتوان فریاد

نادم ہوا

ہر چند دانہ اسپند ہو لی جائیے گے
خیال ہی تری زلف کا آنچو نکا ہمیں
اگر ہے نازک دماغ حضرت ہما کا
یہ بے سبب نہیں سمن ہنسکی انبساط دیکھو
پڑے ہیں پھول سی بکھرے جگر کے ٹکڑے
ترے ستم تو نہیں کچھ پڑا ستم ٹھہرا
سکت جو سانس ہی لینی کی ہو چلی نکلے
قفس وہ دل میں یہ مردہ ہی دم غنیمت ہیں
مری ہوا وہ بلا جس سے ہر نفس نالہ
وہاں ہو نالہ بھی تاثیر عشق سے نغمہ
نکل ہی جائے دہن سے جو سانس بن بن کر

گریکی گرمی فریاد سے زبان فریاد
و گر نہ کیا نہیں منہ یا نہیں فغان فریاد
تو ضعف سے بھی بچاری ہے ناتوان فریاد
مگر نکلتے ہی نغمے سے تو امان فریاد
نکل کے منہ سے بنی شاخ گل فشان فریاد
نکل گئی مری منہ سے جو ناگہان فریاد
عصا ہی دم کے سہارے ہے ناتوان فریاد
وہ زور شور ہے نالے کہاں کہان فریاد
ترے ستم وہ غضب جس سے خونچکان فریاد
اثر سے غم کے بنی نغمہ بھی ہان فریاد
یہ پردہ دار محبت کی ہے نہان فریاد

یہاں تو جا وہی ہے تشنگی جو پیتے ہیں
وہ لاکھ کان لگائیں مگر کہاں فریاد

ٹوٹے ہیں تری جوشن جوانی سے گر بند
الفت کے سبب ہو گئے ہیں طرفین بدظن
اے برق تجلی ترے جلوے سے عجب کیا
طفلی کے سبب ہیں وہ ابھی قید حیا میں
بینائی کی دل وہ ہے کہ بلا ہی بدن سب
سونا شب غم اپنے مقدر میں کہاں ہے

جوش بیش دل سے بھی توڑے ہیں اور ہر بند
وہ قید میں پردے کے پڑی ہیں نظر بند
ہو ہوش دیوانے بھی آنکھ اگر بند
آنکھوں میں ہی ہے نگہ شوخ نظر بند
لیکن قفس اڑ جائی نہ یہ طائر پر بند
ہاں عشق ہی کیو وقت یہ آنکھیں ہیں مگر بند

مین سینہ صد چاک دکھاؤن اگر اپنا — سینے کو ابھی شرم سے کرے گل تر بند
تابع کشش دل کے حسینان جہان ہین — پریان مری افسون محبت کی ہین پر بند
ایذا ہو سوا کم ہو جو آزار محبت — سوزش بڑہے ہو جاے جو ناسور جگر بند
ہان گرنے نیا ئی کوئی ٹکر آنکھین دل کا — اے وامن مژگان یہ ہماری ہین جگر بند
ارباب تصور کیلیے دیکھین نہ آنکھین — رہتا ہے ہمین خانۂ آباد کا در بند

ہو کاش نقاب رخ تکلی مری آنکھ کا پردہ
اور وہ کی ہون آئے نطق مری تار نظر بند

دل آہ کو اور آنکھ گریہ اشک کو کیا بند — کوزے مین نہ دریا ہو نہ مٹھی مین ہوا بند
بلبل کے طرح ہم بھی گلچھری اوڑ جاتے — ہوجاتی نہ دل یکے اگر ایک کے پابند
تب جائیگی سوزش مرے ناسور جگر کے — مرہم تو ہو مہندی تری تپتی ہو حنا بند
حد ہو گئی لیس ہی دل بیتاب تپش کی — لِلّٰہ ذرا رحم کرو دم ہونے لگا بند
گلزار مین آمد ہے بت پردہ نشین کی — نکہت سے کہو جاکے کرے راہ صبا بند
جی مین ہی ذرا پہیرے میدان سخن مین — مدت سے ہمارا فرس طبع ہے جا بند
خیال نقاب اوسکی ہے رنگین گل تر سے — تار رگ گل کا کوئی نازک سا لگا بند
قلقل سے بہت بحر مین سر میر ابھر ایا — ہوجاے خفا اسکو ہو شیشی کا گلا بند
رنگ او روئکی یاد ہو نہین تو لاتی نہین لیسایا — شوخی مین کہے ای شوخ ہی منہدی تری پابند
بے تاب دل سے نہین تر پونگا شب بھر — سر بند سے ہوجائیگا تا صبح جدا بند
اوس زلف سیہ فام کا دل مین ہی تصور — شیشے مین مرے بدلی مری کیا ہے بلا بند
نکہت کو اوڑا کے گل کی تو زلف چمن مین — اور آہو لیتے کرو دون مین دم باصبا بند

تخصیص نکر اسمین کوئی خار کہ گل ہو
لگ چلنے مین اپنی تطق تر ہ مثل صبا بند

گھر مین ترے آنے کو ہمین مثل صبا بند
دیوار کو پہاند سکا جو دروازہ ملا بند

مجنون خود آرا کو یہ زیور ہو مبارک
دیوانی تمہاری نہین زنجیر کے پابند

بالفرض اگر آگئی ہی جسم پکڑ کر
گاثی ترے ہمراہ تو ہو اوسکا گلا بند

نان جائگی سونیکا جو تہا وصل مین تہا لطف
اب ہجر کی شب دیدہ ہی ایکہی سا کہلا بند

مہتاب نکلتا ہے ترا روپ بنا کر
آنکہہ اپنی شب ماہ مین ای یار ہو گیا بند

کیا کیا مری جان ہے اونہین جن سوسے آ سکے
سوتے مین قبا کا جو کہین اونکی کہلا بند

اوس شرم کی پتلی کا مجھے سینہ دکہایا
کرمی کا ہون ممنون کہ انگرکے کا کہلا بند

وہ زلف عجب خانۂ زنجیر ہے جس مین
ایک ایک گرہ مین ہی دل ایک ایک جدا بند

کس بات کی بندش ہی شب غم ہی یہان کون
انکہی سا ہی دروازہ کیا یا نہ کیا بند

مین بندہ بجان او سکا ہون جا تہی دل کو
جو شعر و کا مقید نہ طرحدار کا پابند

بے منفعت مین پراو ٹہانے کی ہوا ہے
ہوتی ہے حبابو نمین فقط خلق ہوا بند

ابرو پہ او سکو تر کو تکو تلوار پہ گہمنڈ
جو جوہری ہین ہی اونمین ہتیار پہ گہمنڈ

نازو ادا کی پشت قوی یون ہی حسن سے
جس طرح ہو سپاہ کو سردار پہ گہمنڈ

تیغ و پنے وہ ملامری ابتدا کے واسطے
اب تک تہا اپنے زعم مین حسن یار پہ گہمنڈ

رکہتے ہین ناز اوسپین ناز و حسن پر
کرتے ہین ناز و حسن مرے یار پہ گہمنڈ

کرتے اتنا جو یار کے دل مین تو بات تہی
ناحق ہے مجھکو خوبی اشعار پہ گہمنڈ

میرے تو اضطراب کی پوری تڑپ نہیں
گیسوے روی یار کو سر نہ حسن کا
معشوق کی ہی ذات ہمہ ناز وبی نیاز

تمکو ہی کیا بلندی دیوار پر گھمنڈ
زیبا ہے گل کو سنبل گلزار پر گھمنڈ
ایدل نہ کیجیو کرم یار پر گھمنڈ

ای نطق اونکی بات کی کیا بات ہی مگر
شاعر ہین ہم ہمین بہی ہی گفتار پر گھمنڈ

کیونکر مری زبان سے نہ نکلے سخن لذیذ
سنگ نمک سے تیغ چٹا کر کیا ہے قتل
شاعر ہون تم نہ مجہ سی تعلی کے لیجیو
دو میوے یہ مزے کے ہین گلزار حسن ہین
بوسے لب و ذقن کے مجھے تم عطا کرو
لذت یہ پائی نفس کُشی کے جو اختیار
ہو صلح پہر شراب پئین پہر نہ اوڑائین
میوے کی طرح کہاتی ہین دیوانگان عشق

چوسے ہین تون لب شیرین ہین لذیذ
لقمہ دہان گور کو ہے میرا تن لذیذ
ہوگا تمہاری بات سے میرا سخن لذیذ
خرمای لب لذیذ ہی سیب ذقن لذیذ
کہاتے ہین میوے باغ کی مرغ چمن لذیذ
کہاؤن جو تلخ شے تو مرا ہو دہن لذیذ
پہر ہے کباب باقی پیمان شکن لذیذ
پتہر ہین تیری تہ کے ای سنگ ان لذیذ

وہ ہوئی ہی زبان ہی کوثر کے آب سے
واللہ نطق کا ہی نہایت سخن لذیذ

الفت جو ہو دلمین اثر اوسکا نہو کیونکر
مر کر بہی ہو دفن اوسی بت کی گلی مین
جب رنگ جوانی مین گل تر کا نکالے
دیوانہ کرے کیون نہ ترا حسن جوانی

ہم ہو رہین جسکے وہ ہمارا نہو کیونکر
اب اپنی وفا کا ہمین جو ہی نہو کیونکر
پہر خاک کا پتلا ہی تماشا نہو کیونکر
جب فصل بہار آئی تو سودا نہو کیونکر

وصفِ دہن یار ہین منظور ہے دقت
اوس رخ کو اگر حسن مین ٹہرائیے یوسف
کیا ترک محبت کے ستم کرتے شکایت
ہین عاشق و معشوق تو یکجان و دو قالب
منہ دیکھ کے کیونکر نہ پڑہے آپ کا کلمہ
انسان ہون فرشتہ نہین کیونکر نہ ہو نا گون
پتلی ہے دو وہ بت پردہ نشین ہے
جب باغ کو تو جائے تو جو غنچہ ہو کہل کر
قابو مین ہے آگئے ہو چلتے ہو فقرہ
اب تو لب شیرین کا مزہ چکہ کے پڑی چاٹ

ہر ایک مرا شعر معما نہو کیونکر
تو زلف شب خواب زلیخا نہو کیونکر
ای یار رخ جب ہو تو ایسا نہو کیونکر
بد نام مجھے کرکے وہ رسوا نہو کیونکر
طوطی کیطرح آئینہ گویا نہو کیونکر
جی کہتا ہون خواہش مجھے اعلا نہو کیونکر
پہر ہر کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر
تیرے لیے آغوش تمنا نہو کیونکر
نیچے نظر آئے نہین وعدا نہو کیونکر
بوسے کی ہوس اور زیادا نہو کیونکر

مر جاؤن مین جس پر وہ پسے دفن آئے
ای نطق لب گور سے شکوا نہو کیونکر

دلمین ہی چوار مان بڑہون گے درد ہو کر
دیوانہ آسمان ہی مجھکو جو چہیڑتا ہے
مین کیا مر فرشتے واقف نہ عشق سے تہے
آئی خزان چمن مین مٹی مین مل گئی گل
مین مر گیا تو وحشت رو رو کے رہ گئی ہے
اگر تری گلی مین کیا خاک قدر پائی
تسکین دلکو دینگے مانند رہ نقل مین

اب سے دم و نکلے دم ہای سر د ہو کر
دو نا لو نمین اوڑے گا لبس گرد ہو کر
خود دلمین آسمایا بیدرد ہو کر
رنگ بہار اوڑتا پہرتا ہے گرد ہو کر
کیسا تہکا پڑا ہے صحرا نورد ہو کر
بنکر غبار اوٹہی مین بیٹہے تہے گرد ہو کر
پہلو سے اوٹہہ ظالم تو دلگا درد ہو کر

دنیا وہ بیسوا ہی زاہد کو پہانس لے گی
چل ڈہونڈہ ساتہ میرے اوس عجرت قمر کو
کیا جان پڑ گئی ہے قاتل جو لوٹ آیا
اوس انجمن میں میرا اغیار کے برابر
سیکہی بلا شرارت فتنے بنے قیامت

ممکن نہین ہی بچنا عورت سے مرد ہوکر
اے چرخ کیا ملیگا بیہودہ گرد ہوکر
بسمل تپش مین پہرہین سرگرم ہوکر
دل کا سا بیٹہنا تہا اوٹہنا تہا درد ہوکر
اوس چشم سرمہ گین کے دنبالہ گرد ہوکر

ای نطق ہر طرح پر دنیا کو جہیل ڈالا
کیا نرم و سخت ہوکر کیا گرم و سرد ہوکر

ای جان جان نکلی فرقت مین درد ہوکر
اوڑ جائی دہوپ تیرے جلوے سے گرد ہوکر
رنگ وفا و الفت محبوبون پر جما یا
مردان حق کو جو کچہہ ہونی ہوا ئی دنیا
جاڑون مین دہوپ کہائی وہ نازنین جو بیٹہے
دلکو جلا رہا ہی کیا نور صبح و صلت
ای شیخ چہوڑ خلوت رندونکی بزم مین آ
زہرہ و شون نی رتبہ سیارونکا ہی پایا
دیکہی کوئی تماشا کیا کس نے مجہے رولایا
کیا کیہی کیا دکہایا چاہت نی کیا دکہایا
تو عاشق خدا ہی مین عاشق صنم ہون
ایدل نہین ہے بازی لڑکونکی عشق بازی

آیا جو دم لبون پر تو آہ سرد ہوکر
خورشید ڈوب جائی چہرے سے زرد ہوکر
آنکہون نے سرخ ہوکر چہرے نے زرد ہوکر
اکسیر اوڑتی پہرتی گلیون مین گرد ہوکر
تو دہوپ چاندنی سی ہوجائی سرد ہوکر
کرتا ہی مجہکو گرمی کافور سرد ہوکر
کیون عورتونکی عادت سیکہی ہے مرد ہوکر
ای ماہ حسن تیرے دنبالہ گرد ہوکر
تحریک نبض لی کی ہے اوس رخ نی درد ہوکر
آنکہون مین اشک ہوکر سینون مین درد ہوکر
ای شیخ یہ ملامت یون اہل درد ہوکر
خود اس جوئی مین مارا جائیگا نرد ہوکر

تیرا سخن نہ سمجھے جو لوگ داد دیتے
کیا شاعری میں پایا ای نطق فرد ہو کر

غیروں کو دہوکہا دیکے ذرا وقت ٹال کر
آیا کرین تو آپ یہان دیکھ بھال کر

دامن نہ کھینچے تا کوئی دامن سنبھال کر
چھینٹیں ذرا لہو کی بچا کر چلال کر

جو بلہوس سے ٹل گئے وہ بات ٹال کر
مجھ سے کہو تو رکھ دون کلیجہ نکال کر

ایدل نہ شوخ چشمونکی تو دیکھ بھال کر
لے جائینگے نگاہیں کلیجہ نکال کر

ساری بہار بادہ کشی تھی بہار تک
ساقی سبو و جام اوٹھا کے کھنگال کر

مایوس ہے آنے سی ہم ہوگی سو ہے
اپنے گلے میں دست تمنا کو ڈال کر

نازک بہت ہی موچ کلائی مین نجا ہی
گیندے کا پھول رخ نادان اچھال کر

ایسا نہو کہ آپ ہون اپنے فریفتہ
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

پیاسا جو چونکا ہی تو بسم اللہ دیر کیا
وہ تیغ یہ گلا ہے ستمگر چلال کر

دیدار بھی نصیب ہوا یا کبھی بوس بھی
پانون تلے ملین گے آنکھیں نکال کر

اللہ نے کیا ہے تجھے بادشاہ حسن
تو آج لی چہری جسے چاہے حلال کر

خوش چشم ہو تو اپنے لیے ہو کسیکو کیا
بندی کو گھورئیے گا ذرا دیکھ بھال کر

دل پھیر نے بتو نے خدا کی طرف مرا
ای عشق مجھ فقیر کو صاحب کمال کر

اوس صاف صاف ساق کی خوبی نہ پائیگی
لا کہہ اسے شمع آپکو سانچے مین ڈھال کر

جان بھی تیرے فراق میں ایک آہ کھینچ کر
ٹھنڈا ہوا بخار مین دل کا نکال کر

خورشید کانپ جاتی ذرا آ جلال مین
مریخ سر جھکا ہی ذرا آنکھ ڈال کر

تھک تھک گئی ہین اتنی چلین تیری ہاتھ سے
تلواریں ہانپتے ہین زبانین نکال کر

ای نطق آئینے سے تماشا ہے مدعا
تجھکو جو دل دیا ہے تو محو جمال کر

پتھر پڑین آہ تری اوسکے اثر پر
دل بھر تو پھری خاک اوڑاتی ہوئی سر پر
جب پونچھی گہر پا لیو سے کہتے ہین کمبخت
یہ جائیگا شکل کف دریا جو دہروگے
کہتا ہون تڑپتا تو سنبھل کر شب غم مین
کرتب ہین حسینونکے زمانے سی نرالے
بیتاب تجھی دیکھکے اونکو بھی قلق ہے
گھوٹین گی شب وصل موذن کی گلی کو
گل کر دو نقاب آج سر شام اولٹ کر
دو ہاتہ تھے سو ٹوٹ گئے سینہ زنی سے
کس بات مین کم تجھکو بنایا ہے پری سے

بجلی کی طرح کوندتی ہے میری سپر پر
جب رات ہوئی بیٹھہ کے کاٹی ترے در پر
لیلای شب غم کے ہی اب لف کمر پر
رومال ٹھہریگا مرے دیدہ تر پر
اے دل کہین کچھہ صدمہ نہ آجائے جگر پر
دل مین اوترتے ہین یہ چڑھتی ہے نظر پر
دل پر ہے یہان ہاتہ وہان ہاتہ جگر پر
پھیرین گی چھری شام سی مرغان سحر پر
ہان شمع کا یہ قصہ نہ جائے سحر پر
کیا وقت قلق رہین گے دل اور جگر پر
گیسو تجھی بخشے ہین دیئے اوسکو اگر پر

گیسو کے درازی ہی مین نطق یہ ڈر ہے
پڑ جائے کوئی پیچ نہ تار کسی کمر پر

کیا تیرے جی مین آئی تھی تلوار دیکھکر
ہنستے ہین گل چمن مین دل افگار دیکھکر
حسن بتکی لطف اسیر گیسوی یار کے
بوسوں سے شاد کام ہون اغیار بانصیب

حاضر ہون ترک تیغ ادھر ای یار دیکھکر
نکہت اوڑا رہی ہے مجھے زار دیکھکر
آنا در پہ مجھکو گرفتار دیکھکر
جاتین ہم اپنے جو منہ لب یار دیکھکر

مجھ میں نہ چھیڑ طعنہ زنی کم تو بھی
وہ طاقت و توان جو خرد و دین و جان و دل
ساقی پیالہ مجھ سے بلاکش کو ہوش ہے
ای بت علاج اب بھی مرے درد سر کا کر
کیا نام ہوگا قتل سے مجھ ناتوان کے
بیدم پڑے ہوئے ہیں شہادت کے شوق میں
ای ذوق درد مژدہ کہ ہمنے کیا ہے یار
اب تا بہ رہ جان نثار و نکالیں آپ امتحان

یہ کچھ لگا بیان تری ای یار دیکھکر
ایک ایک کر کے لے گئے ہر بار دیکھکر
تقسیم کر تو ظرف قدح خوار دیکھکر
ورنہ کچھ اور ارادہ ہے دیوار دیکھکر
مارو کسی قوی کو تیار دیکھکر
جی اوٹھے اونکے ہاتھ میں تلوار دیکھکر
بیباک و بدزبان و ستمگار دیکھکر
میری طرف نہ دیکھیے تلوار دیکھکر

بہچانوگے کہیں جو فقط حسن پر گئے
دل دیکھیو تو نطق وفادار دیکھکر

چمکے نہ برق آہ شرربار دیکھکر
ٹوٹا دل اپنا لذت آزار دیکھکر
وہ درد دوست ہیں کہ نہیں لیتے ستمگر
بندہ تمہاری نذر کو لایا ہے جان و دل
صیاد کا یہ حکم ہے دلکو کرون نہ شاد
یا اونکے گھر میں رہتی تھی یا اب گلی میں ہم
تیرے نہیں ہے ساتھ نہیں ہم بھی ہوں گے
عرض جمال حسن ہے جور و بیرحمی کو ترے
ہاں میرے پاس کیا ہے مرا باش کیا او

جل جای میری گرمی بازار دیکھکر
پھیلا کے پاؤں وادی پرخار دیکھکر
ہم چھیڑتے ہیں انکو کم آزار دیکھکر
دونوں کو لی لو لطف سی دو بار دیکھکر
چاک قفس سے جانب گلزار دیکھکر
روتی ہیں ورسی در و دیوار دیکھکر
لازم تھا تجھکو وصل کا انکار دیکھکر
دل دینگے ہم کسی کو طرحدار دیکھکر
اب اوس سے ملینگے وہ زردار دیکھکر

وہ اوسلئے پانون آگے لب بام بہہ گئے
ہمکو پڑا ہوا لمبس دیوار دیکھکر

مطرب ستائی جا ابھی نہین جب تلک اٹھے
ساقی پلائی جا ابھی نہین ہشیار دیکھکر

یوسف سے بڑھ کے اپنا بہائی ہین مجنون
لیتے ہین دو ... ن کو وہ خریدار دیکھکر

باتین تیری ہے کہ جو موزون ہین نہین مطلق
محبوب وہ ہے مرے اشعار دیکھکر

شرمائین تری آگے نجب لو ہوکر
گل سپید آئین نظر شرم سے شبو ہوکر

موت آئی مری معشوق پہ پرو ہوکر
تیغ یارب ہو روان حلق پہ ابرو ہوکر

گل کو دریردہ عجم عشق دکہانے کیلیئے
شبنم آئی ہمہ تن باغ مین آنسو ہوکر

پڑ گئین تنگئین شدت بیتابی سے
رہ گئی رات قبا جسم پہ اتو ہوکر

آمد و رفت ہی یون ع جہان مین اپنے
اٹہی نکہت کی روش اوڑ گئے ہم بو ہوکر

مین جو روتا ہون سر بزم تو وہ کہتی ہین
شرم بھی بہ گئی کیا آنکھ سے آنسو ہوکر

حسن جاتا جو رہا ظلم وہ باقی نہ رہا
خال رخ رہ گئی بے ڈنک کے بچھو ہوکر

طوطی آسا ہو جو گویا تو صفائے عارض
منہ پہ آئینہ کرے عرض زانو ہوکر

دیکھ پائے تری رفتار جو امی فتنہ حشر
شور محشر کا پڑے پانو مین گھنگرو ہوکر

یاس اس مرتبہ دیدار کے جانے سے ہوئی
اب نکلتی ہے نظر آنکھ سے آنسو ہوکر

اے فلک ہمکو کسی نے نہ اوٹھایا حیف
چشم عالم سے گرے ہتے مگر آنسو ہوکر

مانع دید ہماری ہی سیہ بختی ہے
سامنا رخ کا ہے رہ دکی ہوئی گیسو ہوکر

اپنی رو داد کا جب پرشہ ہم پڑھتے ہین
درد دل ساتھ دیا کرتا ہے یاز ہوکر

چند قطرے مری قسمت کے جو ساقی تھے
گر پڑی دیدہ ساغر سے وہ آنسو ہوکر

مل گئے وہ سر بازار تو یوں ٹال گیا
حال دل کہیو کہیں راہ میں یکسو ہو کر

درد بن بن کے رہے دل میں خیال دلبر
اور آنکھوں میں جو آ جائے تو آنسو ہو کر

نکہت عطر پسینا ہے ترا اصل سے علے
پیرہن جامۂ گل ہو گیا خوشبو ہو کر

میر صحرا وہ جنون خیز ہے اچھے ہیں جہان
نقش پا بہا گئے ہیں لوٹ کے آہو ہو کر

ہے یہی تیری ترقی اگر اے جوش قلق
مار ڈالیگا مجھے میری قضا تو ہو کر

حسن جانان کا مہ و مہر بلکہ ہے گران
تول لیں دیدۂ انصاف ترازو ہو کر

غنچہ دیکھیگا جو تیرے دہن رنگین کو
خون دل پیئے کو رہ جائیگا چلو ہو کر

اے جنون مژدہ تجھے اور مبارک مجھکو
ہو گیا دشت سے بدتر مرا گھر ہو ہو کر

کس قدر تیرہ شب ہجر ہے اے بخت سیاہ
اوڑ گیا نور ستارونکا بھی جگنو ہو کر

نطق ان خاک کے پتلوں کو ذرا دیکھو تو
کیا بلائی دل و جان ہو گئی خوشرو ہو کر

چاہت کا مرے وہم نہ کر اور کسی پر
مر جاؤ نہیں مرتا ہوں اگر اور کسی پر

اللہ رے ای بت ترے دیدے کی صفائی
آنکھیں مرے جانب ہیں نظر اور کسی پر

حاصل مجھے کیا تذکرۂ قتل عدو سے
باندھی ہو جو باندھی ہے کمر اور کسی پر

در پے ہیں ترے لوگ میں عمر یکو لگا دے
تہمت تو مری قتل کی دھر اور کسی پر

ربط اور نکالا ہے غیر سے مان گیا ہے مزہ ہو
آجائے مرا دل تو ادھر اور کسی پر

جب مد نظر آنکھ لڑانا نہیں مجھکو
واہیں تو رہیں روزن در اور کسی پر

کہتے ہیں کہاں جو کبھی حال پریشان
عاشق تو مقرر ہے مگر اور کسی پر

تاڑ لیگا ہمیں کیا کوئی محفل میں کسی کے
آنکھ اور کسی پر ہے نظر اور کسی پر

تو نے مجھکو ڈبویا مری ناموس کو لیکن — چھینٹ آئی نہ ای دیدۂ تر اور کسی پر

کہتے ہیں وہ مجھ سی مجھے بدنام نہ کر تو — ایسا ہی جو مرنا ہے تو مر اور کسی پر

تیری ہی نظارے کو یہ آنکھیں ہیں جو ہیں ہیں — ڈالی ہو اگر میں نے نظر اور کسے پر

معشوق ہیں پر رشک سی خالی نہیں دیکھے — مرجائیں جو ہن جا کی اگر اور کسی پر

جاتی ہو مرے دلکو گئے تم کے حوالے — کیوں چھوڑ چلے اپنا یہ گھر اور کسی پر

کیا جی کو وہ بہایا ہے کہ جب ہی تو نہ بھولے — بالفرض دل آجائے اگر اور کسی پر

ہوں خود ہی سیہ بخت پریشان ہوں ان سے — ای لطف صنم جا کے بکھر اور کسی پر

مجھ بحر زدے پہ کہیں رونا نہ پڑے خون — جا پھول شفق وقت سحر اور کسی پر

تمہارا رشک کا تا زیست مری جان بکھیڑا — ہم مر چکے اب مار کہ مر اور کسی پر

تم شطلق کا میر غم میں نہ زانو سے اوٹھاؤ
دیکھو کہیں ڈھیپکے نہ سر اور کسے پر

لکھ رہا ہوں تمنائی عارض یار — میرا خامہ ہے موج باد بہار

مر کے بھی ہے ہوائی جلوۂ یار — ذرہ ذرہ ہے میرا آئینہ دار

خون سے ہیں ہتیلیاں گلنار — اضطراب اپنا ہی قفس کو بہار

کیا ہوئی تیری غیرت ای یار — جان بلب ہو رہا ہوں میں نزار

دست قاتل کو تو نے روکا — دیکھکر مجھکو جان سے بیزار

حیرت جلوہ کو شک آئینہ ہے — آئینہ بند ہیں در و دیوار

دیکھ اے شوق دل بہت ہے ضعیف — گرم جوشی ہی چہرہ نہ آئی نکھار

غم کے ہاتھوں ہے دل تنگ ہے — ہر نفس ہے اب ایک موج غبار

لکھ چلا ایک قطعہ بند غزل
اپنا خامہ کہ ہے بدیع نگار

بوسہ کسکا نہیں نہیں ہیں مجھے — واہ ری تیری خوبی تکرار
ڈھونڈہی شرم جو رسے ظالم — یہ جو ہے ایک لذت آزار
غیر بہی میرے حال کو پہونچا — صدقے ای شان بے نیازی یار
بے تکلف نقش قدم نہ کہوں سکا — برق تہی تیری شوخی رفتار
ہای فرقت مین سخت جانی ہے — ہمکو مرنا بہی ہوگیا دشوار
جلوہ گر ہو کہ جل کے رہ جاے — پابندہی ہی جو یہ تکیہ طوار
ایسے گالونکو مین کہون کیسا — جنکی حسن صفا ہے آئنہ دار
اوسکا گلچین داغ حسرت ہون — وہ جو ہے رنگ و بوسے باغ و بہار

ہاں مجھے دیکھو یا اولی الابصار — چشم بد دور ہون تصور زار
شور سودای زلف تیرا سر — دیدہ تا دل تجلی رخ یار
وہی لذت ہے ہجر مین گویا — نہین گذری شب وصال نگار
وہی بیٹھا ہے میرے پہلو مین — صورت نقش مدعا دلدار
وہی کہتا ہون اوسکی جلوے پر — ہی تجلی طور کو منکر ار
وہی پہرتا ہے میرے گہر بہر مین — جیسے صحن چمن مین جا بجا
جلوہ باتیں ہی ہنوز ادہر سے — اس طرف ہے بارش انظار
وہ اوسی طرح محو آرایش — چشم حیران ہنوز آئنہ دار
ہے وہی شانہ و خم گیسو — کشمکش مین ہنوز ہے دل زار

٦١

گو نہ ہستی ہے نظر میں تجلی سے | وہی شوخی موج رنگ عذار
ہے لگاوٹ وہی گریز کے ساتھ | کچھ تو انکار اور کچھ اقرار
ناتوانی سے کم نگاہی کا | ہے وہی عذر نرگس بیمار
ہے ستم میں ادا کا حیلہ وہی | بے نیازی میں ناز کا اظہار
کر رہا ہے وہی بہانۂ خواب | میرے مطلب کو جانکر عیار
کہہ رہا ہے وہی نزاکت سے | میرے آغوش کو عذاب فشار
وہی پڑھتا ہے گرم جوشی میں | وقنا ربنا عذاب النار
وہی اصرار وصل دیر سے ہے | ہے ادھر سے ادھر وہی ہنوز انکار
وہی فن فریب ہے وہ شوخ | چڑھ گیا میرے دم پر آخر کار
بوسہ و دل کی پھر ہے داد و ستد | گرم ہے ذوق شوق کا بازار
وہی بوسے دوبارہ لینے کو | عمداً کر رہا ہوں سہو شمار
لب سے لب ہے بدن بدن سے ملا | وہی اوٹھتا ہے لطف بوس و کنار

کیا تخیل ہیں آنکھ کھول کے دیکھ
نطق اب تو کہاں کہاں دلدار

آستینیں جو چڑھیں اٹھ گئی گریبانوں پر | تو گریبان تھے دیوانوں کے دامانوں پر
وہ ترا قہقہہ تری آواز میں شہنا نو پر | بجلیاں ٹوٹ پڑیں رات بہت جانوں پر
ہاں ذرا سوچ کے دعوائے عنایت کرنا | تنگ آ جاؤ گے ارمان ہیں [illegible]
سن کے وہ ذکر میرا طنز سے فرماتے ہیں | حسن ظاہر ہے اسی کا [illegible]
دیکھ کیا کیا تری جلووں سے ہیں عاشق بیتاب | ذرہ ساں ٹوٹ پڑے ہیں [illegible]

گوہر گوش تیرا گست سے گہبرا رہی ہیں
قتل اغیار سے دل کم کیے
بزم عشرت میں کے نزدیک
دیکہیے مسلخ قصاب سے کیونکر نسبت
سر سے پا تک ہیں لگی خاک میں
واہ کیا حسن صفا کا ہی کہ ہاتہو نکے تلی
آج اوس آنکہ کی گردش سے ہی گل
بہا گے کہا نی کو جہیٹے نہیں آتا
آنکہیں کہتی ہیں پیراند ہو نکی
گوش زد ہوگا جہان شور ہی نالون کا
سب جنت کی ہوا تم ہو مبارک تمکو

ہاتہ ہر گہتی ہیں دو ہر بار تیں کالوں پر
بار انکے ہو نہیچے گران شانوں پر
شمع رو نی ہی کہری سوختہ پروانوں پر
اوس گلی میں تو چہری ہی چلتی انشانوں پر
ای پری خوب کی چہا گئی دیوانوں پر
پانی نظارہ پہسلتا ہی تری انوں پر
قہقہی قلقل مینا کے ہیں پیمانوں پر
بس سعی تو چہیڑ دوں کیتی تیرے دربانوں پر
رحم آتا ہی مجہی آپکے حیرانوں پر
ہاتہ رکہیں گی ہر افیل وہیں کانوں پر
دانت اپنا ہی حسینوں کے زنخدانوں پر

کوچہ یار میں خاک کر اپنی ملا خاک میں چل
شاد کیا ہی زوال اب ای مطلق بیابانوں پر

ہی جوش گل جو پاکہ ہی سرخی عذار پر
ہی ہر حسین لوٹ دل بیقرار پر
آیا مجہی شراب پلانے کے واسطے
شبنم پہنچ گئی ہے رخ آفتاب تک
لے جا کے اوس گلی میں ٹہکانی لگاو یار
جلدی خبر لے جلوہ دیدار الغیاث

جو بن ہی یار پر کہ چمن سے بہار پر
ہر برگ کا ہی دانت تمہارے شکار پر
رحمت خدائے پاک کے ابر بہار پر
قطرے نہیں گی شبنم کے رخسار یار پر
احسان ہی صبا کا ہمارے غبار پر
نرغہ ہے یاس کا دل امیدوار پر

٦٣

وہ میرے بعد ہونگے مکدر جو مجھ سے — تہمت دھرینگے میری ہی وحشت غبار پر

میری طرح نہ رکے گا کوئی اوس کے عزیز — روئیگی بیکسی مرے نوحے مزار پر

میخانے کی طرف جو کچھ آ نکلیں ہیں برنگ — کوندے لگائے برق سے ابر بہار پر

گردش جو اوسکی آنکھ کی یاد آئی پھر گیا — ساغر کی طرح گردش لیل و نہار پر

اے ہمنشیں محبت ناجنس اوس کی ہم نہیں
آواز سی لاکہ بار کسیں گے ہزار پر

منجن کی آتش آب سے دندان یار پر — پانی پھریگا آب در شاہوار پر

صدقے کرونگا میں قمر کو قند نگار پر — وارونگا گلو کو چہرۂ رنگین یار پر

اولاد [illegible] مجھ سا نادان [illegible] — تلوار کیا لگائی مرد شکار پر

آنکھوں میں پھول پھیلی [illegible] — عالم ہے تیرے نور کا رخسار یار پر

باقی ہے اتنا غم کا اثر بعد مرگ بھی — سبزہ اوگیگا تو زرد ہمارے مزار پر

کچھ بوند [illegible] — رنگ اڑ گئے [illegible] جو شب [illegible] پر

منصوبے وہ [illegible] — ہنستا ہوں [illegible] پر

کیا لطف ہے [illegible] — رقصاں ہیں شان قطرۂ شبنم ہیں خار پر

[illegible]
شاید ہوا ہے [illegible] قرار پر

جوش وحشت کا [illegible] رہ جائیگا — تم ہیں بالین پر [illegible]

زلف سے صبح ساقی جدا [illegible] — صبح جنت کی سفیدی [illegible]

وقت پر موت تو کیا آئی شب فرقت میں — لاکہ جائیں [illegible] صدقے ترے اس ادا پر

چاندنی رنگ کھاتی ہے سیہ فرزمین
چند ہے شوق سے جب اپنی کشش دکھلاوے
دیر سے شانہ نزاکت سے کہیں عاجز ہو
دست گیسو کے پیچ پر اوسکا قبضہ
جان اٹھاتا ہو اگر تو چمن پر آتا ہے
برگ گل بھی ہے منتظر خوبان سے
دیکھ صد انداز تکو ہے رشک اگر دیکھیں
ہے کبھی گردن مینا سے بھی گردن

رد و پھری ہے سیاہی سی غم خانے پر
تخت پھر ہونگی اوتار ہے مرے ویرانے پر
طرۂ زلف نہ لٹکایا کر دوشانے پر
داغ ہیں سینہ پہ عشاق تری شانے پر
ای پری بہت چڑھا ہے تیرے دیوانے پر
اسکو پری ہونگی ہے پری تری دیوانے پر
کیا گھٹا چھائی ہے کیا روپ ہے میخانے پر
حور کی آنکھ تصدق مرے پیمانے پر

دوسرا مجھسا گرفتار بلا کون ہے نطق
نام میرا ہے لکھا دام کے ہر دانے پر

تیری دست ہیں پیدا دہی پاتی ہیں مزا اور
شفا دیدہ مجھکو اطبا کو دکھا تو
کیا عشق کی شربت دیدار نہ ہو پیو
دو چار ہی بوسون پر بھی نہ ہو بس سر
شہ صبح کی باتوں میں بڑا لطف
ای بت نہ سہی تو تری مانند ہزاروں
بس کیجیے بس اپنی کسی اور سے کہنا
اس بیس میں دیر کوئی عاشق بھی تمہارا
نالی بھی ہیں آہیں بھی ہیں فریاد و فغان

ہم چھیڑتے ہیں اسے کہتا ہوں خفا اور
ہے درد محبت کا طبیب اور دوا اور
وہ ترش جو ہوتی ہے لیتا ہی مزا اور
خاطر جو میری کی ہے تو اتیجان اور
لیکن ہے شکر بھی جانان میں مزا اور
ممکن جو نہیں ہے تو نہیں ایک خدا اور
کچھ جم میں جو باقی ہو تو ساقی ابھی لا اور
انجان خفیہ ڈھنگی تو ہوتی ہے خفا اور
پر حیرت ہے کہ شیوہ تسلیم و رضا اور

جانان من

وہ رات ہی ہو ہم کہین ہان اور وہ پوچھین
ای نطق ابھی باقی کوئی ارمان ہی کیا اور

دی بوسہ لب کا دیکھ پہ انکار سی بگاڑ
ای شک مانون تب ہی حسن عمل مین
قالوبین ابدیل اچھی طرح کرلے یار کو
دیوانگی سے دست و گریبان مین ہی ملاپ
دونون مین ما سبحہ و زنار بن کے رہ
ابدل تب فراق کے صدمی جو اوٹھ سکین
قمری و سرو مین گل و بلبل مین اگ لگین
اونکو خود اپنے ناز و ادا سی کہان فراغ

تو ہی مسیح وقت نہ بیمار سے بگاڑ
ہوا سے ہے اور رخ یار سے بگاڑ
نادان بکھ ہی سے نہ اغیار سے بگاڑ
شوریدگی سے ہے نہ دستار سے بگاڑ
کافر سے تو بگاڑ نہ دیندار سی بگاڑ
میرا ہے کیا بگاڑ ابھی یار سے بگاڑ
ہونا ہی آئینے قد و رخسار سے بگاڑ
مجھ سے بنا ہ ڈھنے ہے نہ کچھ اغیار سے بگاڑ

غیرونکو نطق خندۂ بیجا کا دے جواب
دو چار منہ بنے ہوے تلوار سے بگاڑ

شہرہ ہوئی نہ کیون وہ بانئی ناز
میرے برق خیال کی شوخی
میری طاقت گھٹا کی ظلم ہے
حیلۂ شرم سے جھکائی وہ سر
ای خدا دی مجھے وہ حسن نیاز
تیغ اوٹھتی نہین ہے قاتل سے
ہی تمہارا نیاز مند جہان

عمرہ کرتا ہی عشوہ ہائی ناز
اونکی جلوی کی ہی تماشائی ناز
ہے اندیشہ تنہائی ناز
دیکھیے مجھ سی سر گرانی ناز
اری بیہودہ پن ترائی ناز
قتل کرتی ہے ناتوانی ناز
ہو مبارک یہ کامرانی ناز

جان لے تو عنایت بیداد
خوش کرے دل تو مہربانی ناز

سب کرشمے تھی حسن تک ای نطق
ناز کیا ہوں گیا وہ بانی ناز

کس ادا میں ہے دلستانی ناز
ناز ثانی مگر ہوتا نے ناز

چشم وابرو کا جوڑ توڑ ہی خوب
غمزہ انگیز یہ وہ بانے ناز

جان نے تیری باڑہ دی ہے
عاشقوں پر ہے تیغ رانی ناز

ستم وجور کے پیام وسلام
آنے جانے لگے زبانی ناز

کر رہا ہے کہ دم چورا یا ہے
یہ مرے پر ہے بدگمانی ناز

کج ادائی کے یہ ستم الوائے
واو ریغا وہ مہربانے ناز

او بطاقتی سے زور کریں
نہ سنیں طعنۂ گرانی ناز

ہوگئی اب شب شباب سحر
چھوڑ دیں آپ قصہ خوانی ناز

نطق مجھکو نیاز مند کہا
ای میں قربان قدردانی ناز

کیوں نہو زور حکمرانی ناز
ہے جوانی میں اب جوانی ناز

گلشن دیدہ وبہار نگاہ
جلوہ حسن وگل فشانی ناز

نارکنی کے اپنے تدبیریں
سن چکا ہوں میں سب بانی ناز

دیدہ تا دل ہوا ایک جولانگاہ
واہ واری سبک عنانی ناز

کیسے کیسے جوان دے سکے
نازکی پر یہ پہلوانے ناز

حسن فتنہ کی ہیں بہاریں یہ
چن رہا ہوں گل خزانی ناز

ناتواں تو نکو یار نے پوچھا	ای خوش از زندہ یہ گرا دی ناز
الحمد للہ کلام کبر صنم	ہوش اوڑی سن کر لکن ترانی ناز

وہ پری رو جو اوڑ چلا اسے نطق
ہے یہ اندازہ پریشانی ناز

مری سی حسن پرست آنکھہ ہے کسی کی یاد	گئی ہے شکل مین شیشے کی آرسی کے پاس
حیای یار کی شوخی حسن پر ہے	کہوں تو سچ ہی کہ شیطان ہے ولی کے پاس
قضا الحمد سے اجازت جو دی نکلنے کے	تو تعزیت کی لئے جاؤں بیکسی کی پاس
نہیں ہے عارض پہ نور کے قریب وہ زلف	سیاہ دیو کا یہ سایہ ہے پری کی پاس
بہشت نقد و امید بہشت رندوں کو	رہا عذاب جہنم سو شیخ جی کے پاس
اوس انجمن مین چھپی بیٹھی تھی جو شامت آئے	یہ جی مین آئی کہ چل بیٹھئے اوسکی پاس
نہیں قریب ہین سرخ سرخ رخسار	یہاں قدم ہین وہ پھول ہین کلی کی پاس
مین پہلے بیٹھہ چکا اب جو آئی بیٹھے الگ	یہ کیا جو آئی سو بیٹھے وہ آپ ہی کے پاس
زوال حسن مین کیا اونکو تم دکھاتی ہو	پڑے ہوئے ہین جو دو چار دل کبھی کے پاس

وہ نطق خستہ ہو دیکھہ او تغافل کیش
مرا پڑا ہے کوئی شب سے اس گلی کی پاس

جو وہ آکے ہوں چارہ فرمای غش	نہ ہوش آنے پایے کہ پھر آئے غش
جو وہ زلف کرتی مداوای غش	تو ہوتا دبا مجھکو سودای غش
عدو کا کرو تم مداوا ہے غش	مجھے رشک سے کیوں نہ آجائے غش
یہاں اوسکے جلوے نے اوٹھین صفین	کرے کون کسکا تماشای غش

[illegible]

شب غم کوئی شکل آرام ہوے
صبا جب نکہت اوس گل کی بولائی لاے
سمجھ لو جو کہ گھر میں اوٹھو نقاب
ہر قطع ہے دیباکا یا انجمن
تڑپتے تڑپتے تو شل ہو گیا
مرا سر ہوا اور نکارہ الفو ہو پھر
تری لف سنتے اگر لخلخہ
نہ جو مرگ عاشق کو غش میں گنے
بہر شکل محروم رکھیں نصیب

نہیں نیند آتی تو آجاے غش
ہزاروں ہی غش پر ہمیں آے غش
نہ دیوار و در کو ہمیں آے غش
پڑے ہیں ترے حیرتی کہائے غش
ذرا دم میں لے لون جو آجائے غش
میں اس غش کے قربان ہو ائے غش
تو ہشیار کرنے تمنائے غش
بہلا اوسکو کیا میری پروائے غش
اوٹھے پردہ تو پردہ بن جائے غش

شب غم میں شامت سے تقدیر کے
جوائی نطق نیند آئی ہو جائی غش

گہڑی گہڑی کا جو تمکو نہیں تقاضا خوش
ہتو ہمی عارض رنگین کا ہی نظارا خوش
خراب تنگ ہے ہم اور رخ دونوں ہیں
برنگ شیشہ و ساغر نشان برق و سحاب
میں درد مند نہ ساغر نہ شیشہ صہبا
کسی طرح نہیں بھاتی ہے غیر کی شرکت
گھٹا سے برق تو گلشن سے گل نکلتی ہیں
یہ کس سوار سمند ادا کے آمد ہے

تو بوسہ گل کا جو باقی ہے وہ نہ ہونا خوش
چمن کی سیر سے بیشک ہے یہ تماشا خوش
جو یار ایک سے خوش ہی تو دوسرا ناخوش
کسیکو آتا ہے رونا کسیکو ہنسنا خوش
نہ زخم سان مرا رونا ہی خوش نہ ہنسنا خوش
بہار وصل صنم کی ہی سیر تنہا خوش
کسی حسین کو آتا نہیں ہے پردا خوش
جو میری خاک سے رقصان اوٹھا بگولا خوش

[illegible]

نہ کہکشان ہی نخب وصل ہی اب خدا
خدا کی دین ہین مہمان کو سمجھتا ہون
برا نہین کوئی نیرنگ او سکی قدرت کا

سفیدی ہے دانت نکالی ہے ہر ستارا خوش
نہ ہو جو آمد محرم سی ہوا ہون کتنا خوش
ہر ایک رنگ تماشا ہی ہر تماشا خوش

فراق مین ہمین ای نطق جی نہین لگتا
نہ باغ خوش نہ بیابان خوش نہ دریا خوش

ای دل تجہی بیداد مبارک تو ہوا خاص
بس ایک مین ہی رشک کا مارا نہ گیا خاص
ای بت تجہی خالق نے حسینو مین کیا خاص
جو چاہین بلائین مجہی تا فہم اطبا
بلبل کو اوڑاتی ہو تو بیجا نہین کرتی
نادان عدو بھی کرم عام سی خوش ہو
بازان ہے حسین اسو کی لیئے او دیر بلائین
اپنے سی نکلا وہ جو ستم نہین تجہ مین
اتنے سی نتیجہ وہ کہ نکلا مجہی گہر سے
گالی تجہی دیکر وہ دیا کرتے ہین بوسہ
تجہ سے مین یہ شوخی یہ شوخی مین کرشمہ
صدقے مین تیری اور حسینون نے بہی پائی
ہان جلوہ ادہر بہی کوئی او برق تجلی
جو بلہسون پر ہو ستم وہ نہو مجہپہ

یعنی ہے کرم عام وہان اور جفا خاص
ہوائی وہان عید کے دن عام تہی خاص
تیرے لیئے ایجاد ہوئی ناز و ادا خاص
لیکن ہے مری تربت دیدار روا خاص
اترائے نہ کیون گل کے تو ہمدم ہے صبا خاص
مین خاص ہون اسواسطے مجہ پر ہے جفا خاص
میرے لیئے او تری محرم گیسو کی بلا خاص
ہے سایۂ لطافت کا او بہی تجہ مین صفا خاص
تجہ کو تو نسے شکایت نہین تجہسی گلا خاص
یہ میرے لیئے بد مزگی کا ہے مزا خاص
رکہتی ہی لگاوٹ تری آنکہون کی حیا خاص
پیدا ہوئی تیرے ہی لیئے ناز و ادا خاص
موسی ہی نہین ہین تری مشتاق لقا خاص
مین خاص ہون اسواسطے لازم ہے جفا خاص

زبان بند

اندازِ سخن نطق سے پایا ہے نرالا
ہی اوسکی ہی شاہدِ معنی کی ادا خاص

فی

حسن جاتے سے بجھا ہے چراغ عارض
حسن فتنہ کی ہین نقش کف پا ہر داغ
وصل کی رات ہی تو سونیکی فرصت ہے
ہین توکہتا نہین مجھکو دکھا دیتی ہین بوسے
ہی یہ چار و سیم چودہ برس کی سن مین
وصف رخ مین جو تحریر ہوئی تو وہ کہتی ہین
شرم سے رات و دن ہین چھپا یا ایسا
اللہ اللہ ہے کیا سبزہ خط کا عالم
وہی تبک ہی چمک واہ رے تیرا روغن
اس سیہ رو کی چمکتی ہوئی قسمت دیکھو

اب یہ اندھیر ہے کل ہو گئے داغ عارض
چین تل ہی جو نظر آتی ہین داغ عارض
اب گئی دور وہ ایام فراغ عارض
کہہ رہی ہین تری منہ پر تری داغ عارض
ہی بجا اب جو فلک پر ہو دماغ عارض
کیا چہکتا ہی عزا بلبل باغ عارض
تھا مثل ہین ہمکو سراغ عارض
واہ وا خوب ہی سرسبز ہے باغ عارض
صبح پیری ہی ہوا گل نہ چراغ عارض
ہند وخال بنا چشم و چراغ عارض

عاشقانہ ترا ہو جو نہین نطق کلام
توکسی کا ہی مگر بلبل باغ عارض

یارب وہ دن بھی ہو کوئی لائی اودھر سے خط
رونا اب سکا کیا جو لا مٹ گئی حروف
صیدی بہت ہین کوئی کبوتر پکڑ ندلی
تھا کاٹ ذوالفقار کا اعجاز حسن تک
بھیجا ہی اوسنے باندہ کی نامہ تینگ سی

زر لی ہی گھر سے مجھے دے گھر سے خط
تت شوق مین لگا یا تھا کیون چشم تر سے خط
ڈرتا ہون چمن بجا کہین چاند تو ر سے خط
اب تو بڑی جناب کی تیغ نظر سے خط
او ترا مجھے صحیفہ صفت عرش سے خط

ردیف کاغذ

وصف لکھے جو تمہاری رخ نورانی کا

[illegible]

تصویر اوسکی ادر یہ آلات خیر ہے
رنگینیان دکھاتی ہین قضا مین شوق کی
ودن مین اپنے دل سے ہین کیا کیا مشوکے
نگرا سا چاند کا ہے یہ کیا تیرے ہاتھ مین
آمد ہے اوسکی آمد مضمون فرحی
وہ خط رخ ہے کاتب قدرت کی ہاتھ کا

بہزاد ومو قلم کا بلا لو گر سے خط
لا خشم تر کا مین اوسمین خون جگر سے خط
شوقیہ اونکو لکہتے ہین کس دو دہر سے خط
قاصد تو لا یا کیا مرے رشک قمر سے خط
لاتا ہے نامہ بر بہت فرخ گہر سے خط
نکلے نہ ایسا کلک و بنان بشر سے خط

عنوان ہے تیرے نام کا مضمون شعر کا
برسون مین نطق آج لگا یا اوسکے خط

ان اداؤنمین بہار رہی کیا خاک لحاظ
کر دیا مست اوسے تاثیر ہوائی ہی نے
اتنی کاوش سے بنا تھا نہ لٹا کیون ہے
مر گئے جب ہی حسرت مین سحر یا صبا
یون ہین و نامی تو ہر دست کے ذرا محفل سے
تجھکو پیدا دمین افلاک بنا تین ستاد
اچھی تعلیم تجھی ناز وادا نے دی ہے
پردہ کعبہ کا اوٹھا زاہد ونکو عید ہوئے
یار سرمست شباب اور مین مست ہوس
ضبط کر ضبط کا موقع ہے تڑپنا کیسا
شوق کیا دہیانمین کہڑی ہی ہوئی رلائے

بیحیا شرم ہے سرکار کی بیباک لحاظ
باغ مین لوٹ گیا ہے نہ تاک لحاظ
گیسوے یار کا اب کیا دل صد چاک لحاظ
دامن یار کا پہر خاک کرے خاک لحاظ
دوست دشمن کا ہے دیدہ نمناک لحاظ
تیرا میخ کرے اے بت سفاک لحاظ
آنکھ مین شرم نہ دلمین بت بیباک لحاظ
کیون رخ پاک سے کرتی ہے نگہ پاک لحاظ
جبکہ [illegible] تو ہی خاک لحاظ
دامن [illegible] کا کرا ہی [illegible] لحاظ
دیکھیو سے کوئی کرتا ہے یہ بیباک لحاظ

[illegible]

آپ انصاف کریں نطق کہ کیا اسمیں گناہ
پاس خلوت میں بٹھاؤ تو کری خاک لحاظ

رخ ترا شمع اور گردن شمع
تیرا گیسو ہے ایک اندھیری رات
تیرے شانے ہیں دونوں صاف کنول
تیرا ہر ایک ناخن ایک چراغ
تیرا جلوہ ہے دل کا چشم و چراغ
تیرا ہر نقش پا ہے ایک چراغ

بازو و ساق دونوں روشن شمع
تیرا چہرہ ہے ایک روشن شمع
تیری بازو ہیں دونوں روشن شمع
تیری ہر اونگلی ایک روشن شمع
تیرا رخ آنکھ کو ہے روشن شمع
تیری ہر فندق ایک روشن شمع

نور کی لکھ اب ایک اور غزل
فکر تیری ہے نطق روشن شمع

تو سراپا میری ہے روشن آگ
خط سے جاتا رہا فروغ جمال
لاگ پروانوں سے لگاؤ کی ہے
دل کی صورت جلی تو بجھ نہ سکے
تم سا جب دلفریب بزم میں آئے
روشنی ہے یہ کس کی آنے کے
آگے کافے کی جل رہا ہے چراغ

ایک شب میری بزم کی بن شمع
بجھ گئی آکے زیر دامن شمع
دوستی سے بنی ہے دشمن شمع
بلکہ ہوئی صبا کا دامن شمع
کیوں پتنگوں سے ہو نہ بدظن شمع
گل بنے ہیں میان گلشن شمع
زلف کی پاس رخ ہے روشن شمع

صبح کو داغ تھی پتنگ سے نطق
رات سارا لٹا گئی جوبن شمع

وہ بام پہ آئے ہیں لگا دیں اڑتے
لی اور مجھے اک شوق سکھا دیں مرغ

ہاں کیا ہجر کی شب خون مجھے سودا مرغ
وہ رات کی سحر ہیں ... مرغ

ہے ہمہ تن نا رفغان شوق نہاں میں
ہنگام سحر زمزمہ پردہ در مرغ

کمبخت نے یوں شور مچایا ہی ہے
کیا شام شب وصل ہی پھیری ہے نظر مرغ

یوں جال لے رخ یار کو دل تاک رہا ہے
ہو سوک میں جیسے سوئی انتظار مرغ

جیا نکی شب وصل پھر آت رہے سے
تا چاشت ہو فرقت میں تہ بال مرغ

بیتاب نہ دل ہے مری یوں کی ضمیم
ہو دام میں جیسے قفس بے اثر مرغ

اے موج صبا صبح کی پہلی تو چہری ہے
گردن سی جدا کر شب وصلت میں سر مرغ

ہے نوش شب وصل کو ہو لطف زیادہ
ساقی جو لگا لاوے کباب جگر مرغ

کیا مر گیا ہوں شب فرقت سے دہل کر
اب تک نہ صدا آئی کوئی لے خبر مرغ

اٹھی لہ دل وصل کی اب بات ہی ٹھہری
یوں تیر لگا تاک کے اڑ جائے سر مرغ

وہ گرم ہری وادی وحشت کی ہوا ہے
جل جائیں پر و بال اگر ہو گذر مرغ

اب وصل کی ٹھہری ہی یہاں تک دل ہے مطلق
کچھ خوف موذن سے نہ ہمکو خطر مرغ

مار پیچ اور بھی ہیں پھانسی کی شکنجا ہے وہ زلف
غرض اپنی ہی ہے سرمایۂ سودا ہی زلف

شیخ جی کیا ہیں کہوں کیا تجھ رخ کیا ہے وہ زلف
قبلہ کعبہ ہے وہ رخ کعبے کا پردا ہے وہ زلف

پہلے تھا عارض کو چراغ یہ سمجھا تھا ہوا
تب کہوں دود چراغ یہ سمجھا ہے وہ زلف

خم بخم ہے ہمہ تن اور شکستہ یکسر
مجھ سے بخت کا گویا کہ سراپا ہے وہ زلف

بال ہلتی ہیں تو وہ اور بھی دو چلتا ہے
تو سمن واد اسکے لیے کوڑا ہی وہ زلف

شاخ سنبل کی لٹک آتی ہی گویا کاکل ہی | پاس اوس عارض گلگون کے ... [illegible]

اپنی ہر بال سی ہی سلسلہ جنبان جنون | اپنی ہر پیچ سی ہر ... سودا ... [illegible]

بار بار آکی بلائین جو لیا کرتی ہے | ہو بہو عارض محبوب کی ... [illegible]

حشر مین خوش ہون سیہ نامہ عصیان ... | جانتا ہون کہ ... [illegible]

بیشتر از پی قیس فقط شیفتہ لیلی تھا | جسکی مجنون ہین ہزارون ... [illegible]

دل مرا کوچہ گیسو سے کہان بھاگ سکے | حلقے اوسکے ... [illegible]

لاکھ نقشون مین ہی ... نقش ... | لاکھ نقشون ... [illegible]

جسکا افسون شب ... کوئی وہ ... | جسکا ... [illegible]

عقدہ در عقدہ وہی ہر عقدہ ... | نسخہ حسن مین ... [illegible]

لشکر ناز و ادا کا ہے علم قامت یار
اوس علم کی لیئی ای نطق پھریری ہی ...

لاکھون پردہ مین کشتۂ تیغ جفای عشق | ظالم تیری نگہی ... [illegible]

تیغ نگاہ و خنجر مژگان سے دیکھیے | کس کس کا ... اوتارتا ... [illegible]

ملتی نہین ہین عاشق مفلس سے سیم تن | ہتی جو کچھ ... لوٹ کے کیمیای عشق

نالی سی شور عالم بالا مین پڑ گیا | افراشتہ ہوا علم ... عشق

کتنے مریض مر گئے کتنے ہین جان بلب | چل او مسیح دیکھ ... عشق

کیونکے چلا ہی جانب گرداب ناف یار | کشتی دل ڈوبی ... [illegible] عشق

تہمت ہی بات بات مین اب وہ زمانہ ہی | عاشق مثال قفل ہی اپنا جہای عشق

ہمت سے جھیلتی ہین بہت سہل سختیان | تن پر ہمارے پھول ہین سنگ جفای عشق

یہ کلیوں کہ نکلیگے وفا تو یہ کیجئے	میری بقا تلک آپ سمجھئے بقای عشق
نالان نہیں ہو دل سے خ گلگونکی شوق مین	چھکارتا ہی بلبل خوشین نوای عشق
جز ضعیف کا داد نہائی ہوئی ہی کوہ	پیدا ہے حسن جمیل تب ہی وفای عشق

کیا جانیں سلق عشق کوئی کہتا ہی اسطرح
ہم تو ہیں تازہ وارد صحرای عشق

غنچہ کے سے ہے برابر چاک
تب گریبان ہم بھی پھاڑینگے
پاس ناموس ہے ثابت جیب
دلمیں ہر آبلے کی پاس ہی داغ
بے اثر ہے جو نالہ بلبل
وے خدا اوسکو طول خنجر
ایکدن تیرا پردہ در ہوگا
قہر ہو اوس طفل کو پڑا تا ہے
جان کو جب ادہ فنا ٹھہرا
سیر سینہ بنا ترے چلمن
ای جنون کیا قبا کو پھاڑا ہی
مجھکو دیوانہ یہی جان گئے
دیکھکر ربط شانہ و گیسو
نامہ بر مجھی سنکے صاف جواب

دل جو اندر تو سینہ باہر چاک
ہوگا جب دامن گل تر چاک
مثل غنچہ ہے دل سراسر چاک
اور پھر دل غنچے کے برابر چاک
کیون نہ ہو پھر دامن گل تر چاک
اور دل کا ذرا ہو پر چاک
پردہ در کا ہو گریبان چاک
نہ پڑے خط عاشقان کر چاک
غنچہ غم کا تھا جو دل پر چاک
بسکہ ہین چاک کے برابر چاک
ہر کلی میں ہین صاف نشتر چاک
بعض یہ بھی ہین قبا کی تہہ پر چاک
رشک سے دل ہوا سراسر چاک
مثل خط دل ہوا سراسر چاک

[illegible]

تیری اشعار خوش آتی ہیں
نطق دیوان یک قلم کر چاک

آگئے تھے جو وہ قسمت سے فنا ہونے تک
اثر نالہ آنکھ میں ہم آنکھ کے وا ہونے تک

رونق شمع سوا ہیں کہ فروغ مہتاب
بس ہے ای یار تری جلوہ نما ہونے تک

تازہ انداز سے کردینگے ہر اک دم تمام
میں ستمگر نہیں ہونے کا جفا ہونے تک

خون جب تک کہ ہو دل کشتہ شمشیر ستم
دیکھیں کیا رنگ ہوا عشق میں چلو آنسو تک

نکہت یار صبا لائی تو ہے گلشن میں
بوی گل آتی ہے ہوا ہونے تک

وعدہ یہ وصل کا تھا جب تو نہیں سچ سمجھی
پر وفا عمر کرے اسکی وفا ہونے تک

تم تو کوئی دقیقہ نہ ستم میں چھوڑو
ہم کو جھیلنے ہیں فرقت میں فنا ہونے تک

غم فرقت جو ہی تقدیر میں بیحد و حساب
دیکھوں کیا بار غموں کی فنا ہونے تک

مجھکو لیجائیں گے کیوں نار جہنم میں گنہ
کیا ندامت نہ سمجھ لیگی سزا ہونے تک

گور پر یا کہ غبار سے ہوا لائی تو لانے
ہم نہ ہونگے اثر آہ رسا ہونے تک

چھوڑ دی قید تعلق کہ شگفتہ دل ہو
غنچہ گل ہے تو غنچہ چاک قبا ہونے تک

رات گلشن تھا رخ یار فروغ مے سے
جلوے ہر رنگ کے تھے ہوش و حیا ہونے تک

ستم و جور و جفا نطق سہی جاؤ تم
آہ نہیں سرگرم وفا ہونے تک

دیکھکر ایک شکستہ گل کا رنگ
ہمنے بیرنگ اپنا دیکھا رنگ

پھر نہ سنبھلا یہ دل چو لایا رنگ
باغ جا کر دکھائے صد ہا رنگ

دیکھ عارف ذرا گلوں کا رنگ
جلوے بیرنگ کے ہیں رنگارنگ

[illegible]

طرۂ زلفین تری ہین قد شمشاد | بوی گل تن مین ہین گل کا رنگ
غازۂ رخ پر تو یان ہونہو نیر | سب جہانی ہین اپنا اپنا رنگ
کیا عجب ہوئین جو اوڑ جای | ای صبا ہی گلونکا کچا رنگ
گل مسینو نسے تیری آن الگ | ست ہے نقشہ جدا نرالا رنگ
کیا کھلا کالی کالی زلفونمین | چاند سے منہ کا گورا گورا رنگ
اونسے جلسے کی کچھ تو ہو تقریب | تنہ ہو سرے کا جمایا رنگ
غیر ممکن نظارہ شوخی سے | تیرے رخسار کا ہی پردا رنگ
نیکے دیوانے موسم گل مین | اونسے لائی ہین ہم ہی کیا کیا رنگ
واہ ری تازگی و شادابی | ٹپکا پڑتا ہے رخسے گویا رنگ

قطعہ

ست جلوی ہین اوسکی قدرت کے | واہ کیا گل کھلی ہین یکتا رنگ
ایک سے ایک کی نرالے بو | ایک سے ایک کا تماشا رنگ
گل کو بھی قیس کیھہ بہال لیتا ہون | کچھ کچھ اونسے ہے ملتا جلتا رنگ

لکھکے لایا یہ اچھی رنگین شعر
نطق نے پہولونکا نچوڑا رنگ

یہ رونا نہین مسکرانے کے قابل | مرا حال ہے رحم لانے کی قابل
نہین بیکسی سے ستانی کے قابل | ترحم کرو ہون ترس کہانی کی قابل
کبھی تھے وہان آنے جانے کی قابل | نہین بھول ہم یاد آنے کے قابل
دل ہے اوبکی جوانی کا ایسا | بہار آئی ہے رنگ لانے کی قابل

[illegible]

منظور مجھکو [illegible] تھا اور یہ ہے
یہ بھی ہے [illegible] اوسکے سمجھانیکے قابل

[illegible] میں ٹھہرا
کر اپنے دل میں ناز اوٹھانیکے قابل

[illegible] شکر [illegible] ہوے
یہ بخت تھا [illegible] جانے کے قابل

[illegible]
[illegible] اوٹھانیکے قابل

[illegible] اوسکی [illegible] میں
غزل کہہ کی لایا ہوں گانیکے قابل

[illegible]
کہ شیشہ بھی [illegible] قابل

[illegible] میں تھا یہ
کہ یہ بھی ہے مجھسے ہنسانیکے قابل

[illegible]
کہ وہ نہیں ہیں گدا [illegible] قابل

[illegible] ہی ہو گیا
میں ہر حال میں ہوں ستانیکے قابل

[illegible]
نہیں [illegible] سے لب ہلانیکے قابل

[illegible] آنکھ واکی
نہیں آنسو [illegible] قابل

[illegible] چل
[illegible] قابل

[illegible]
[illegible] قابل

وہاں ہی تلق مجھکو لیجا پر اتنا
کہ میں بھی ہوں اوٹھ جانیکے قابل

نہ لے ہی لیا مطلق مزے بوسہ دیکھا
یہ تھا ہی نہیں منہ لگانیکی قابل

الفت میں ہی تیری مضطر جان مضطر دل
یوں شیشہ کی پردہ میں پردہ دل
کیا اونکی نزاکت ہی میں [illegible]
چاہی لگا کوئی کیوں [illegible] دل
پردہ میں کوئی چاک [illegible] دل
اونکو نہیں تاب [illegible] دل

[illegible]

[illegible]

بہلی تھی جس سے تسکین مگر اب شدت کی بارے
وہ درد جو تھا خون جگر وہ بھی ہوا ہی
ای غیرت مقصود جو دیکھی تیری صورت
انجان تیری بنی سے پہچان گئے لوگ
[illegible] نہ وہ تیغ نگہ داغ نے رنگی
[illegible] جو تیر نگہ سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پھوڑا ہوا ای دل اگر ابلا گیا تو
درد اسکو عزیز اور اسے [illegible]
موت آئی جو اوس [illegible]
اوسکا یہ چلیپا [illegible]
بیتابی دریا کا طلسمات [illegible]
لطف ستم امیر [illegible]

اور جس لطف کی [illegible] پردہ در دل
اشک [illegible] دل
دل کیا ہی حیران ہوا [illegible] دل
انداز تغافل ہی ہوئی پردہ در دل
کوئی نہ ہوا وقت پڑی [illegible] سر دل
[illegible] دل
[illegible] دل
[illegible] دل
[illegible] دل
[illegible] دل
[illegible] دل
[illegible] دل
[illegible] دل
[illegible] دل
[illegible] دل

[illegible]
[illegible] دل

لیا اپنی نگہ جس کی ہوس میں ہیں ہم
کس [illegible] زبانی کی نگہ ہیں

بجھ سے جو چمکے برق تجلی [illegible] ہیں ہم
ہیں خاک رہگزار جو سر [illegible] ہیں ہم

[illegible]

کوچے مین کیون پڑے ہین کسیکی [illegible]
رونی پڑی اپنی کسیلئے ہوا سے [illegible]
پہرے ہین گرد شہر کے قربان ہو رہین
کیون دیکہکر حسینونکو نیت بدل گئی
احباب مجلس ہین گو بیس گئی کیا ہین
کہاتین گے کیسے دل بریان کی ہم کباب
لی ہی چلی جنون ہمین صحرا کو شہر سے
اہل فنا ہین اصل ذات خدای پاک
کہئے جو اونسے پردہ اوٹہی تو کہتی ہین
رہ دور اپنے آہ سے مسلا بچاے تو
چاہین تو چہوڑ دین یہ ابہی اختیار ہے
صد حیف کہو کے آپکو پایا نہ یار کو
بیمار بد مزاج لب جان فزا کے ہین
کیا وجہ دمبدم جو تغیر ہے شکل کو
چہوٹین کہین جفا سے بہی آپ جانتے
عاشق ہین پر نفاق نہین عاشقونکی شکل
ہم تیرہ بخت داغ جگر ہونگی قیس کے
ہمکو بتونکی بس مین اس بیکسی سی کہہ
اوس بت کی یاد مین یہ فراموش ہیں [illegible]

دیدار کا حضر کے سوا نہین ہین ہم
کچہ ابر نوبہار کا چہینٹا نہین ہین ہم
کیا اور ہین جو شمع کا شعلہ نہین ہین ہم
اے شیخ جی بشر ہین فرشتہ نہین ہین ہم
آلودہ [illegible] دنیا نہین ہین ہم
ساغر کش شراب [illegible] نہین ہین ہم
اڑ جائینگے کوئی کسیل قبا نہین ہین ہم
کچہہ بہی نہین ہین جسکو کیا کیا نہین ہین ہم
کیا وجہ منہ دکہاتین تماشا نہین ہین ہم
ای گل نسیم صبح کا جہونکا نہین ہین ہم
غمزی سی جو چہ بجا اتنی بہی شیدا نہین ہین ہم
حیران ہین پر آئینہ اوسکا نہین ہین ہم
منت کش علاج مسیحا نہین ہین ہم
ای غم بشر ہین کوئی ہیولا نہین ہین ہم
مدت کی رسم و راہ ہی شیدا نہین ہین ہم
ای قیس تیری طرح خود آرا نہین ہین ہم
کچہ خال دلکش رخ لیلے نہین ہین ہم
کیا تیری بندی یار خدا یا نہین ہین ہم
یہ بہی خبر نہین ہمین ہین یا نہین ہین ہم

۸۱

بتخانہ ہم نہین ہین کلیسا نہین ہین ہم
تب سے یہ سمجھے بیٹھے ہین گویا نہین ہین ہم

کیون دل مین گھر کیا ہی سودا نی ... لو
جیسے ہوتی ہین بجبہ سو سنگ کے شگفتہ

ای نطق کیون ہر ایک کے دلکو ہون ناگوار
نے ہم جفا و داغ تمنا نہین ہین ہم

سیکھے ابھی ضبط سی تری محفل کا داب ہم
ایسون کہا کہ مر گئے جو شراب ہم
دل کو نہ روکتی جو دم اضطراب ہم
ہر رنگ مین شریک رہی مثل آب ہم
اپنی بغل مین رکھتے ہین شیشہ و کباب ہم
پڑھتے تھی پانچوان ہی گلستان کا باب ہم
بلبل جو پالتی تو پلاتی گلاب ہم
کیا لکھین اوسکی خط کا جو ... جواب ہم
گردون سے چھین لین قدح آفتاب ہم
سمجھے جہان مین آئی ہین مثل حباب ہم
راتوں کو دیکھتے نہین اس ... کا خواب ہم
لیکر چلا شراب لگاتین کباب ہم

دی حکم شاہ حسن کیہون باریاب ہم
مفلس تھے کرتے دلکو کہانا ... کباب ہم
ارض و سما کہین سے کہین ... رات کو
ہن لوگو نہین گذر ہوا ... مل گئے
اس دل مین کل مطالب کونین ہین بہر
... مین ایک قفل سے دلبستگی ہوئی
عاشق کی قدر جانتی عاشق مزاج کو
پہلو پر ایک ... کی ہین
نسخے کی یہ ترنگ مین سوجھی ہی بار ہا
ہوگی بہار ابھی ... سلسلہ آشنا
تقدیر جب سے سوجھی کیا ذکر وصل کا
نسخے مین سوجھی آتش ہی ... گزک

دنیا کی جستجو نے کیا نطق کیا ذلیل
اس سیواکے ... مین خراب ہم

دیکھے ہی شکل ... ہین ہم
وہ جاہ ہمارے ... ہین ہم

سحر انداز

ستمزدہ بت ہین حرم جاتے ہین ہم
پھر وہ کی ٹھوکرین کھاتے ہین ہم

وصل مین تو ہجر مین تیرا خیال
دل کو ہر صورت سے بہلاتے ہین ہم

گرم جوشی اوسکی جب آتی ہے یاد
سانس ٹھنڈی بھر کے رہ جاتے ہین ہم

دل وہ مشہد ہے کہ جسمین ہر گھڑی
آرزو کی مردہ دفناتے ہین ہم

دیکھکر اوسکے لبون پر رنگ پان
خون بسمل پی کے رہ جاتے ہین ہم

سوجھتا ہے کچھ تجھے اے چشم تر
تیری رونے سے بہے جاتے ہین ہم

ملتفت پایا تھا آ بیٹھے تھے پاس
نہین تو ہم اوٹھے جاتے ہین ہم

گو نہ آیا پر ہے تسکین دل
یہ تو کہتے جاؤ ابھی آتے ہین ہم

تیغ مین ہین قاصد اوسنے جا کر
اتنی جلدی کہ اب جاتے ہین ہم

وہ تو خنجر دیکھنے مین محو ہے
زخم دل کسکو دکھلاتے ہین ہم

ہین یگانہ بیخودی شوق مین
سب کو بیگانے نظر آتے ہین ہم

کاروان ریگ وحشت شوق ہین
کیا خبر ہمکو کہان جاتے ہین ہم

عجب ہے بوسہ طلب کرتے نہین
دیکھکر منہ اوسکا رہ جاتے ہین ہم

ہے شب ہجر اے دل ناکام شاد
بے قضا کے لے مرے جاتے ہین ہم

کیا غذا ہی غم نہین کہلتا نہین
وہ ہی کہاتا یا وسکے کہاتی ہین ہم

مقطع ... بات اوسکی سنکے پی جاتے ہین ہم

صیاد کی ستم سی سراپا ہین داغ ہم
کنج قفس مین بن گئی طاوس باغ ہم

اوس گل کی ہجر مین ہین بلا بند باغ ہم
بلبل جو بولتی ہے سمجھتے ہین زاغ ہم

کرتے ہین اپنے دلکو جو یون داغ داغ ہم
بلبل کے نالہ کش سے جاتے ہین چمن
کیا بیٹھے بزم یار مین جلتے ہین مثل شمع
دامان آرزو مین گل مدعا ہے
گیسو کہ جیسی کی بات ہی نازک نباہ کی
تے سخت بی نصیب خرابات مین
ای درد کیا سنائین تجھے ماجرای غم
سب غم غلط کرینگے جوانان باغ کا
زخم جگر کو دینگے گل تر کے التیام

غنچے کے لیئے بناتے ہین یہ خانہ باغ ہم
کرتے کبھی نہین ہین خندۂ گل کا دماغ ہم
ہین کشتئ وصل عدو کی چراغ ہم
ای گل تری وصال مین ہین باغ باغ ہم
نازک مزاج یار ہی نازک دماغ ہم
مثل حباب لیکے خالی ایاغ ہم
ای سوز کیا دکھائین تجھے دل کی داغ ہم
اوس گلکو لیچلی ہین پئے سیر باغ ہم
لالہ کی دلکا آج مٹائینگے داغ ہم

یہ داغ دل ہین نقش قدم نقش رفتہ کے
لیتے ہین لطف انہین سی اوسکا سراغ ہم

ناز و کرشمہ و ادا — حسن و جمال کیا نہین
نازکی ادائین کیون — ظلم کیے جفائین کیون
عشق مین تیغ بیکسی — اس قدر ای خدا نگر
اب تو عبث ہی بد گمان — شاد ہو بانی جفا
سائل بوسہ ہم نہین — طالب دید ہین فقط
آنکو آپ میری کیون — سمجھے ہین بد سے برا
ستور روون کی نگر — دل ہی نہین ہے کچھ کیا
کر کے اگر پسند ہے — بوسہ مجھی نہ دیجیئے

آپ ہین خوبان ہین سب — عیب ہے یہ وفا نہین
صاف نکر جائے ہے — آپنے کیا کیا نہین
بت کہین نہ کرا وہین — اسکی نگر خدا نہین
نفس کو دیکھتا ہی کیا — مجھ مین تو کچھ رہا نہین
رخ سے غرض ہی کام کیا — اونکی دہن ہے یا نہین
مین کوئی بد خبر نہین — قہر نہین بلا نہین
خوب ہے ہاں یہ چل نجا سہی — ہمین افزا نہین
نذر لو ہین ہی آپکی — دلکو مین بیچا نہین

دور کیا نقاب بھی چھوڑ دیا حجاب بھی
کیون وہ نہ آئینگے دلا ہو گئی یاس یون مجھے

وصل کی شب بھی چھپ رہیان پردہ کوئی اٹھا نہین
جذب بھی کچھ اثر نہین آہ بھی نارسا نہین

رہتی ہے اوس سے چھیڑ چھاڑ گاہ بناؤ گہ بگاڑ
اسکے بغیر عشق مین نطق ذرا مزا نہین

شکوہ ہی بس نصیب ہے یار کا کچھ گلا نہین
سیر گہر اُدیہ قدم شان خدا ہی بس صنم
یاد بھی ہے گلشا بھی ہے باغ بھی ہے ہوا بھی ہے
دیکھی ہے آپکی خرام ساتھ ہمارے ہی لوٹیا
حسرت دلکو کیا وداع رو کے گردن کہ پھینکیا
آنکھون کی نبی مہربان سر بھی جھکو پرا سیان
رات تمام وصل کی ختم نہین ہین مین مجھے
ہو نہ عبث خفا صنم کہتے ہین یہ خدا سے ہم

زلف کی آگئی ہے کیا ہاتھ ہی [illegible]
نقش پڑا ہین مجھے آپکی نقش پا نہین
ہر مجھی یار کے بغیر لطف نہین ذرا نہین
لیک بھرے بھرے ہو [illegible] دیدہ نقش پا نہین
کوئی بھی میہمان کو گھر مین [illegible] نہین
ایسی بڑی بڑی ہین رات چین ذرا [illegible]
ہوتی ہی جان صبح کہدی دیکھ [illegible]
شکوہ طالع و شرم آپکا کچھ گلا نہین

نطق یہ سب گلا و بین اولکی ہین بس بجا وین
پالی پا نہ ما نے وہ مگر آپ کا نہین

دل مضطر ہی پاتی تھا سو کرو دیکھتی ہین
تجھکو بیتاب سیا ہی ترک تم دیکھتے ہین
ہم بغل مین تجھی ای ترک تجھکو دیکھتے ہین
ہے ترے ایک ہنونی سے بھر اگر خالی
ہائی ہی شوق علا تھا وہ کیسی تکلو جہان

مر کے شاید تجھے تسکین ہو مر دیکھتے ہین
اپنی بیتابی دلکا کچھ اثر دیکھتے ہین
اپنے قسمت ہی کہان خواب بگر دیکھتے ہین
عالم ہو نظر آتا ہے جدھر دیکھتے ہین
روز جا جا کی ادھر ہی آہ گزر دیکھتے ہین

۸۴

تیغ وہ کھینچے ہے حال کھلا جاتا ہے
کون ہیں سینہ سپر کون سپر دیکھتے ہیں

گو نہیں ہی کوئی اپنا نہ پرایا یارب
بیکسی ہی نظر آتی ہے جدھر دیکھتے ہیں

پاس ہی اوٹھ کے وہ بیٹھیں گے اگر جذبۂ دل
اثر اتنا تو ہوا ہی کہ ادھر دیکھتے ہیں

سرسری کی تھی نظر آپنے میں یہ سمجھا
کچھ تو ہی تب تو عنایت سے ادھر دیکھتے ہیں

تیر وہ پھینکتے ہیں یا کہ نظر ڈالتے ہیں
ٹوٹ جاتی ہیں ہزاروں یہ جدھر دیکھتے ہیں

کل کسی حور کا زانو تھا بجائے بالش
آج پھر بھی نہیں ہم تہ سر دیکھتے ہیں

آہ یہ ڈر ہے ایسی اندھیری راتیں
تو دکھاتا ہی ہمیں رشک قمر دیکھتے ہیں

اگر الفت نہیں اونکو تو عداوت ہی سہی
کچھ پچھ اپنی محبت کا اثر دیکھتے ہیں

اف ری گرمی تپ ہجر کہ احباب طبیب
اونگلیاں پھوڑتے ہیں نبض اگر دیکھتے ہیں

گھبریاں دو تین آنکھیں مجھے دکھلانے ہیں
ہاتھی دانت دیکھتے ہیں جب وہ ادھر دیکھتے ہیں

بار گوہر کے پڑے ہیں وہ تان کان میں در
رات بھی آہ کا کچھ کچھ تو اثر دیکھتے ہیں

ہم تو بنوا کے حمایل لیے آتے ہیں مگر
کیسے یہ بوجھ اوٹھاتی ہے کمر دیکھتے ہیں

التفات اونکو نہیں ہے جو بقول اعدا
نطق پھر کیوں وہ کن انکھیوں سے ادھر دیکھتے ہیں

ناز و خود بینی و نخوت کا میں ہی بانی ہوں
روبرو حسن کی آئینہ حیرانی ہوں

جسم ہے جسکے نہیں میں وہ بشر جانی ہوں
لاغر و زار ہوں اس وجہ کہ روحانی ہوں

موج بحر تو چلے لنگر خودداری کو
ڈوبونگا جا کے کہاں کشتی طوفانی ہوں

زلف لیلی ہوں نہ کچھ ہوش و حواس مجنوں
ای جنون کس لیے پھر وقف پریشانی ہوں

بلبل حسرت زدہ چیختی ہے چمن میں گویا
کوچۂ یار میں میں محو غزل خوانی ہوں

۸۶

بے تمیز ونکا زمانہ ہے عجب کیا اسکا
حبشی اور کبھی یوسف کنعانی ہوں

کان کیا رکھی کوئی کون توجہ فرمائے
درد سر کا ہوں سبب قصۂ طولانی ہوں

کسکے بیٹک بد دہر سے ہوں چین بجبین
جبکہ دانا ہی رموز خط پیشانی ہوں

دن بہر آئینہ دکہاتا ہوں عروس غمکو
رات بہر شانہ کش زلف پریشانی ہوں

پیر کنعان ہوں صاحب جو مہ کنعان ہیں
حسن ہیں آپ تو میں عشق میں لاثانی ہوں

ہی تماشا کہ خوبی جو سراپا وہ شوخ
ہمہ تن میں بہی زبا رنگہ حیرانی ہوں

پست طالع ہیں تو ہیں صدر نشینی میں مرے
زیر پا مثل گل مسند سلطانی ہوں

مجھکو اول سے فنا مد نظر ہی تی لطف
ہر گھڑی میں ہمہ تن دیدۂ قربانی ہوں

دم بہر بھی اپنی ہر گہ نو دہر ہنسہ اگر کرین
دنیا ہماری نالی ادہر کے ادہر کرین

واحسرتا رقیب ترے گہر میں گہر کرین
ہم بام و در کے سمت تحسرت نظر کرین

کہدے کوئی بتو نسے نظلم اس قدر کرین
مجھ پر نہ رحم کہائیں خدا کا تو ڈر کرین

بتخانہ کیا مکان ہے ہم ہٹ اگر کرین
کعبہ بہی ہو تو پہر کے نہ پہر موںہہ ادہر کرین

جاتی ہیں تیری کوچہ تو دی مہلت اسقدر
حسرت سے ہم نگاہ سوی بام و در کرین

یہ پاس کب او نہیں عدو سے لڑائیں آنکہہ
ہمکو کہان یہ تاب کہ قطع نظر کرین

باتیں بنائیں دل کی تسلی کو جہوٹ سچ
بہولے سے ہی وہ کاش ادہر کو نظر کرین

اسے جنون نہ جاتے ہیں ہم خرد سیر کو
وہ فکر کر کہ آج ادہر سے گذر کرین

کاٹیں گلی کو لیکی پہر تا اپنے ہاتہہ سے
طول شب فراق کو یون مختصر کرین

نالے اگر رسا ہوں تو کرین پلہ تیر کا
گویا ہی کم نہیں ہیں جو آنسو اثر کرین

خسرو کو دین نوید کہ فرہاد مر گیا
دنیا سے عشق اوٹھا یہ ہوس کو خبر کرین

یہ حسن عارضی ہی جو چاہین ہوتا اب
سوا اوٹھکے لیکر آئینہ منہ پر نظر کرین

مطلع ہی آفتاب کا کس آب و تاب کا
شانہ جو ہون وہ سیر بیاض سحر کرین

دستار و شملہ تاج و کلاہ ای جنون عبث
ہم سر برہنہ خوب ہین کیون درد سر کرین

دیکہین ہو سنگساری اشجار پر ثمر
اولاد کی کبہی نہ تمنا بشر کرین

عاشق ہین ہم بہی خار کے صدمے اوٹھائین
بلبل کے سامنے نہ گلون پر نظر کرین

اے نطق کام پاس مین اپنا تمام ہے
جی چاہین ہم وہ جہوٹہہ بہی وعدہ اگر کرین

ترے پہننے سے آرایش آ گئے زیور مین
صفائی گوش ہے دونی ہی آب گوہر مین

وہ دور گردش ثانی ہی آ گیا ہی اختر مین
کہ جسکے ساتہ فلک بہی پڑا ہی چکر مین

یہ کہ رہا ہی در گوش زلف جانان سے
خدا نے پالا ہے مجھکو دہان اژدر مین

جو آج ہمسرے قد یار کرتا ہے
لگی ہے شاخ نے کیا کوئی صنوبر مین

وہ سوتے ہین دوپٹہ سفید اوڑہے ہوئے
چھپا ہی چاند مگر چاندنی کی چادر مین

نگاہ مست کی آنکھون مین ہی یہ کیفیت
اوٹھی شراب کی جس طرح موج ساغر مین

دہان زخم جو چوسین گے تشنہ کامو نکے
تو ایک بوند نہ پانی رہیگا خنجر مین

ترے ستم سے زمانے کو اب نجات نہین
اوٹھا ہی نوح کا طوفان آب خنجر مین

ہوئین نہ خلق مین کیون معجزہ تبسم یار
اسی سے لہرونکو ہے پیچ و تاب کوثر مین

جواب نامہ جو لایا ہی ہمسے اوڑتا ہے
پری کے لگ گئے پر بازوے کبوتر مین

ترے ہی پانوون مین مین دیکہکر سمجھا
کہ سرخ رنگ کی مچھلی ہے حوض کوثر مین

میں فاقہ مست تھا عشق [illegible]
ہماری دیدۂ تر سے [illegible] وہ [illegible]
دہان تنگ سے تیرے [illegible]
ادا و ناز و کرشمہ کی کیا نمود ہیں

نہ دو [illegible] سے [illegible] ہیں
فلک [illegible] کی طرح [illegible] ہیں
[illegible] ہیں
جوان [illegible] ہیں

کسی [illegible] انہیں تھا ہی ظلم کی بار اس کی
لہو سے [illegible]

بقول تیری اگر عشق ای حسین تو نہیں
گلہ نہیں ہے جو [illegible] دل میں غم نہیں تو نہیں
میں اتنی بات پر اب بوسہ [illegible]
کسی سے [illegible] محبت ہی [illegible]
جنون شوق میں کھینچا جو انکی دامن کو
کہا اپنا خیال [illegible] ہوں تو وہ کہتی ہیں
مرا قصور [illegible] نہیں جو رشک ہو تمسکو
نہیں نہیں جو وہ کہتی ہیں مجھسی [illegible]
کیا تھا جل کے کل انکار اب ملو تو ملون
جو جو کہی ہی تری [illegible] تکلف کیا
نہیں جو ہو گی تو بدنام ہو گی ہاں [illegible]
نہیں [illegible] زبان محبت
بلند [illegible] کیا میرے فکر عالی نے

قلق ہی ہجر میں [illegible] تو نہیں
وہ مہمان [illegible] تو نہیں
چلو لحاظ ذرا ہی [illegible] تو نہیں
[illegible] تو نہیں
تو بولی آپ کی [illegible] تو نہیں
یہ چاہی [illegible] لیکن [illegible] تو نہیں
[illegible] محبت [illegible] تو نہیں
ادا شناس [illegible] نہیں تو نہیں
نہیں [illegible] تمہارا [illegible] تو نہیں
وہ فتنہ [illegible] تو نہیں
رقیب [illegible] تو نہیں
چلو [illegible] تو نہیں
فلک سے بڑھ گئی [illegible] زمین تو نہیں

[illegible]

پہر آج لطف کا ملتا نہیں سراغ کہیں
کہاں گیا ہی ذرا دیکھنا وہیں تو نہیں

میں جب جو ہوں وہ سمجھی ہیں ارمان ہی نہیں
ہی یہ کہ حسن سی وسان ہی نہیں

ہی عذر ور دسر کا عبث بے کلی سے
دل میں تو ضعف سے ارمان ہی نہیں

کافی تھا ایک بوسہ بھی مرنے سے پیشتر
اب لب پہ لا وہی تو کیا جان ہی نہیں

وہ بی طلب جو آئی ہیں اسوقت کیا کرو
نازی جو شی کو کہ مری اوسان ہی نہیں

ہاں ایک بوسے کے لئے میں جو ڈھونڈتا
پہر کیجئے کیا کہا تجھے احسان ہی نہیں

ممنون بوسہ میں تو ہوں لیکن جو آپ نے
لذت اوٹھا کے اوسکا کچھ احسان ہی نہیں

مرنے کی بات اور تھی مطلب کچھ ہوا
پہر بھی اوٹھیں کہ یار پشیمان ہی نہیں

دم میں کی گھر رقیب مجھے لے گیا یہ کیا
اب بھی تو اوسکی بات کوئی مان ہی نہیں

ای شیخ کیا وہ حور جو فرمان پذیر ہو
معشوق کی خضاب کو پہچان ہی نہیں

برق نظارہ سوز وہ رخ ہی نقاب میں
دیکھوں جو آنکھ بھر کے یہ امکان ہی نہیں

کہنے کی ہی یہ بات کہ بالغ عزیز ہیں
ہی بات یہ کہ تجھکو مرا دھیان ہی نہیں

اوس گل کی کان نازو نزاکت نے پہر دیئے
کیا عرض کیجئے کہ ادہر کان ہی نہیں

ضد ہو تو سو فریب سے آؤں ادا ہو یہ
اسکو میں کیا کروں کہ ادھر دھیان ہی نہیں

ترک چشم نہ لطف کریگا کبھو نہ کچھ
خود رای بھی ہی صرف وہ دانا ہی نہیں

دیکھینگے تماشا نہ میاں چمن آنکھیں
آنکھیں نہ نکلوائے ارباب نظر کی

ڈھونڈھیں گے تجھے پھول تمہیں ای گلبدن آنکھیں
در کار ہیں جلوے کے لئے جان من آنکھیں

۸۹

دل حاجی و زائر تھا اوسی لوٹ لیا ہے
ہین کعبہ ابرو کی تلے راہزن آنکھین

ابرو و مژہ سے تری ثابت ہوئی یہ بات
ای ترک ہین تیر افگن و شمشیرزن آنکھین

یون محتسب و شب وصل [illegible] رہے ہین
دولہا سی کری جاتی ہے جیسے دولہن آنکھین

ابرو وہ تری شاخ ہین جو شاخین نکالین
آنکھین تری ایسی کہ چرائین ہرن آنکھین

کیون کھینچی دیتے نہین کیون ہوتی ہو مانع
کچھ توڑ نہ لیجائین گی سینہ تن آنکھین

جب شوق اشارونکی طرح بولا اوٹھین گے
چل نکلین گے ای یار کرین گی سخن آنکھین

کیا تجھ سی شرارت ہی جب آنکھین ملین اودہر
لین لوٹ کے پانکھین تو کرین بانکپن آنکھین

جب تک تری جلوی سے وہ روشن ہوئین تہین
سمجھی ہی تہین قدر لطف جان مین آنکھین

گلشن مین تجہی دیکھکے پہولے نہ سماے
رکھتی جو گل و لالہ و سرو و سمن آنکھین

پیدا ہوئی تماشائی شیرین ہو تو دیکھے
پتھرا گئین ہوتین تری ای کوہکن آنکھین

مانتی ہیون یار کی نہ بیلی ہی سیاہی
ہون نشہ صہبا سے عقیق یمن آنکھین

چلتی ہین چھلاوی کی طرح فتنہ گرین کو
لیلی کی کہان پائین گی یارب ہرن آنکھین

آن آنکھونسے اوس شوخ کی محشر ہوئی تنگی
بنتی ہون تو بنوائین کسیسے ہرن آنکھین

دو چار کو بسمل نکرین تیغ نظر سے
تان بولدین پیکر تنہ سبکا بدن آنکھین

کیا میرے خمازی کی اوٹھانی کو وہ آیا
کیون میری کھلی جاتی ہین بعد کفن آنکھین

دو آنکھونسے ہم محو لقا سیر ہونگے
ہون کاش نظر باز مسامات تن آنکھین

چل سیر گلستانکو ذرا سرمہ لگا کر
نرگس کی جھکا شرم سے رشک چمن آنکھین

ای لطف کرین چار دسر آنکھونسے جو دہن آنکھین
انصاف کی آنکھونسے یہ اہل سخن آنکھین

91

دلخون و سینہ چاک ہین آفت رسیدہ ہون
اس گلشن جہان مین انار رسیدہ ہون

ہون نخل جہان نے دست کشیدہ ہون
جاتا نہین کہین قدم آرمیدہ ہون

برباد میری ساتھ عبث ہونا ای نسیم
مجھسی الگ لگ کہ ہوای وزیدہ ہون

اب میری بازگشت چمن مین محال ہے
ای باغبان گلونکا مین رنگ پریدہ ہون

چمکے نہ کیسے برق تجلی مصر ہے کون
جلوی ہزار دیکھی ہین مین کیا ندیدہ ہون

رونی کا رنگ دیکھکے کہتا ہے دل یہی
بس اب کہ مین قطرہ خون چکیدہ ہون

آئی جو رحم بھی تو کوئی کیا بنا سکے
ایوای مین صدای گلوی بریدہ ہون

ثابت ہی میری رنگ سے تیرا کمال حسن
گویا زبان مصر کا دست بریدہ ہون

شوخی کہان وہ آنکھ مین بعد از زوال حسن
وہ چل بسی یہ کہکی غزال رسیدہ ہون

ممنون پروا نہ منت کش بہار
کیا باغ باغ ہون کہ نہال بریدہ ہون

گلزار کو وہ وحشت کہین بھی نہین قرار
جوش جنون سی موج نسیم وزیدہ ہون

حسرت کسی کی ہی جو مری میری دل مین ہے
کہتی ہی تیری جان کو تیغ کشیدہ ہون

صیاد تو ملک لب بام تہ آ چکا
طائر نہین حنا کا مین رنگ پریدہ ہون

ہون لطف بندہ بندہ بی دام آپ کا
بی مال و زر غلام عنایت خریدہ ہون

کیا اگلی باتین یاد کرون ہان کبھی تہا نطق
اب تو خموش ایک زبان بریدہ ہون

چھوڑے اوسی تو چارہ سودای دل کرون
ہر چیز اگر کرے تو مداوای دل کرون

اب یاس کو حریف تمنای دل کرون
ہان درد بی دوا سے مداوای دل کرون

وہ مفت پھیرین تو نہ پروای دل کرون
سودا نہین ہے پھر جو مین سودای دل کرون

فروزان کی ایک شمع

[illegible]

سینے سی مین لگاؤن اگر پاؤن درد کو / آئی جو داغ ادہر تو سویدای دل کرون

وہ کونسی ادا تھی کہ جو دل ربا نہ تھی / حیران ہون مین کس سے تقاضای دل کرون

ای عمر شادی شانہ اوسی کی گرہ کی جاک / اوس زلف مین پرون مین اگر جای دل کرون

گلشن نہین ہی سوختہ درد و داغ سے / کیسے ہو کیا کہ لاؤن تماشای دل کرون

ہو ہو گئی ہین ہاتہ دبائی دبائی شل / ہی ہی مین کیا علاج تپشہای دل کرون

بی پردہ ہو وہ برق تجلی جو جلوہ گر / ہر داغ تجھکو دیدۂ موسای دل کرون

دل پیر ہزار ظلم ہین اوس پیر نظلم ہین / وہ کاٹ لین زبان اگر ہای دل کرون

ہر ہر قدم پہ شوخی رفتار کہتی ہے / سو سو جو دل لین تو نہ پروای دل کرون

اونکی نگاہ کی پہ ودیعت بغل مین تھی / مین دل کا کیون ہون کہ جو دعوای دل کرون

کب تک غم ایک قطرۂ خون چکیدہ کا / کب تک مین آہ ہای دل و وای دل کرون

جولانیون پہ آئی وہ گلگون ناز اگر / میدان گشت وسعت پیدای دل کرون

اوس گوشۂ خیال پہ ای ہم ہوین تو / صدقی ہزار وسعت صحرای دل کرون

پائی یہ لطف یاس مین جیتا ہی مطلق
تاکای ابد کو تمنای دل کرون

ہمکو کہاں نہین کہتے نے جو بولا جائین / کوچۂ یار کو کیون چھوڑ کے صحرا جائین

اپنی دیوانگی وہ تشنۂ خون ہین لیکن / قتل اگر کر نہ سکین قید ہی کروا جائین

برق چمکی جو یکایک تری رخسار کی تھی / نقش تو کیا جائی مشتاق تماشا جائین

شوق لایا تھا ہم آئی سے نہین طاقت / کہ پھر اب لوٹ کی مایوس تمنا جائین

آرزو تھا جب تنہا ہو شب وصل تو ہم / جا ہی انصاف ہی کیونکر نہ وہ گھبرا جائین

[illegible]

آج کل سے بھی زیادہ مجھے بیتابی ہے
کچھ عجب ہے جان نہ ہو ہم وہ اگر آجائیں

واہ محرومی دیدار مقدر دیکھو
آتی آتی وہ مری بیکسی شرما جائیں

میری ٹھہری تھی تہا دل بیتاب نہیں
دو گھڑی کے لیے آکر وہی ٹھہرا جائیں

میری گھر آتی تھی آیا جو نہ آنیکا جواب
بس وہیں لوٹ پڑی جی میں کہا کیا جائیں

چاہیے تھا وہی سمجھاتی یہاں لے آتی
نہ کہا آتے سب اولٹا مجھے سمجھا جائیں

سچ ہے ہاں جھوٹہہ تو ہے وصل کا وعدہ لیکن
کسطرح مانیں جب وہ قسم کہا جائیں

مختصر آہ کی نقری میں ادا کرائی تعلق
طول سے قصۂ غم کے وہ نہ گھبرا جائیں

ستمگر ہیں جو مجھکو بہائے ہوئے ہیں
وہ قد زیبا دلمیں سمائے ہوئے ہیں

مرے قتل پر زنگ لائے ہوئے ہیں
وہ مہندی ملی پان کھائے ہوئے ہیں

پچھی سے کیا پیچ ہمپر چلیں گے
گیسو ہمارے بنائے ہوئے ہیں

یہ رنگت خدا داد ہاتھوں نے پائی
کہ گویا وہ مہندی لگائے ہوئے ہیں

فلک کے رقیبوں کے دل کے بتوں کے
کہیں کیا کس کے ستائے ہوئے ہیں

ترے گھر کی ہے منزلت اپنے دم سے
ہمیں اسکو کعبہ بنائے ہوئے ہیں

بلا دلفریب اونکے ناز و ادا ہیں
کہ اس ظلم پر بھی وہ بھائے ہوئے ہیں

نہیں آنے دیتے ہیں خال رخ پر
ابھی تک تو کوئی بچائے ہوئے ہیں

ترے منتظر مثل نقش قدم کے
بہت لوگ آنکھیں بچھائے ہوئے ہیں

ترے عشق میں ننگ لائے ہیں زاہد
یہ خرقی نکھتے پر رنگائے ہوئے ہیں

شب ہجر کا ڈر یہ غالب ہوا ہے
کہ دم صبح محشر چرائے ہوئے ہیں

بجھائی شمع

یوں جل

ذرا بیقرار ہونے کم کر تغافل
کلیجے سہ منہ کو آرہے ہوے ہین

شرارت سی وہ نطق ہوتے ہی ہین
بلا قہر ہین کیسے کماسے ہوے ہین

شب وصل کی لطف اوٹھائی ہوے ہین
لبو پر بہیان لی آئی ہوے ہین
وہ نکہت سی ہین ہیدماغ اور ڈرسے
بلا ضیق مین عشق مین تنگی دل سے
مزہ حسرت قتل مین ہی کچھ ایسا
منہ مہر ن جائین گی چاند سورج
مری قتل کا کیون اٹھائین بیڑا
یہ طائر جو کچھ سی چلا رہے ہین
سبھی پھر گئی ایک ساعت کی پھرتے
یہ دل جو کہ ہین نقش حسرت اثر ہین

وہی رنگ آنکھون مین چھائی ہوے ہین
تری جوش پر جوش کہا گئی ہین
نسیم و صبا دم چورائی ہوے ہین
مجھے چھپکے پہلو دبائی ہوے ہین
کہ ہم قتل ہی جی چورائی ہوے ہین
وہ چہرہ کو اب سر جہکائی ہوے ہین
کہ یان آپکے منہ لگائی ہوے ہین
خدا جانی کسکے ستائی ہوے ہین
محبت مین سینے پہ ہاتھ ہین
تری ساتھ عشق کی جتائی ہوے ہین

ندامت سے قاتل کو ہوش ہے ای نطق
ہاتھ منہ کفن سے چھپائی ہوے ہین

اوڑتا ہی نشانہ دل کوئی آن مین
کرتے ہین صاف دست ستم امتحان مین
ہم بھی تو لاغری سی نقطہ رہ گئے
ہی اور ہی کچھ یہی ان بد گمان کو وہم

ابرو نے تیر غمزہ وہ چھوڑا کمان مین
لوہے کے ہین ورنہ خوب ہوا اونکی گمان مین
وہ جسم جا علاج لطافت سی جان مین
یہا ندا تہارات چور جو اونکی مکان مین

روشن چراغ
تیری عشق کا اگر یا جا بکار روشن چراغ

شہرہ پیرہن کا جوش جوانی سے شوق تنگ
بن ہی پڑا ہی مگر آپ ہی بنا ہے
دنیا علی شہرہ بجانے کی عقبیٰ ادا ہی
سنتا ہی جھینجھٹ کے وہ گل ہی سی فغان
عشق ہم آنکھ کا رگ رگ پی میں سما گیا
صبح شب وصال ہی ال گیا اوداس ہوا
آئی ادہر ہوا اونکی طبیعت یون ہی
نہ لی نقاب ہو تو نظارے کی واسطے

خود گدگدی ہوا اوٹھتی ہی اب اونکی آئین
کیا لطف ہی جو آئی نگلہ درمیان مین
اتنی سکت کہان ہی تری ناتوان مین
رس رچ گیا جو نالۂ بلبل سے کان مین
بادام کا ہی مغز ہر اک استخوان مین
نالے کی وہ کشش نہی جو ہمدمی ان مین
لوٹین گے ہم ستم کے مزے امتحان مین
مہر آئی ذرہ نیچے ترے تابدان مین

نور خدا ہی نام انہین کے جمال کا
کعبے کی سمت ہین نظر ہندوستان مین

جنبش ہو کی سینہ سپر کر کے دیکھ لین
شاید کہ ہو تسلی ول ملکے دیکھ لین
جو پوچھتے ہین کیا دل پر خون کا رنگ ہے
ہی طفل اپنی جنبش ابرو دکھا آئین
جاتی ہین آپ دیکھئے اب کب خدا ملائے
وعدہ وہ کر گئے ہین جنازے پہ آئین
بولے کہا کی چرخ کو وہ نقش پا ہین
نظارہ کر کے آپ کے روئے صبیح کا
اونکو جو پیاری شب کا یقین ہو

دو چار ہاتھ آ کے خنجر کے دیکھ لین
پھر ہی لا اوچھاتی پہ ہات دھر کے دیکھ لین
شیشے مین وہ شراب کبھی بھر کے دیکھ لین
چھوٹے سی بیجی کی بھی ہم ڈر کے دیکھ لین
منہ پھیرئے ذرا کہ نظر بھر کے دیکھ لین
جی مین ہی یہ بھی جھوٹہ فرار کر کے دیکھ لین
خورشید وماہ اپنی برابر کے دیکھ لین
جی مین ہی زخم دل مین نمک بھر کے دیکھ لین
وہ تار تار اگر مرے بستر کے دیکھ لین

اسکے بھی شرم ذکر وہ تمکین غنچۂ چمن میں
سے مثل مصحف نشان یار کی لٹ
وہ بہشتی سے ہم اشک میں تجھے صبح کو
چھپے لوٹنے نقاب ذرا اسکے لیے
بتیاں یوں تجھے نکسیا یار کو اثر
مرتے ہیں ہو جاتے ہیں جی سے جہاں سے

یہ شوق ہی نہ غنچۂ ہوا پھر سکے دیکھ لیں
تار شعاع تار میں چادر سے دیکھ لیں
زلفوں کی بال شانہ سی اگر سر کے دیکھ لیں
کیا رنگ ہیں چمن میں گل تر کے دیکھ لیں
جو ہو سکے تو صبر بھی اب کر کے دیکھ لیں
آنکھوں میں دم ہی آ کے نظر بھر کے دیکھ لیں

کٹ جائیں گی حریف سخن معرکے میں لطف
جو ہم مری زبان میں خنجر کے دیکھ لیں

تو جا سا ہی یہ کہ تجھے آرزو نہیں
گو مہرباں یوں وہ بت عار تجھ نہیں
ہر دم کی چھیڑ چھاڑ نہیں دل لگی حضور
یہ فخر کیا ہی کم کہ سگ کوی یار ہوں
بیمار بد دماغ ہیں چڑھتی ہیں نار سے
قاتل کی ہاتھ چومتی اپنے فراغ پر
دریا ہی شوق اوس کے میں کرتا ہوں مستیاں
عیار کا گزر نہ لگاوٹ سے دیکھنا
ایسے جمال شوق فزا پر بھی او نگاہ پر

میں آس سی ہوں خشخش کہ اوٹھ سکتا تو نہیں
پیارے قیس دل میں جو سم ہیں سبو تو نہیں
آجائیگا ملال کچھ اچھی یہ خو نہیں
ہو کر ذلیل و خوار رہی بی آبرو نہیں
وہ چارہ گر نہیں ہیں تو ہم چارہ جو نہیں
کاری ہیں ایسے زخم کہ فکر رفو نہیں
میرے شراب کے لیے جام و سبو نہیں
کہتا ہے دیکھ تجھکو خبردار چھو نہیں
کہلا ہی چھوڑتا ہے کہ کچھ آرزو نہیں

اس سے ہی یہ کنایہ جو چھیڑا اوس نے چھوڑ دی
شایان ظلم و جور بھی اے لطف تو نہیں

اک غنچہ اوس دہن کی برابر کا تو نہیں
مثل کباب گریۂ خونیں کی خو نہیں
عاشق ہوئے ہیں اور کوئی خفا خفگی جو نہیں
وہ پھول ہیں جو حسین ہیں نرگس مراد میں
خلوت میں اختلاط نہ جلوت میں چھیڑ چھاڑ
اسیری آپ نکلیں گی کھائیں تو قہر ہے
اس شک باہمی میں نہیں خیر ای شیب
یہ جام میں نہیں گو شکر فو نوس جان
تجھ جو جیب چاک نہیں گل کو ہی جنون

تجھ میں وہ رنگ بو نہیں وہ گفتگو نہیں
میں اس طرح جلا ہوں کہ خامی کی بو نہیں
اوپر ہی ہیں عیش کہ خنکی گل رخ میں بو نہیں
جتنی ہے وفا کا رنگ محبت کی بو نہیں
تم کیسے آدمی ہو کچھ آرزو نہیں
یعنی بجز نظارہ کوئی آرزو نہیں
یعنی جو تو ہی ہم نہیں ہم میں تو نہیں
ہمسے بلا کشوں کو تو ساغر سبو نہیں
قطرہ صبا کو ہی جو تری جستجو نہیں

کوئی حسین نطق تجھ منہ لگائی گیا
سو بات کی یہ بات ہی اس لب کا تو نہیں

برگِ بھی یہیں ہے الگ حیات جتاتے ہیں
وہ اس انداز سے کرتے ہیں ظلم ایسا لبھاتے ہیں
فقط مہندی لگی کر یاں ہی بن گی آتی ہیں
قیامت کر رہی ہیں یاد اوس گلگی داتی ہیں
الہی ہیں محبت سے مگر نقش عداوت ہم
نہ ہوتی قعر دنیا کی ہی منزلت پیدا
جو پوچھی یک دن جہ نقاب اوس ماہ طلعت سے
لگا بیٹھے ہیں گو وہ ای فروغ انجمن تجھسے

رقیبوں نے حلف کرتی ہیں تجھسے کیا لیتی ہیں
کہ شکوہ شکر ہو ہو کر ہمارے لب پر آتے ہیں
سبھی سن سخن کی خاطر میں نگ اپنا جماتے ہیں
ترے نالے تو اے بلبل ہمارا دل کھاتے ہیں
جہاں اوس انجمن میں بیٹھتے ہیں وہ اوٹھاتے ہیں
گرا ونکی جھوڑی قصر ستھان پر چھا جاتی ہیں
تو بولا جتنے کامل ہیں کمال اپنا چھپاتے ہیں
تماشا ہی نہ بنگے شمع کو اولٹا جلاتے ہیں

فدای آمد تا ناز اپنی جان و دل مگر کیجیے
غضب کے گو کر آغوش تصور میں ہی گیر ای
گئی یہ دل لگی بھی شاعری بھی مجھ سے اب جیسے گئی
نجانی تا کہ یہ کوئی نہیں لی سکو اپنی
غرور حسن سے سمجھے ہیں کیا شے عکس کو اپنے
معطر جس طرح کرتی ہیں تیری لوگ سو سو
یہ شرح شوق کب تک بس ہم آغوشی تمنا سے

گیا ہی پیر کرم پابوسی کے لیے آپ آتی ہیں
مگر وہ شوخ ایسی ہیں کہ پہر بھی نکل جاتی ہیں
کہ وہ میری غزل گاتی ہیں تو شمس جلال الدین
مری تابوت کی ہمراہ وہ بھی دفن جاتی ہیں
نہیں معلوم آتی ہیں کہ کیا کچھ ٹالتی ہیں
یہ نہیں کہ کر میری کچھ دیکھتی انکو سناتی ہیں
تجارت مختصر کرتی ہیں اب مطلب آتی ہیں

وہ حبیب نخوت سے بیٹھی ہیں مگر وہم محبت سے
ہزاروں وسوسے اے نطق میرے دل میں آتی ہیں

صحبت ماہ شبینہ کا اثر کچھ بھی نہیں
جس سے کچھ فیض نہیں ہے وہ بشر کچھ بھی نہیں
کس طرح ہوں وہ مری زور نہ زر کچھ بھی نہیں
مر گئی دیکھ کے دنیا کے تماشے یعنی
پشت سے بھی نظر آتی ہے شکم کی پسلی
صورت طائر تصویر نہیں اوڑ سکتا
اوڑ گیا رنگ کیوں منہ سے تیرے کر شکر
غیر کی تجھ سے میں رخ لیتی ادہر تو سب کچھ
شور سنتی تو قیامت کا شرر آفت کے
کچھ بھی دل کا نہ رہا دھیان ہجوم غم میں

گیا دل کا خواب بہا جو وقت سحر کچھ بھی نہیں
جس میں پہل پہول آئی وہ شجر کچھ بھی نہیں
ایک ارے ہی بھو لیس لیے اثر کچھ بھی نہیں
آنکھ کی بند لب اب مد نظر کچھ بھی نہیں
وہ تن آئینہ نہیں ہے کہ ادہر کچھ بھی نہیں
حیرتی رخ صیاد کی پر کچھ بھی نہیں
گھستی خبر دل سے جو ہی اگر کچھ بھی نہیں
میری حصے میں ذہن یعنی ادہر کچھ بھی نہیں
تجھ میں اے آہ ہے سب کچھ پر اثر کچھ بھی نہیں
کب سے آخوں ہیں اسکی خبر کچھ بھی نہیں

بوسے لینے میں تھا جو وہ چونک پڑے اٹھ کے کہا
دیکھیے اسکی حقیقت کو تو سب کچھ ہے
گالیاں کہا کے جو یہہ بوسہ لیا وہ بولے
ہم گلا کاٹ ڈالیں گے اونکے در دولت پہ
حسن با صد سپہ ناز ادھر آمادۂ جنگ
بزم آراستہ ہے یار کے بے رونق ہے
ہمسے پیمان جو تھا اہل وفا سے باندھا
ترک بیداد سے ہوتا ہے تغافل کا گمان
بے اثر آہ ہے فریاد و فغان بے تاثیر
بے تعلق ہوں زمانے سے میں عنقا صفت
بند شیشے کے کھلیں نہیں اے یار ترے شیشے کی
کبھی نکلی نہ ہماری ہوس بوس و کنار
ہے جو مسعود تو مضمون ہم آغوشی کیا
بوسے چشم و ذقن و لب کے لیے غمزون نے
یہ طلسمات جہان صرف نظر بندی ہے

ہو گئی بد خواب تم اے رشک قمر کچھ بھی نہیں
گو کہ یوں خاک کا پتلا ہے بشر کچھ بھی نہیں
بیحیا ونکو ملامت کا اثر کچھ بھی نہیں
حشر برپا ہوا پر اونکو خبر کچھ بھی نہیں
عشق بیچارہ کرے کیا کہ ادھر کچھ بھی نہیں
نغمہ و بادہ سبھی کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں
دوڑتی ہے ادھر آنکھ کہ جدھر کچھ بھی نہیں
چین یوں بھی تو نہیں ہمکو اگر کچھ بھی نہیں
ہاں خدائی کو سبھی کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں
دیکھیں سب مجھکو مجھے مد نظر کچھ بھی نہیں
پیچ پر پیچ لگائے ہیں کمر کچھ بھی نہیں
ہیں لو کیا ہیں وہ دہن اور کمر کچھ بھی نہیں
تماشا ورنہ کہو تم وہ کمر کچھ بھی نہیں
چمن حسن کی جو کچھ بھی ہے ثمر کچھ بھی نہیں
سامنے آنکھ کے سب کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں

نطق سے کچھ نہیں ہے پردہ نشین لوٹ تو ہے
پھر قسم کیوں نہیں کھاتا ہے اگر کچھ بھی نہیں

مجھ سے بھی نشہ میں ہے گردش خدا کی کبیر ہیں
ارّے دام زلف میں صد ہا اسیر ہیں

ہم خاکسار لوگ دعائے فقیر ہیں
اوس مانگ کی لکیر کے ہم تو فقیر ہیں

99

خواری عشق

غمزے کرشمے آپ سے کتنے شریر ہین
آفت کی ہین حضور غضب کے مشیر ہین

بھیجو بلا مین شاہ کو ہم وہ فقیر ہین
تاثیر سے بھری ہوئی نقش حصیر ہین

جھمکٹ کی رات سر ہی چاؤ وہ نگاہ ناز
ناوت ہی آ کہہ جتنے اشارے ہین تیر ہین

تو چاند ہی اگر تو ستارے ہین خوبرو
تو ہی جو شاہ حسن تو وہ سب وزیر ہین

اونکی نگاہ ناز سے اللہ کی پناہ
جو بی کمان توڑ کرین وہ تیر ہین

دولت لٹا رہے ہین جو حسن شباب کی
کہہ اونسی کچھ ا دہر ہی کہ ہم بھی فقیر ہین

اس درجہ ناتوان ہین کہ اونسے ہین انگلیان
ہین ماہ نو نمود مین گو ہم حقیر ہین

قید تعلقات سی نکلے ہوئے ہین ہم
آزاد کی جبین کی گویا لکیر ہین

پانی ہی ایک گھاٹ کا ابر وسیع مین
تیر و نگاہ ایک ہی ترکش کی تیر ہین

بس بچھڑی سی جا کی جہان چھوڑ آئی ہین
نالی شرر فشان مری کتنے شریر ہین

ای گوہلے کی آئی ہین شاید پیام یار
کیا کہہ رہی ہین کون یہ منکر نکیر ہین

دیکھو فروغ جلوہ حسن پریرخان
اجزای برق سی مگر اسکی خمیر ہین

کچھ اونچی بلیٹی کہہ کے نکالین گی مدعا
اولٹی تری سمجھ ہے تو ہم بھی کبیر ہین

منقارین خشک غنچے نہین ہی ہین نرمی
میری بغیر اود اسکے مرہم صفیر ہین

۴ السی دعا دو نطق رسائی ہو یا رنگ
مین نے سنا ہی آپ بھی سنجی فقیر ہین

خاک کی تیلی کا پردہ کہل گیا تقریر مین
بولتا ہی اور کوئی اس کلی تصویر مین

ای صنم ناحق ہی اونکی قید کی تدبیر مین
بستہ گیسو مین خود جکڑی ہوئی زنجیر مین

تیرے لکنے کی ہی ای طفل خوش خط دہوم ہے
دی کبھی اصلاح میں نے بھی خط تقدیر مین

حالت عشق

ٹھنڈی ٹھنڈی گرمیان ناخون چلائی گئی
پوچھیی ہمسے نہ عالم کچھ ہجوم یاس کا
خاک ڈالو خون پر دیکھو یہ قصہ جھانسیں
پردہ ہای گوش گلچینوں کی اسن بن گئی
سر کی گتی ہی جو تار عمر مین کس سے کھلے
وصل کو جب کہی تو کہتا ہی وہ بت جا کے
زندگانی کا بھروسا مجھکو پل بھر بھی نہین
بیوفاداری جو ثابت شدہ و نگاہ کی

گھر ندو ہم لکھنو سے جا رہین کشمیر مین
ہم لکھہ ہین یہ خنجر زیدہ تحریر مین
ٹھہری سوا ہوگی میری آتش کی تشہیر مین
پھول جھڑتی ہین وہ منہ سی آپکی تقریر مین
یہ ہنر قاتل ہی تیری ناخن شمشیر مین
پہلے لکھوا لائی اللہ سے تقدیر مین
ہین نگاہ واپسین ہون دیدہ نخچیر مین
کچھ زمین اپنی گلی کی دیجئی جاگیر مین

نطق اوسن شکلی ذرا پاکیزہ صورت دیکھی
ڈال دی ہی جان کیا اللہ نے تصویر مین

بغل مین انکو سلا چکی ہین ہم اپنی قسمت جگا چکی ہین
کچھ سا وصلت کی شب بچا ہوا ہی گھر پا انکو سوا
کرینگی بت وصل کا مقرر وہ پا خود اٹھنے دور ہی گھر
قمار الفت مین دل لگا کر لگا دیا داو لیجی جی پہ
منگاون ساغر جام بادہ جلو مین لینی کو خود بیادہ
پلک جھپکتی ہی پھر جو چونکا تو دیکھتا ہون عجب تماشا
کمان بھی نہین مجھ ہین اب وہ دلن ہمتن چشم منتظر
جناب لگتی ہی پھر بہت کی کر سکو مین الفت
زوال خوبی کو ہو گیا تو الگ ہوئی شفقتہ ہی جو جو

ہزار دل جو تھی پا چکی ہین ہمین جتنی اوڑا چکی ہین
بجا ہی بیمن بہرت کیا ابھی تو ظالم بجا چکی ہین
گزرات میری بغل مین سے گزر اجو انکا پا چکی ہین
اٹھی ہی پی اس قدر سے ابکی تو قسمت سے کہا چکی ہین
ترا سے کچھ دل مین زیادہ مگر وہ نزدیک آ چکی ہین
بغل مین شوخی سے کہنی لگیا وہ نہی گھر و تھی خدا جکی ہین
گزار او نہانیکا تھا جو من زور لشی کینو آ چکی ہین
ابھی کل ایکے بہت حضرت کی بات سے اوٹھا چکی ہین
ابا ہی ہین مجھکو لوٹنے کو جب اپنی دولت لٹا چکی ہین

سلام شوق

ہوئے ہیں مجروح خون قاتل [illegible]
کہیں تجھکو لگا کے کچھ غم نہ یاد [illegible]
مری [illegible] آیا ہے حرم دیکھو خدا [illegible] کیا ہے
ہنسی ہنس [illegible] لاتی ہے دلا تماشا دکھاتی ہے
نہ جاؤں [illegible] نہ ہے طاقت عجیب غم [illegible] حیرت

نہ سہیں [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] دیں [illegible] ہزاروں [illegible]
[illegible] لائی ہزار [illegible]
نہ شہر کی [illegible]
اودھر قضا [illegible] سلطنت [illegible]

ہلالی زنجیر بھی وحشت کے گھونگھرو آئی دست تک
یقین ہے [illegible] منطق [illegible] جو آئی [illegible]

تو بھی ہے جگہ بخت سیہ سر آنکھوں میں
تو جو جاتی ہے باغ ادھر تو وا کرتی ہے آغوش گل
دیکھنا ذوق تماشا اوسی جنت [illegible]
میری محفل سے نہ اوٹھی کرکے عذر [illegible]
ماورای ہفت جنت آشوب [illegible]
خون شدہ دل ہے کہاں [illegible]
آبلہ لب پر ہی چھپا آہ بے تاثیر سے
اوسکی بدنامی کا ڈر کچھ اپنی رسوائی کا خوف
طعن سے کہتی تھی وہ کیا کھوتا ہی [illegible]
تیری نظروں کی کہاں پائی لگاوٹ [illegible]
آنکھ چوروں کی جھپکتی ہے تماشا دیکھنا
ٹالتی ہے حیرت فزائی جلوۂ دلدار کی

دیکھ کر لیتا ہے ہر کس طرح گھر آنکھوں میں
اور اودھر نرگس کرے ہے جا کرم کر آنکھوں میں
آ رہی [illegible] میں کی جان [illegible] آنکھوں میں
آنکھ دل میں چھپا ہی نہ [illegible] آنکھوں میں
پھر رہی ہیں کیسے [illegible] آنکھوں میں
ڈھونڈا ادھر دامن میں [illegible] آنکھوں میں
آب نزلہ لی تر آنسو سے [illegible] آنکھوں میں
آنسو اولٹی پھر پلٹ جاتی ہیں آکر آنکھوں میں
[illegible] واسطے میری [illegible] آنکھوں میں
مثل [illegible] آنکھوں میں
کیا کھلا ہے [illegible]
یوں [illegible] مشتاق کی [illegible]

103

… جانان … | پہوٹی ہین کوٹ کر صانع ذی کو ہر نگہ مین

ہم بہی شغل عشق مشتاق نگاہ ناز ہین
اس طرف بہی دیکہیے … کر نگہ مین

… سال رہا اس عذاب مین | … تمہارا دل … جائین جواب مین

دیکہی … عرق … بجلی سحاب مین | … آگئی … تبسم نقاب مین

جلتا ہی … کب تک حجاب مین | … آگ لگا دی نقاب مین

بوسہ لیا تو لطف کہلا روے یار کا | … ہی نمک کباب مین

ساقی … آنکہ کا ساقی لب ایک جام | … واسطے بزم شراب مین

… دعا ہی مری روز و شب یہی | … جاتی ہین … حورین خواب مین

پہر بہی کہین … کچہ نہین ریا کی … | بالفرض … ہستی قطرہ حباب مین

جاتا ہین … حضرت … سے بیشتر | ہوتی شراب اگر قدح آفتاب مین

کیون میر اقتل رہ گیا لوگ آگئے | … منع … سی تو کار ثواب مین

سرخی جو بہائی گالون کی پہر بوسہ لیا | تقصیر ہو گئی ہے دوبارہ عتاب مین

آخر سو انہین … تو لکہا نہین ہے کچہ | پہر اتنی دیر کس لیے خط کے جواب مین

مشتاق سیکڑون ہین … کہولی تو بند | کہلتا نہین کہ کیا ہی تماشا نقاب مین

اس سے جو صاف کا مضمون کہل گیا | بہیجا جو سادہ خط ہمین خط کی جواب مین

ابہی نہ نہین ہین جوانی ہی کچہ … | سر پہ … بہی … تہا شباب مین

سمجہے نہ گرد راہ جسے اردلی کی لوگ
وہ نطق ناتوان تہا تمہاری رکاب مین

طفلی سے بڑھ کے ہو گئی قیامت شباب میں
جان اون لبوں سے پڑتی ہے نخ کباب میں
پردیکو جب کہا تو وہ بولی جواب میں
قالب میں روح آئی کہ رکھا ہے پان نے
روشن فیل اپنا گرد کدورت میں پنہان
اوس گنج حسن کی ہے صفائی جسم جو
رخنہ گری کریگی جو تیری نگاہ شوق
حیرت زبان بند جو کردی تو خوب ہے
دیوانہ کون ہوکہ پری اوڑگئی حضور
فرقت کی شب ہے موت کو کیا موت آگئی
تجھ سے مجھی یقین ہے تر البس چلی جو جرخ
بلبل سے ہی لو جامہ گل یون لی کفن
دیدار سے یہ قصد ہے جو اس قسم کا ہو شعر
دیکھا لغور روی کتابی حضور کا
ہنسنا نہیں ہے صبح دم ہنستی حضور
نکلے ہو آگے چاند جو ہوئی ہو مہربان
یاد آگئیں یہ بانہ دو رخ کو دیکھکر

اونکی شباب کے ابھی تھی نہیں خواب میں
تاثیر آب خضر ہے چھوٹتی شراب میں
کچھ رخ میں عیب ہو تو چھپاؤ نقاب میں
یا ہی لطیف حلقہ چشم رکاب میں
خورشید آگیا ہے میں کے حجاب میں
آنے وگرنہ ہم نہ جہاں خراب میں
جالی ہے جالی ہو گئی تمہاری نقاب میں
کہتا ہوں کچھ نکلتا ہے کچھ اضطراب میں
وحشی ہے اب نہیں ہے جو تھی شباب میں
آئی کہ مر رہا ہوں تمنا کی خواب میں
ملتی ہے ہو عاشق و معشوق داب میں
گاڑ دون چمن میں عنصل اوسی ان گلاب میں
کرلی ہیں اوسی نظر ی انتخاب میں
پایا کہیں نہ لفظ وفا اس کتاب میں
پڑ جایگا نمک کہیں جام شراب میں
نکلی ہو آفتاب جاکر عتاب میں
وہ گرم گرم اونکی نگاہیں عتاب میں

کیون عقل کل پرا ہو ہے اعتراض نطق
دیوانہ کس سے کی کہا ہی خطاب میں

نہ اوٹھی جب سے تری کوچے میں ہم بیٹھے ہیں
پانو توڑے ہی صفت نقش قدم بیٹھے ہیں

صورت پیکر دیوار ہے بیمار مسیح
نہ کبھی اوٹھے کسی سر ستہ غم بیٹھے ہیں

صبح سی شام ہوئی شام سی پھر صبح ہوئی
پر مرا شوق کہتا ہی وہ کم بیٹھے ہیں

نہیں معلوم کہ اس بزم میں کیا ہوتا ہے
ایسے خود رفتہ ہیں گویا نہیں ہم بیٹھے ہیں

کس طرح اونکو اوٹھاؤں کہ تری محفل میں
نقش قالین کیطرح غیر تو جم بیٹھے ہیں

ہاتھوں ہاتھ بس گئی ہے بوجھ اے شوخ خونریز
جس جگہ تیری گران بار الم بیٹھے ہیں

لیکے اڑا دو گئی اس در سے اوٹھیں گے تو بھی
لیجیے آپکے قدموں کے قسم بیٹھے ہیں

شوخی چشم صنم تیرا زمانہ دیکھا
جو کڑی بھول کی آہوی حرم بیٹھے ہیں

دیکھو دیکھو نہ رقیبوں سے لڑا او آنکھیں
کشتۂ شک ادہر ہم بھی صنم بیٹھے ہیں

حشر کا دن ہے کہاں ظل حمایت ڈھونڈیں
بس نہ سایۂ دیوار صنم بیٹھے ہیں

جانی والے ہیں عدم کو سبب زود ادا
نفس چند یہاں لینے کو دم بیٹھے ہیں

جوش وحشت میں گری ٹوٹی کہاں ٹھوکر
آج بھی آپ سے تھک کر نہیں ہم بیٹھے ہیں

زیر ابروی صنم تل نہیں اس سر کی یہ نطق
چند سندو تہ محراب حرم بیٹھے ہیں

یوں وہ نکلی ہیں لالی کی پھول اچھی بھلی ہیں
داغ ہیں جگر لگی تپ غم سے جلے ہیں

ہو سیر نکلی ہیں جو کہیں ضعف سے رہ جائیں
نالی تو بڑا ہی روتیں سینے سے چلے ہیں

چوٹی کی ذرا پیچ جو کسدوا بھی جائیں
دیوانوں کی پھانسی ہیں یہ جو ہر تار نکلے ہیں

بگڑی ہی تو بنی اور بھی یہ حسن کی خوبی
مشتاق ہیں یہ اپنا جو وہ جوبن سے ڈھلی ہیں

گنجینۂ گوہر یہ مقدر سے ملا ہے
سینے کے پھپھولی ہیں کیا خوب بھلے ہیں

پارسا شامل

[illegible]

ای گور کریم کر گرفتاروں کی نہیں تاب
عشاق کو لے اور تو برای شوق لگاؤ
نالوں سی یہ کہتی ہوئی جان آئی لبوں تک
ای یار تری کچھ تسلیوں نسی ضد ہے
روز عاری دکھا ہیں طمع کا ہی سب کام
دید بھی بند یکو تڑپنے کی اجازت
بیچو گر کوئی عضو حسینوں کا نہیں ہے
مشکل تمہارے پاس ہے [illegible]
کیونکر نہ بنا ہو لگا کہ ہوں اہل وفا ہین

دامانوںکی سائی ہین کنارونمیں پلی ہین
وہ ہین سر بام اور یہ کوٹھی کو تلے ہین
مجھکو بھی لیئے چلیئے کدہر آپ چلے ہین
دیواروںکی اندر کی طرف سائی ڈہلی ہین
وہ گال کہانی ہی کو سونی کو ڈہلی ہین
بہار فصل و سماد دیکھی اور بک تلے ہین
گویا یہ قدرت سی یہ سانچے کی ڈہلی ہین
پتھر پہ بڑی زور کیئے ہین تو ٹلے ہین
اچھی ہین مجھی ابتک بری پا کرہ بھلے ہین

اوس ساتہ سے ہو تو قصہ تنہائی کی بہانے
ای نطق وہ اب بزم سی سونیکو چلی ہین

گو جفا و ستم و جور حسین کرتے ہین
پے تو جو چاہنیں یار نہیں کرتی ہین
بہول جاتی ہین مجھی دیکھکی اوسکی صورت
نشاء [illegible] جو ہین وہی فوج وحشم
بوسے لینے کی مجھے خواہش ہین لیتا ہون
اپنی تقدیر کو روتی ہین تمہارے آگے
گالیاں لاکھون ہی [illegible] ہین پھر او سپر [illegible]
شیخ حق حق تری کیا جلکہ ہی آوازہ مراد

وضعداری ہی کہ ہم ترک نہیں کرتے ہین
نذر ہم آپکے جان دل و دین کرتی ہین
آشنا میری مرا ذکر نہیں کرتے ہین
روز فقطے ہین نئی ایک مین کرتی ہین
اونکو عادت ہی نہیں کی وہ نہیں کرتی ہین
کیون خفا ہوتی ہو تم شکوہ نہیں کرتی ہین
بیدہن تیری ہین کچھ بات نہیں کرتی ہین
وہ ہی ہو خوش جو خرابات نشین کرتی ہین

[illegible]

[illegible]

برہ کی اللہ سی بھی ہمدم کی بہت ہین مغرور
شرم کی آڑ ہی جو منہ نہین دکھلاتی ہین
بوسہ لب تو دیا خال کا بھی بوسہ دو
کوئی جانان بہ پس مرگ چھڑاتین مجھ سی
جوش وحشت نی بنایا ہی یہان مجھ [illegible]
لن ترانی کی تری [illegible] صدا آتی ہی

جو کلیم آئین تو یہ بات نہین کرتی ہین
ظالم در پردہ بت پردہ نشین کرتی ہین
منہ کو تب کہاتی مٹھائی ہمین کرتی ہین
لوگ کیون مجھکو یہان دفن نہین کرتی ہین
شام کرتی ہین کہین صبح کہین کرتی ہین
منہ دکھانا تو کجا بات نہین کرتی ہین

نطق کی سادگی اوس شوخ کی پرکاری ہی
وہ جو دم دیتا ہے اوسکا یقین کرتی ہین

دست سرما تم زدہ ہین جبین ہین
کچھ ہوش مین ہم محفل خوبان نہین ہین
مغرور رہین کہتے ہین جو زر انکی گرہ مین
اوترک تری تیغ جفا سے بچین گے
عشاق کی فریاد و فغان ات کو سنکر
عشاق کو تم دفن کرو کان نمک مین
تب جلی ہین جب کہیل گئی جان آنکی
یہ جوہر نایاب تم مین نہ عدو مین
بہتر ہے جنازہ جو اوٹھی پردہ شب مین
ہنسے ہی عبث چرخ ستمگر کو کدورت
سنتے ہین جہان آپ کے جلوہ کی چراغان

بزم جم وانددہ کی ہم صدر نشین ہین
بیٹھے ہین ہم بستان ہین یا اور کہین ہین
غنچے چمن دہر کے سب چین بجبین ہین
سمجھے ہوے بیٹھے ہین [illegible] وہین ہین
جھنجلا کے وہ کہتی ہین [illegible] ہین
نا جانین یہ سب کشتہ [illegible] ہین
کیا تھوڑی جفائین بت [illegible]
بسلا جسے کہتے ہین وفا کا وہ ہمین ہین
ہم کشتہ شرم صنم پردہ نشین ہین
ہم تو صفت کفش قدم خاک نشین ہین
موجود بہ تنگی کی طرح ہم بھی ہین ہین

[illegible]

آتی ہین تصور مین وہ گھر بیٹھے ہین چھپے
پھرتی ہین وہ آنکھون مین کیا پردہ نشین ہین

دونون ہین برابر کے مرید آہین دو نون
لب جتنے کہ شیرین ہین تل اوتنے نمکین ہین

ہر بحر مین ای نطق مرا حکم ہے جاری
غزلونکی زمینین مرے سب زیر نگین ہین

جلال حسن سے اوٹھا بتونکا ناز نہین
جو لی نیاز نہین وہ مجھی نیاز نہین

مین آپ تو کیا تم مجھے بہت ہین حسین
فقط حضور کی خدمت مین کچھ نیاز نہین

فروغ بزم سخن مین ہو گا روشن ہے
برنگ شمع طبیعت اگر گداز نہین

رقیب کو بھی سمجھتے ہین میرا ہم رتبہ
حسین ہین وہ مگر حسن امتیاز نہین

برنگ آئینہ کہتا ہون نیک بد منہ پر
مین صاف دل ہون طبیعت زمانہ ساز نہین

علو مین اوسکی جگانی ہین کسطرح نکرو
کہ خواب بخت مرا اونکا خواب ناز نہین

گرنگی زلف کو پستی ہی ہے وہ کم کوتاہ
حرامزادیکی رسی یہان دراز نہین

نہ جاگنے سے ملا بخت تنگ سو رہنا
شب وصال تو اتنی بہت دراز نہین

مین ایک صور ہون نالو نسے جو سن ہو
نہ چھیڑ مجھکو لگا مجھی پھر کبھی کرسا نہین

ملکسر اجونکو ای نطق یہ گوارا ہو
مری مذاق مین شیرین تو تشدد آز نہین

معتبر کب ہین حور کی باتین
واعظو ہین یہ دور کی باتین

ڈر ہی اونکو نہ بدگمان کر دین
اس دل ناصبور کی باتین

حسن پر تم خدا کو بھول گئے
ای بتو یہ غرور کی باتین

کبھو بھی شیخ نی دکان فریب
واعظ کیسا ہین زور کی باتین

[illegible]

جانین موسی سے طور کی باتین
کان کہکر حضور کی باتین
پھر نکالین فتور کی باتین

لن ترانی کی ہمکو تاب نہین
گلفشان ہو جہین ہین ہون سنین
تذکرہ صلح غیر کا کیسا

نطق اوس ماہرو کا کیا کہنا
نور کا منہ سے نور کے باتین

کچھ وہ نیرنگ التفات سے اب پائی جاتی ہین
نامحرمی عکس سے شرمائی جاتی ہین
آلودہ نجاست عصیان ہین پاک ہون
گھٹ گھٹ کی ماری شرم کی گو ہوگیا ہلال
کیون مضطرب ہے دیکھ کے شمس کھینچ لاتی ہے
وہ بعد غسل چھوڑتے ہین منہ پر اپنی زلف
لیلی کی کتنی لڑتی ہین مجنون کی نعش پر
مین ہون ازل سے جیب دریدہ وحشت
کیون دل لگایا ہے قد و قامت پر اونکی ادا
حیرت سے چشم و دل مین ہین آئینہ بند یار
غیرونکو کس تپاک سے لیتے ہین بڑھ کے وہ
وعدہ سے اونکی آنکھ خوش سادگی سے ہون
کل غیرونکی لیے تو نکالی گئی تھی ہم
یار و نسبی ہم حیرانی مین ... دل

آنکھ کی خواب ناز تو نکو دکھلائی جاتی ہین
آئینے کو ہٹا دو وہ گھبرائی جاتی ہین
ہم اسلیے پسینے مین نہلائی جاتی ہین
لیکن وہ اب بہی ماہ کو چمکائی جاتی ہین
ایدل ذرا ٹھہر وہ ابھی آئی جاتی ہین
بال اونکی تاب حسن سے سلجھائے جاتی ہین
دو بدلیونکی واسطے بولائی جاتی ہین
چاک قبا کی گل کہین سلوائی جاتی ہین
یہ میوی وہ نہین ہین کہ جو کھائی جاتی ہین
کمری یہ کس کے واسطے بچھوائی جاتی ہین
فتنے مری اوٹھانیکو ٹھلائی جاتی ہین
جھوٹی جو میری سر کی قسم کھائی جاتی ہین
آج اور ونکی لیے وہ نکلوائی جاتی ہین
کھوئے ہوئے کہان کی کہان پائی جاتی ہین

پہلے کبھی بھی ہو فن پا ئی تھی نظمین — اتنا تو اب ہوا ہے کہ شرمائی جاتی ہین
بس کیا تھی حضور ہوا سیر ہو چکے — چلیے کہ ہون شرم سی کملائی جاتی ہین
اوس کلی کی گفتگو ابھی بتا نا سنی نہین — اپنی جو نغمہ سنج ہین گائی جاتی ہین
پریان بھی سوتی ہین ادہر ون ابی تھے — خوبین و مہ جبین نکلی پائی جاتی ہین

کیا پاس ہی ہی پا گئی ہوئی نطق باغ باغ
پہولی نہین سماتی ہین اترائی جاتی ہین

بیٹھی ہی تو کہ شیفتہ گر ادہر دیکھتی ہین — دیکھے ہی ہین سہی وہ مگر دیکھتے تو ہین
مجھکو ذرا لگا سا سنگا لینے دیجیے — جرات آپ نے جو جگر دیکھتے تو ہین
کہتا ہون عقل سے نہین بہتر یک وقت ہم — کہتا ہون اے غرور ذرا دیکھتے تو ہین
حال آنکہ ہین وہ غیر کے آنے کے منتظر — در پر ہین کہ رہا ہون ادہر دیکھتے تو ہین
دلکو تری نگاہ بھی پا لاگ کیا خبر — لیکن پئے التفات ادہر دیکھتے تو ہین
رہتی ہین وہ بھی پردہ شوقی مین بیقرار — کچھ اضطراب دل کا اثر دیکھتے تو ہین
آنکھین بھی فتنہ رفتہ لڑائین گی دیکھنا — اب گاہ گاہ بھر کی نظر دیکھتے تو ہین
میری سی شکل ہو گی ہی شکل اگر رہی — آئینہ آپ وہ دوپہر دیکھتے تو ہین
طالع جو ہین سا تو بیٹھے ہین ان کی پا سر — ہمسایہ مین کرائے گو گھر دیکھتے تو ہین
پہلے سی کچھ زیادہ تغافل ہی یار کو — ای وہ مرحبا یہ اثر دیکھتے تو ہین

دیوانہ نطق ہے کہ نہین کیا خبر مگر
کلیون مین اوسکو برہنہ سر دیکھتے تو ہین

مطلب نہ جانتا ہون مین — ہر کنائے سے آشنا ہون مین

[illegible]

لب جان بخش یار کہتا ہے
درد ہون درد کی دوا ہون مین

گل سے کس آن سے وہ کہتی ہین
تو تو لالہ ہے میرزا ہون مین

پیس رہا ہون فلک کے گردش سے
سنگ زیرین آسیا ہون مین

شہر آشوب میری وحشت ہے
گردش چشم سرمہ سا ہون مین

نہ ہو دیکھکر مجھے انجان
آشنا ہو تمہین آشنا ہون مین

میرا سودا سر شہان کو ہے
سایۂ شہپر ہما ہون مین

کر رہی ہین وہ مجھ سے وعدہ وصل
دلمین کہتی ہین ٹالتا ہون مین

دیکھہ لو جان کا نکلنا ہے
اور ٹھہرو کہ ہو چکا ہون مین

تیری شہرت سے میری رسوائی
گو برا ہون مگر بھلا ہون مین

رشک سے ہو تمہین لطف بزم آشوب
چشمک چشم آشنا ہون مین

جادو بھرا ہے سرمے نے چشم سیاہ مین
غمزے نے تیغ سونتی ہے ستگاہ مین

عشق بتان نے آکے یہان بھی کیا ہلاک
کعبے مین آچھپا تھا خدا کی پناہ مین

وہ بت گیا جو صومعہ تو تار سبحہ سان
گن گن کے سو سو دل لئے ہر ہر نگاہ مین

ہم سوختہ دلون کی جلانے سے فائدہ
مثل سپند ہونگے تمام ایک آہ مین

بدنام مین ہوا ہون تو رسوا ہوا ہے یار
وہ بھی شریک ہے مری حال تباہ مین

مین کہ چکا ہون قیمت دل بوسہ تم کہو
کتنے کا مال ہے یہ تمہاری نگاہ مین

زندان کو اے جنون لئے جاتی ہین کیون مجھے
حیرت ہے بگڑی جاتی ہین ہم کس گناہ مین

کیا ایسا تنگ نام ہی کیا ایسا پاس وضع
گھر مین بلاتی ہو نہ تو ملتے ہو راہ مین

اشعار کا صلہ تو رہا درکنار نطق
اب لوگ بخل کرنے لگے واہ واہ مین

غمگین وہ ہون آنکھون مین آنسو ہی بھری ہین
ہی لب وہ تصور مین جو ملتی تو مزہ ہمسایہ
کیون لگا وہ جو پاس الم فرسے بہوے
پیہ کبھی ہوئی ہے تیغ وفا خوب ہمار
کیا مانع دیدار ہوئی شادی دیدار
بوسہ جو مین لی لون تو وہ کیا میر کرینگی
امی بیخودی شوق اونہین یاد کرینگی کوان
نقاش ازل جو ملتی لب تہ ہی تیری
کیا کیا ہین تجھ ا خان حسین نہ لوڈ ہین
مین اونکی لیٹ جانی کو سمجھا ہون عنایت
سیفی ہی اعجاز مسیحا بھی ہی ہے

ہر وقت لبون پر مری نالی ہی بھری ہین
ارمان ہی اب ہان مری دل مین بھری ہین
برسون ہی کی کشت تمنا مین جری ہین
گو انکا چلین کم ہو مگر سے کھری ہین
الوای ہم اس وقت تو بیوقت مری ہین
رہ جائین کی غصے سے بھی یکا ری ہین
ہم اپنی ہی عالم مین عجب بی خبری ہین
تصویر مین اوس شوخ کی کیا رنگ بھری ہین
تیری سے حسن مین پریون کی پری ہین
اور اصل مین وہ دیکھی تجھ خواب کی ہین
اوس لب سی اگر مردی جیتے رندی مری ہین

لیست لب شیرین ہین کیا موی خطا ای نطق
چپٹے ہین شکر منہ مین بھری ہین

سب بیک جلوہ جسے شہر با سے ہین
ستم جو کہ ہم ناز و ادا کہتے ہین
ہم سمجھتے ہین انداز تحمل
تجھ کو اپنے سر پر عشق سہرا سمجھے ہین

ایسی ہی حسن کو ہم قد لکھے ہین
اپنی خوبی ہی پر وہ سلا کہتی ہین
آپ چین فتنو کو کہتے ہین
بیجا ہی کو وہ مستی ادا کہتے ہین

[illegible]

اپنے نزدیک تو اس کی مختاری ہے
کچھ عداوت نہیں مجھسی مگر اس محفل میں
آئی ہی ایک فرا انداز میں اونکی شوخی
دل سے تا خار مژہ اوسکا ہیو مجکو معلوم
شب وصلت کی مکافات عمل ہوتی ہے
بیجا ہی ہے گل ناز کا لب کہل جانا
کان تک یار کی پہنچے یہ خدا کی قدرت
لاگ سے ہی تو سہی ہمسے اونہیں ایک لگاو
آبرو پائی ہے میرے بدولت ابھی
گالیاں کہاتی ہیں جن لوگوں اونکو ...
آنکہ لگتی ہی نہیں جھلکی شب ...
بیوفائی سے حسینوں کی ہوا ...
ہی ... دیکھو ... دیکھو وہاں
اونکی شوخی کا ہوں کشتہ کہ دیت خواہ ہو

اور مجھکو ہی الفت کو وفا کہتے ہیں
اپنی ہستی کو بھی لوگ برا کہتے ہیں
حوصلہ تنگ ہے جینا وہ جفا کہتے ہیں
ضعف میں اشک کو ہم آبلہ پا کہتے ہیں
ہجر کی رات کو ہم روز جزا کہتے ہیں
غنچہ جب تنگ ہے اوسے شرم و حیا کہتے ہیں
نازسے آہ کو ہم زلف رسا کہتے ہیں
چھیڑ جانے کو بھی ہم اونکی ادا کہتے ہیں
... خواب ... کہتے ہیں
بیدین ... کہتے ہیں
خواب خوش ... لوگ قضا کہتے ہیں
جان کہتے ہیں جو لوگ تمکو بجا کہتے ہیں
دیکھ لو کیا اپنا ... کہتے ہیں
خون میرا ہی مگر رنگ حنا کہتے ہیں

نطق روتی ہیں سب اپنی ہی لگاو کہرا
مرثیہ کہتے ہیں وہ شعر تو کیا کہتے ہیں

شب وصل کا مزا ہے جو یہ رنگ ڈھنگ ہو
یعنی وہ مست ناز و ادا ہو یہ مست شوق
بوسی بجای نقل ہوں لب حرف بی دریغ

معشوق شوخ و شنگ ہو عاشق دبنگ ہو
دونوں کو اپنی اپنی طرح کی ترنگ ہو
آپس میں دور جام مئی لالہ رنگ ہو

[illegible]

بیباکیاں ادھر ہوں اودھر حجابیاں
شرمندہ جس سے شمع ہو پروانہ دنگ ہو

آکر مزے میں دونوں لپٹ جائیں ایکبار
اوسکو ہوا ایک جوش اسی ایک اومنگ ہو

جب بے تکلفی کی یہ نوبت پہنچ چکے
پھر کیا حصول کام دلی میں ترنگ ہو

ای نطق اور ہو جو نہ ایسا تو صبح تک
وہ شرم سے خجل ہو ادب سے یہ تنگ ہو

ہو گئی صبح منگا تیغ تو سر کاٹنے کو
جاونگا دن تجھ فرقت کا کدھر کاٹنے کو

مول لی تیغ نہ عشاق کی سر کاٹنے کو
بس ہے اونکے لیے شمشیر نظر کاٹنے کو

دیکھ ادا سے کہ نظر سینے کو افگار کرے
یار کچھ ڈھب بھی ہے درکار سپر کاٹنے کو

چشم بد دور جوانی میں عجب نکلا رنگ
جائی باغ کو رنگ گل تر کاٹنے کو

جوش وحشت میں جو صحرا سے وطن کو آیا
دور سے دیکھ کے دوڑا مجھے گھر کاٹنے کو

میرے گننے کو شب ہجر میں تارے نکلے
مشغلہ ہاتھ لگا تا بہ سحر کاٹنے کو

بولنے کو جو شب وصل ہوں تو موج صبا
ہو چھری گردن مرغان سحر کاٹنے کو

وای تقدیر کہ آئی تھی گلی میں اوسکے
دوڑ گئی چین سے ہم خستہ جگر کاٹنے کو

ق

کیا بری آنکھو تنہی دربان ادھر گھورتا ہے
سگ لدار جھپٹتا ہے اودھر کاٹنے کو

ہوں سمجھا نہیں خلقت کا سبب کھلتا نطق
مجھکو بھیجا ہے یہاں عمر بسر کاٹنے کو

معشوق کے تپاک سے عاشق ہلاک ہو
گرمی کرے جو شمع تو پروانہ خاک ہو

قصہ تمام عمر کا دم بھر میں پاک ہو
تیغ نگاہ پھیر دو عاشق ہلاک ہو

سر ہے وبال دوش مرا قتل کیا گناہ
تلوار لا مجھے دے اگر تجھکو باک ہو

ایذا اگر ہمین پڑی ہوئی تا جستجو چین سے — مستو نکا ڈھیر بعد فنا زیر تاک ہو
اوس شعلہ خو کی کسکو بھلا تاب التفات — گرم اس قدر نگہ ہے کہ بس جلکی خاک ہو
کیا طاقت ستم کہ نہین ہے دماغ ناز — کون ایسی نازنین سے اندیشناک ہو
بوسے رولا کی تجھکو رولاتا ہون اس لیے — دہو دہا کی تا نگاہ تری خوب پاک ہو

ای نطق دل میں تجہ میں نفس شرری
کہ شعر سے نہ اولی سمجھتے کی زبان ہو

آپ سیا خستہ بنتے ہین بگڑ کر گیسو — تا نہ مشاطہ کی ملواتی ہین اکثر گیسو
گھٹ گئے کوتہی بخت سے بڑھ کر گیسو — دوش پر بار کمر ہوئے دو بہر گیسو
ہین بلا تو نہین رکھتے عمل اپنے رو کا — اور ہین سانپ تو رکھتے نہین منتر گیسو
کھل گیا کھلتے ہی موباف کی شیرازہ سیا — نظر آنے لگے مجموعۂ ابتر گیسو
دوش ناز کو ہین کیوں نہ کہین ہیں تو ہمسر — خال رخسار کا بن جائین سمٹ کر گیسو
شمع عارض سی اوٹھا تھا دم شیون دہواں — رہ گیا معجزۂ حسن سے بنکر گیسو
رونق اسلام کی سفیدادہ وو ملت سے — اپنے رخسار کی زینت ہین بنکر گیسو
بال بیکا نہو شانی کا جو او نکے سنوار — ہاتھ میرے ہون قلم آپکے چھوکر گیسو
بال ساقی نہ بنانی تجھے دم بادہ کشی — کشتنی ہی کے لیئے ہو گئے لنگر گیسو
تیرے منہ لگ کے کیا خط سیہ نے اندھیر — تیرے سر چڑھ کے زمانے کی چڑھی سر گیسو
ہال ہار ہی تو کیا سانپ نہی بیٹھی ہین — گنج عارض سی سرکتے نہین دم بھر گیسو
دلکی چوری کی تحبث در زنجیر تہمت — نکلے بیٹھا ہے اوسی صورت اژدر گیسو
دل نہ کیوں تنگ سے ذرات پریشان رہیے — گھیرے رہتے ہین رخ یار کو اکثر گیسو

[illegible]

راہ چلتے کو نگلا گھونٹ کی پہچان کیا
رنگ و بوی چمن خلد ہماری ضد ہے
واہ کیا خوب ہے رخ ساقی کی قریب
آڑے یہ شرم کو کیا کم ہے تکلف نکرو
چل بسا حسن مگر ایک محبت نہ ملے
سچ ہے ہر سر نہیں سامان جنون کی لائق
صورت اہل ہمیں ہونگے فرشتے قیدی
چاند کی اسپی ہو وہ چندان و لق
خوف ہم کہاتی ہین بچھو مگر جان کی خال
ہمدم او چمن یہ مری دلکو تو بہو تہ نہین

پہہا نسیان ڈھنگ سے ہین یا تیری [illegible] گیسو
رخ کا کیا رنگ ہے گیسے ہین محو گیسو
ہین سیہ مست مئی حسن سے [illegible] گیسو
ہین بہت پر دیکہو پکڑے ہوئی منہ گیسو
اونکے پانو تلکو ابھی ہین وہی لٹکے گیسو
اور سر تک یہ سودا ابھی نہیں ہین گیسو
اوڑکے پہنچین گے کمند ہین جو فلک تک گیسو
رخ کو سایہ یہ خوبی ہین مقرر گیسو
سانپ سے ڈرتی ہین ہم نیک سمجہکر گیسو
آج سلجہاتی ہین سنکر مقرر گیسو

غلق مشاطگی طبع رسا کو دیکھو
شاید نظم کی سلجہائی ہین کیونکر گیسو

کیا دم فکر دکہاتی ترے گیسو مجھکو
عشق ہوتی ہی وہ تل ہوگئی بچھو مجھکو
کم ہے جتنا کہ دبا لی ہی لحد تو مجھکو
بیقراری کا اثر یار کو بس میں لایا
ای ستمگر تری آنکھونسی ڈرا ہون ایسا
بوی گل سے بھی زیادہ مرا نازک ہی مزاج
بادشاہی سے گدائی در میخانہ کی

کھل گئے جو ہرا ئینہ نہ آئے تو مجھکو
سانپ بن بن کی ڈرانے لگے گیسو مجھکو
ہون وہ مجرم کہ دبائین ہی پہلو مجھکو
نہ کہ اپنی ہی نہ دلبر سے قابو مجھکو
کہ جھلا و انظر آتا ہے ہر آہو مجھکو
ای صیاد نہ کیہ تحت چھیڑ لی ہی تو مجھکو
جام جم کی ہے برابر مرا چلو مجھکو

[illegible]

سلطان سخن

[illegible]

117

رو دیا [illegible] یار دم [illegible] | چند گھڑی جو [illegible] مجھکو
کیا بلا ہجر کے غم [illegible] شکل [illegible] | [illegible] پریشانی [illegible] مجھکو
[illegible] | کیا دیا [illegible] مجھکو
جان کی صبر کا پیمانہ بھرا ہوتا ہے | بار آغاز سے [illegible] مجھکو
کیون مین لیتا [illegible] جو [illegible] | بیٹھے ہی کوٹ کے [illegible] مجھکو
ای جنون جوش [illegible] وحشت [illegible] | نہ [illegible] مجھکو
ای فلک ہوتی [illegible] | عوض [illegible] مجھکو
ہے تو [illegible] خلقت مین [illegible] | قد خم گشتہ بلا صورت [illegible] مجھکو
ای صدف تجھکو مبارک ہین گوہر [illegible] | ہین محبت حق کی دل تھوڑی [illegible] مجھکو
لی اوڑھی وحشت [illegible] چمن مین جا کر | نکہت گل سے جو یاد آئی تری مجھکو

کیون نہ ای نطق کرون رشک دو عیدین
چاند عیدین کے ہین یار کے ابرو مجھکو

چاہیئے آنکھ کو اب پھوٹ کر رو دی مجھکو | ہمہ تن داغ گل ہو گیا ہون [illegible] مجھکو
ٹھنڈی آہین نہ بھر کوئی نہ روئے مجھکو | آئینہ جاؤنگا نہ [illegible] بھگوئی مجھکو
میرے رونے سے ہی اوس پردہ نشین کو [illegible] | کہین [illegible] بخت ڈبوئے مجھکو
دم مرا تیری خموشی سے گھٹا جاتا ہے | [illegible] جلد [illegible] مجھکو
چند اشکو نکے یہ ہستی کہ بہا دین ناموس | [illegible] کا یہ طوفان کہ ڈبوئی مجھکو
خال رخسار بنا [illegible] سیہ بختی نے | ہون وہ دانہ نہ کوئی کہائی نہ بوئی مجھکو
[illegible] | ابر رحمت کو اشارہ ہو کرو [illegible] مجھکو

کیوں نہ رحم آئے محبت کا اثر جائے کہاں
آبروئے حسن کی ہوں نقش مجسم ہوں میں
سر مژگاں ہے ہر لخت جگر کی مراد
سبزۂ باغ ہوں خود ہو گی مرے نشو و نما

آپ ہی قتل کرے آپ ہی روئے مجھکو
ہے تمنا سب کوئی محبوب نہ کھوئے مجھکو
پھول ہو جاؤں وہ بالی میں پرو دے مجھکو
نہیں بو تا چمن آرا تو نہ بوئے مجھکو

پھول کی طرح ہنسی شگفتہ چراغ تربت
مر کے بھی جاؤں تو کوئی نطق نہ روئے مجھکو

دیکھو نہ اک صنم شوخ و شنگ کو
رووں جو یاد کرکے بت شوخ و شنگ کو
شاعر مثال جعد بت سبزہ رنگ کو
لونڈی بنا و دخت رز شوخ و شنگ کو
پر طائر حواس کی کاٹی جو چرخ نے
تجھسے کریں مقابلہ کیونکر بتان چین
اے جذب دل حنا کے سوا اک کاغذ گیا
صد آفرین کہی تری [illegible] کی زور پر
پردہ میں [illegible] کی صبح [illegible] اسکی کہات [illegible]
ہمنے جو لی اثر کئے نالے تو کیا ہوا
نازک مزاج ایسے مرے ڈر گیا وہ بت
آئے وہ دن کہ تیغ کو گردن گلے لگائے
کیوں گور پر کھڑا ہے عدو کوئی لے

شیشے سے بھی لطیف بنایا ہے سنگ کو
آنسو سلام آنکھ کا پہنچاتیں گنگ کو
جمنا سے غوطہ مار کے لائے نہنگ کو
رندو اٹھو چلو تو جہاد فرنگ کو
وہ سب عطا کئے مری جیب کے رنگ کو
اندھے نہیں ہیں دیکھتے ہیں چشم تنگ کو
لاؤ سکو چلنے دی نہ کسی عذر لنگ کو
گویا کرے خدا جو زبان خدنگ کو
ہنستا ہے کیا چراغ جلا کر پتنگ کو
کرتے ہیں لوگ یوں ہی تو خالی تفنگ کو
شیشے سے آج توڑ دیا میں نے سنگ کو
چوسیں دہان زخم زبان خدنگ کو
لتہ بت ہمارے چھاتی سے سنگ کو

[illegible]

ہولی پھر آئی ہاے رقیبوں میں کہیلکر
جوش جنون سے ہاتھ اوٹھایا ہی سوے جیب
مضمون باندہ کی رنگ وتصحیح کے
ہر بار پھول پھول کی منقار رہ گئے

وہ بت اوڑائیگا مرے چہرے کے رنگ کو
بس آج سی سلام ہے ناموس و ننگ کو
ملک سخن مین لائی ہین اہل فرنگ کو
بلبل اوڑا سکی نہ کبھی میرے ونگ کو

اوسکو سکوت ہوگا عجم قتل نطق سے
خاموش شمع ہوگی جلا کر پتنگ کو

علم جو قتل کو شمشیر جوہر یار کی ہو
چمن مین بحث جو رنگ رخ نگار کی ہو
وہ مستیان نہین کہتی ہی نرگس شہلا
عجیب لطف ہی زیور سے قد نازک کا
صبا جو چہیڑ رہی ہے چمن مین سنبل کو
نسیم سے ہی مکدر دماغ نازک یار
کسی مین اپنی تہا ہی نگاہ پھر سبب ٹھہراون
مین تیری آنکھہ کو طفلی سے سمجھتا تہا
صفای عارض گل او سکو آئینہ دکھلاے
ہمارے ہاتھ سراسر ہین یار گل خوردہ
وہ اور مجھسی کرین عہدہ آہ مین یہ سے تہے

ہزار کی ہو نہ گنتی نہ دس ہزار کی ہو
اوڑی یہ شرم سے رنگت ہوا بہار کی ہو
جو کچھہ ادا ہو تو اوس آنکھہ کے خمار کی ہو
نہ شاخ گل کو کوئی گلشن مین اوس بہار کی ہو
پہ ہم ورشک تجھی ہے نہ زلف یار کی ہو
شمیم گل نہ کہین ہم اثر غبار کی ہو
گلہ نہ ہر اشکایت روزگار کے ہو
قریب ہے کہ یہ آشوب روزگار کی ہو
صبا جو بات نہ اوس زلف مشکبار کی ہو
ترے گلی مین جو ڈالین بہار نار کی ہو
کہ رات پھر اسی تکلیف انتظار کی ہو

تم اوس گلی مین مجھکو اوسکو لطف یہ ہے
نگاہ یاس سہی جس امیدوار کی ہو

119

[illegible]

[illegible]

یا صبح ہی ہوت ہی شب غم اگر گھڑی نہ ہو
دورانی تیری شب غم کبھی نہ ہو
گھونٹی تھی جیسے چھپا کی گئین بچھا
کیا روئی یار کہ گل کی دیکھوں شب وصال
مجھ دل جلی کی خاک کو تا ان اے صبا نہ چھیڑ
شکلیں خاک ہو گئے تصویر یار سے
کیا شرم کی اوس آنکھ میں ہے گل وریا
اے چشم تر نہ جا بکا رونی سے سوز دل
مت لگی پائیں ساری اُڑیں تو بلبلو
ہم چل کھڑے ہو ملک الموت کو جو ساتھ
منظور دید میں نہیں شرکت کبھی نہیں
کیوں آئی گھر سے یاد عزیزان اگر نہ ہو
پچھیں تو بلبل تو ذرا دیکھ سنبھال کر
آزردہ دل ہیں دیکھو دین ہنسی ہر

جوہر کیا جو چاہوں میں تیرے نہ ہو
سو چاند ساتھ نکلیں تو کچھ روشنی نہ ہو
یہ بھی نصیب اپنی اونہیں گدگدی نہ ہو
ڈرہے کہیں سحر تہ چار رہیسی نہ ہو
چنگاری کوئی راکھ تہ تیچی دبی نہ ہو
کاغذ کے چاند سے تو کبھی روشنی نہ ہو
مجھکو بھی یہ گمان ہی ہو بھئی نہ ہو
پانی سے یہ لگی کہیں اپنی بجھے نہ ہو
دو باتیں میں جو عرض کروں ایک بھی نہ ہو
تنہا خیال اونہیں کا کہیں بھی نہ ہو
اے شکست تو ہم ہوں یا آرسی نہ ہو
غربت میں ساتھ کون دی جو بیکسی نہ ہو
بلبل شکستہ بال کہیں دیکھتی نہ ہو
کچھ اور دل لگی ہیں کہیں دل لگی نہ ہو

کرتی ہو نطق لوگو نکی ہر شب حرام نیند
فریاد کا تمہاری کوئی نالشی نہ ہو

دیکھتا ہوں ڈال لگی آئینے میں اوس تمثال کو
حسن بھونڈی ہی خود فروشی کی لیو لالا کو
میر کو سو نکی طلب سے قصد یہ ہی اشغال کو

کھدو دیکھو آسکے اسکندر ہری اقبال کو
شرم کو یہ کہ نہ دیکھی آئینہ تمثال کو
کات ڈالا مشتعب باب استغفال کو

[illegible]

ق

[illegible]

۱۲۱

[illegible] مضمون [illegible] قافیان [illegible]

در قافیہ میں

[illegible]

یار آتا ہے خدا جانے شبِ غم کس ہو
روح جاتی ہی بدن سے کئے استقبال کو

آستان یار پر ہونا جبیں سائی نصیب
خاک در تاج شرف بخشتی سر اقبال کو

تو کرے نا چیز کو بھی چیز اے نقطہ نواز
کر دیا زینت دہ روئے حسینان خال کو

ہوتی بندی کی طرح وارفتگی ہر سر قدم
دیکھتی چلتے اگر [illegible] اپنے چال کو

اے قناعت تو لیا جاتا ہو کیا حسن سلوک
دیکھ کر اٹھی گرد یا سیر [illegible] کو

[illegible]
[illegible]

شوق [illegible] عشق [illegible]
[illegible] پال کو

[illegible]
وقت [illegible] بال [illegible] کو

کیا [illegible] نسبت [illegible]
کیوں [illegible] آگیا سو جی [illegible] چال کو

دو قدم تکلیف کی تمکو اجازت دی ہو ناز
دیکھہ آ تو جا کی اپنی نطق خستہ حال کو

سہ [illegible] سودا ہے یار کرنیکو
دل ہی [illegible] پیار کرنے کو

غنچہ مجھ پر ہیں وار کرنے کو
آپ ہیں مار مار کرنے کو

اس طرح کیا حسین ہیں جیسے تم
کسکو ملتا ہے پیار کرنیکو

وصل کی [illegible]
دن پڑا ہے شمار کرنے کو

سونے دے اے دل آگ لگ جاتی ہی
رات بھر یار یار کرنے کو

لی چلی ہمکو دل کی بیتابی
کوئی جانان میں خوار کرنیکو

بد بلا ہی شب سیاہ فراق
عاقل آئی حصار کرنے کو

جلد جانے سے اور کیا مطلب
آئی تھی بیقرار کرنے کو

[illegible]

[illegible]

ابھی [illegible]

وہ جو ہم سے وعدہ ہای خلاف
ہم ہوئے انتظار کرنے کو

روبرو اوسکے رکھدیا کسنے
شمع کو شرمسار کرنے کو

دن ہی گننے کو ہجر مین گھڑیان
رات تارے شمار کرنے کو

ہم نہین کچھ بھی بے جگر کیا ہین
عاشقونمین شمار کرنے کو

نطق یار ونکی ہم نشینو جو سلوک
پھر نہ مجھے چاہیے یار کرنے کو

ناصحو اس عقل و دانائی کے ساتھ
تک رہے ہو مجھ سے سودائی کے ساتھ

رخصت ای ناموس ای ننگ العروج
عشق کا ہی لطف رسوائی کے ساتھ

مٹ گئے بس دیکھکر تیرا اسنا
بگڑی ہی ہم تیری خودآرائی کے ساتھ

ہے مصیبت ہر گھڑی کا انتظار
دل جدا ہی تو شکیبائی کے ساتھ

کیون حریف بادہ گو کے منہ لگون
بحث کیا بلبل کو غوغائی کے ساتھ

لاگ ہے تیری یہی دل کی لگاو
ہون جدا اس شوخ ہرجائی کے ساتھ

عشق مین لاتین ہی مجھپر بلا
فتنہ ہین آنکھین بھی بینائی کے ساتھ

ایک لشکر ہے ہجوم یاس سے
ای صنم تیرے تنہائی کے ساتھ

ہے بلای جان عالم ہر ادا
دم نکل جاتی ہین انگڑائی کے ساتھ

کون سی خوبی نہین اوسمین نطق
خوش ادائی بھی ہے رعنائی کے ساتھ

مست ہو جی بیخبر [illegible] ساتھ
ساغر چشم [illegible] پڑے ہین

ہم بھی [illegible] کے ساتھ
ہی جلوہ ہے کس کے نور ساتھ

وبال ہون

۱۲۳

درمیان … جب … ہم — … معشوق … ساتھ

کچھ ادا کی … ہے — … لوگ … ساتھ

… جو … چہا تا — … لگا … ساتھ

… بہری سے مجھے — … منظور ہے … ساتھ

… پنہ اسے تغافل کیشی — دیکھیے … ساتھ

… باقی ہے … — … ساتھ

عاشقانہ ہے میرا … زعفران
… کے ساتھ

… جان … بلبوس … — … کے ساتھ

ای … باغ آئی ہوا وصل … — … کے ساتھ

بعد فنا کسی سے تعلق نہین مجھے — … جان وصل کے ساتھ

… جھگڑا اوسنے یہ اپنا شب وصال — … کے ساتھ

دست جنونکو جاتی ہین ای عیش الوداع — … کے ساتھ

… جو … محبت میں ہے بجا — … کے ساتھ

وہ … نہال حسن کا یہ نخل باغ کا — … کے ساتھ

… قضا کسی یہ بکھیرے سینہ مین — … کفن کے ساتھ

… لگاون نہ وہ لا سکینگے تاب — … کے ساتھ

… عشق چکہائے ذرا مزہ — پہنچے … کے ساتھ

اب … پری بنے ہوئی جاتی ہین سیر کو — ای … کبھی ہو دیوانہ پن کے ساتھ

۱۲۴

آئی بہار وحشت دل ہو سکے اوڑی

[illegible] ضعف اب ہماری ہو [illegible] مشکل

کہتے ہیں جو [illegible] کے لئے تمہیں راہ میں

گل کو بھی تیرے ساتھ [illegible]

[illegible] رقیب ہو تو [illegible]

ہم بھی ہوا پر آگئے لیکے چمن کے ساتھ

گویا [illegible] جان کو تھا ربط تن کے ساتھ

عیار [illegible] باتیں [illegible] کے ساتھ

[illegible]

[illegible] چمن کے ساتھ

صد حیف [illegible] باتیں [illegible]

[illegible] نکلے وہ اس چہل [illegible]

[illegible] میں جو [illegible]

اوس جبین پر یوں شکن [illegible]

بازو و ہر بار [illegible]

دونوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ [illegible]

گل کی ہمراہ ہو کے جو گڑی کیا کیا [illegible]

جب بہار آئی ہے پیدا ہوئی ہیں آغ جنون

پیشا چلتا ہے ظالم نے نکالی ہے وہ چال

[illegible] عاشق سی [illegible] ہوتی ہیں [illegible]

[illegible]

دل میں [illegible] ہاتھ [illegible] گل کے ساتھ

[illegible] بھی [illegible] بیوں کے ساتھ

[illegible]

[illegible]

125

قیس کے ناحق سے ہمکو بحث فن عشق میں
نطق تم بھی گفتگو کرتے ہو کس [illegible] پاگل کے ساتھ

[illegible]

صحبت برآر مجھ کی کب پارسا سے ہو
دنیا نہو گی جمع کسی طرح دین کے ساتھ

تمکین بسکہ بیہدہ گردی سے فائدہ
ای چرخ بیٹھ رہ کہیں جا کر زمین کے ساتھ

یارو نسی کیا چھپائی ہوا ای نطق کھل گیا
چوری چھپی کا ربط وہ پردہ نشین کے ساتھ

[illegible]

[illegible] ہمیں جسن کا بوسہ دو [illegible]

پھر دل نہ ساتھ گیا میری چھتیاں میں ہے
نہ اس سے پہلے حسین ایسے بے مروت تھے
یہ زینت آنچلی کچھ زور دل کو بھاتی ہے
رقیب کو وہ لیے اپنے گھر میں سوتے ہیں
عبث ہیں آہ نصیحت [illegible] سے کہ ناصح
جواب چاک گریبان ہے دامن گل کا
وہ تاک جھانک کی عادت گئی نہ [illegible]
چمن میں اپنی رخ رنگیں کو جو [illegible]
نہ زینہار کہیں سے وہ بوسے لگا

عیاں ہو تو [illegible] ستوا میں ہے
وفا کا محو طا فقط [illegible] نہیں ہے
ہماری جان تمہاری گلی سے جا نہیں ہے
حرام نیند ہماں جو انتظار میں ہے
دل اپنے بس میں نہیں او کی چھتیاں میں ہے
بہار جامہ تری کی چھوٹ بہار میں ہے
طراوت بہشت کی کچھ آ ہری مزار میں ہے
وہ کیفیت [illegible] جو بہار میں ہے
جو کوئی یار سے [illegible] تمہارا مزار میں ہے

یہ کھوٹ دل میں ہماری طرح اپنی پلکو پھیر
نیا طلسم ہے یعنی شکوفہ خار میں ہے

دہن سخن ہے برا اچھا ہے گفتگو کیا ہے
جو منہ چھپا تو [illegible] نقش قدم
نہیں جو اس گل کو [illegible] خود بیٹھے
اگرچہ سوت زبانی میں [illegible] بدنام
حضور میں [illegible] عجیب تماشا ہے
وہ ایک نقل [illegible] کی ہو گئی آہ
حضور ہی کی [illegible]
نکل گئے غم و غصہ کہ [illegible] حسرت

پرای کمر تو نہ تھا [illegible] کیا ہے
تو کیوں چھپی [illegible] لگا تو کیا ہے
تو پھر چمن میں صبا وجہ آبجو کیا ہے
پراو [illegible] کے روبرو کیا ہے
کسی [illegible] تماشا [illegible] کیا ہے
ہمارے [illegible] آبرو کیا ہے
حضور [illegible] کیا ہے
کچھ او ذکر کر دل کی گفتگو کیا ہے

[illegible]

لڑے جو مجھ سے تو پوچھا آپ خوب کیا
پر اسکا تذکرہ بندی کی رو برو کیا ہے

نشان صبح محشر سے ہوا گریبان چاک
یہیں جانتا نہیں بخیہ کیا رفو کیا ہے

یہی کو زرد کیا آہ میں لگایا داغ
تمہارے سینہ نے بخدا انہیں رنگ بو کیا ہے

شہید وہ ہے جو مرکر دکھائے رنگ فنا
جو چھوٹ جاوے جیو انی سے تو لہو کیا ہے

نکلے بھی خم نہیں ہے مجھے جو ہر نصیب
کہے گا کیا مرے وقت کو تیری خو کیا ہے

وہی گلو جو ہوس میں گل گیا تھا مجھے
خلاف واقعہ تقریر رو برو کیا ہے

چراغ خانہ دل نور دیدہ عاشق
کہوں میں اسکے سوا کیا وہ شعر و کیا ہے

تمہارا رنگ اکت نہ چکے جسنے دے
تو لطف شکوہ بحث ہی تر اہو کیا ہے

یہی صفا ہے جو رخسار مہ لقا کے لیئے
جلے جو آئینے پھر چمن کی ہوا کے لیئے

خوشی سے دل عالم ہوں میں کہا کے لیئے
بزور تیغ لیئے ملک سب با کے لیئے

گناہ کی کمی ہے مری سزا کے لیئے
گرو شہید شہیدان کربلا کے لیئے

حرم کو کب میں چلا تھا سو دعا کے لیئے
جو بیتیان ہیں موجود دست و پا کے لیئے

شب وصال کا گریہ تھا بہر روز فراق
ہم ابتدا ہی سے فرقت کی تھی انتہا کے لیئے

وہ داب میں ہوں گر رنگ ہی میں گل ہوں
وفا ہے میرے لیئے میں بنا وفا کے لیئے

مو دو ب ایسے تھی صحرای نجد کے کانٹے
قدم ہر ایک نے قیس برہنہ پا کے لیئے

مری نجات کی باعث ہونگے ظلم ہوسے
بہانہ چاہیئے کچھ رحمت خدا کے لیئے

بلای او نہیں بی تا وہ بے تکلف ہوں
حریف نشے کو مہراثی حیا کے لیئے

نہ اسکے تپ نہیں گرمی آتش گل سے
چمن میں آتے جایا کرین حنا کے لیئے

نوشاہ حسن ہے گھر گھر نہ پھر برائے خدا — یہ کوچہ گرد یہاں مخصوص ہیں گدا کے لیے
لطیف طبع کو ہر انجمن میں یار ملے — کہ روک ٹوک نہیں ہی کہیں ہوا کے لیے
وہاں زخم ہی ہی یہ رعب قاتل ہے — زبان منہ میں نہیں عرض مدعا کے لیے
یہ خون دل کی جو قطرے جمے ہیں مژگان پر — یہ غنچے بنائے ہیں تکمے تری قبا کے لیے
ستم کا قصد جو ہے تیغ کا بوسہ لینے دو — کہ وہ خاص کوئی چاہیئے سزا کے لیے
ہمیشہ نکہت گل و قفس میں آتی ہے — یہ سیتی نہیں بندش [illegible] صبا کے لیے
لبان بتون ہی کی مجھکو [illegible] — حجاب [illegible] کے لیے
وہ بدنگاہ ہوئے [illegible] — [illegible] خدا [illegible] فقط [illegible] کے لیے
ادا و ناز تغافل ہی [illegible] — [illegible] کیا مری [illegible] بقا کے لیے
کبھی ہے قبر میں تجلی بڑی [illegible] — [illegible] نہیں [illegible] کے لیے
تلاش [illegible] میں وہ زار ہیں کہ جسم اپنا — [illegible] نقش پا کے لیے
برائے یار لکھوں نقش جب [illegible] اسکے بعد — [illegible] پہلے عمل اونکے اقربا کے لیے

پڑھی ہے نطق نے رنگین غزل جو گلشن میں
تو لب کھلے وہیں غنچوں کے مرحبا کے لیے

تری ستم میں [illegible] ادا [illegible] ہے — گرہ خود بخود مری دل سے دعا نکلتی ہے
تری گلی میں [illegible] لالہ رخان — ہزار کشمکش نے صبا نکلتے ہے
بہار کیا ہے نئی سیر کیا ہے گلشن میں — پھٹی پرانی گلون کی قبا نکلتی ہے
ملال لطف میں جانان کی جان جاتی ہے — خدا کا شکر ہے گھر سے بلا نکلتے ہے
جو وقت معرکہ مردانگی سے کھیت رہے — اونہیں کی خاک سے مردم گیا نکلتے ہے

[illegible]

فغان اپنی گئی سو قتل عالم جا بجا ہی — کہ تیرے سہمیں مین قاتل قضا نکلتی ہے
[illegible] تھا سمان [illegible] — اسی ہی خاک اوڑاتی صبا نکلتی ہے
وہ ہی قضا کی جگہ مجھ فقیر کا تکیہ — پھری کوئی نہ کوئی شکوا نکلتی ہے
نگاہ ڈوبتی دیکھیں جگہ مین تیری ہی — کہاں سے ہای کہاں دم مین جا نکلتے ہے
نشہ ارسان ہیچ تھین ہنگامہ گرم ساز وجود — مری بقا مین فنا کی ادا نکلتے ہے
یہ خم دل سی نکلنے کی راہ نکلے ہے — یہ آرزو ہے جو بنکر ہوا نکلتے ہے

وہ اور لوگ ہین ہی تعلق بد دعا والے
ہماری منہ سے تو شکوہ دعا نکلتے ہے

نکالیں تب بھی نہ اف منہ سے زبان اونکی — ستم شعار جو ہون صفت آسمان اونکے
ادھون نے جور کے عادت ہی چھوڑ دی افسوس — مری جو لینی لگی غم کے ناتوان اونکے
عدو کی جور ہین تجھپر او نہین ہے ایما سے — یہ سب کرشمے ہین ای جان ناتوان اونکی
عدو کے جان ہین وہ در پردہ ظلم کرتی ہین — مری ستانیکو ہوتی ہین امتحان اونکے
نگاہین ہوتی ہین عاشق کی دیکھے کیسے پار — بلا کی توڑ کی ہین تیر بیکمان اونکے
نہ ہو لیوں عشق سراغ اونکے کتون کو — یہ میر اگوشت تمہارا ہی استخوان اونکے
ہوئی یہ شکل تری غم مین گھلنے والونکی — نہ وہم کو بھی ہی جسم ناتوان اونکے
گیا ہین شکل کا مارا جدہر کو مر ہی گیا — نشان پا نظر آتی جہان تہان اونکے
در آئینہ جھلکی رگ رگ مین ہین تلخیان غم کے — مجال ہی کہ ہما کھا سکی استخوان اونکے
ابھی تو ہاتھ کی دیوار مین پہنچا ہون — نصیب جاگین جو سو جائین پاسبان اونکے
کہانی اپنی ہی در پردہ ہم سنائیں گے — کہین جو ہو گئی قسمت سے قصہ خوان اونکے

[illegible]

دوش ہو

[illegible]

ہیجان دیکھو

ہمسے پوچھے کیا کیا وہ ہین رقیبونکے
ہو الیقین ٹپکتی ہے پہول سی شبنم
سگ حبیب کی عوض کرینگی عاشق لوگ
یہ ہفت چرخ بلا کیا ہین اے ستمگر خلق
مجال کیا ہی گلی مین ٹہک سکین عاشق

جلیل ونکے شفیق اونکی مہربان اونکے
ہوئی جو گال غضب مین وہ قشقان اونکے
بچین گے غم کے جو کہانی سے استخوان اونکی
تجہے تو مان گئے ہین فرشتے خان اونکی
غضب کے باولی کتی ہین پاسبان اونکے

مسیح کا ہیکو جھگڑا اون لبونکو کہو
تڑپ تڑپ کی مری نطق ہیجان اونکے

مطلب کا سخن لب سے نکلنے نہین دیتے
کرتے ہین اوسی بات کی تعلیم وفا کی
ہم وصل کی شب جب کبھی آجاتی ہین ضد پہ
یہ شوق ہم آغوشی دلبر ہے شب وصل
ہر وقت ہی دل مین تری صورت کا تصور
ہر صبح پر آیندہ کو وعدہ ہی کرم کا
شوخی سے نکل جاتی ہین آغوش سی باہر
تاریک ہین ذرات اثر بخت سیہ سے
پہلو سے سرکنے نہین دیتی ہین عدو کو
سنتن لعل تو لیتے ہین جسینو نے مقرر

وہ دیگ تمنا کو اوبلنے نہین دیتے
تعویذ کو بھی ہم آنکھ بدلنے نہین دیتے
پہر اونکی نہین ایک کبھی چلنے نہین دیتے
کروٹ اوسے تا صبح بدلنے نہین دیتے
ہم آئینے سے عکس نکلنے نہین دیتے
دم گھوٹتے ہین جان نکلنے نہین دیتے
ارمان مری دل کا نکلنے نہین دیتے
ہم رنگ زمانے کو بدلنے نہین دیتے
پتہر مری چہاتی کا وہ ٹلنے نہین دیتے
پیزا نئی طبیعت کو بہلنے نہین دیتے

شامت یہ نصیبون ہی کی ہی نطق ہماری
بس ہجر کے دنکو بھی ڈہلنے نہین دیتے

اثر عشق کی ہیجان دیکھو

[illegible]

وحشت زنجیر آشنائی کھل گئے
سر سے لیکر تا بہ سینہ کھل گیا
ہاے اس الفت نے کی پردہ دری
دلکی چوری جسکا مشکل تھا سراغ
کیا کدورت دلمین رکھتی ہے ہم
زلف تک اوسکا ن جی ڑتی ہمین
تونے پایا ہے صنم یہ سینہ صاف

شیخ جی کی پارسائی کھل گئے
دست قاتل کی صفائی کھل گئے
ہمنے کتنی ہی چھپائی کھل گئی
آنکھ جب دے سے چورائی کھل گئی
ایک بدلی تھی کہ آئی کھل گئی
آہ کی ایدل رسائی کھل گئی
بات جو دلمین چھپائی کھل گئی

نطق سن لوگے جو وہ گلشن گیا
بلبلونکی خوش نوائی کھل گئے

پاس ناموس تھا جب ہوش بجا رکھتے تھے
دم رکا سا دگئی جو رجنان سے اپنا
دل بیتاب کا اب تو نہین او تنا ہی خیال
اپنی بیمار سے پرہیز تھا اونکو ورنہ
چاند گہنائی خط سے وہی گال ہین اب
چاند سا چہرہ حسینونکا تھا سادہ سادہ
بیکسی پاس سے اپنی وہ بتون کی بس مین
تھا او نہین شوق جفا تو کہ وبیگہ کی لیئے

دل بیتاب کو ہاتھونسے دبا رکھتے تھے
یاد وہ آئے جو انداز و ادا رکھتے تھے
اس سے پہلے وہ کبھی ہاتھ ذرا رکھتے تھے
خال لب مین اثر جب شفا رکھتے تھے
جو کبھی ماہ دو ہفتہ کی صفا رکھتے تھے
کیا تکلف تھا نہ جب جال و فا رکھتے تھے
تھی یہ حالت کہ کبھی تو نہ خدا رکھتے تھے
ناتوانی مین بھی ہم جون لگا رکھتے تھے

دل پہ داغ بجای پر طاؤس ای نطق
یار کی زخمی شمشیر ادا رکھتے تھے

١٣١

ہم کا پردہ

[illegible]

پھر حصول زر ہے تگ و دو مین کد مجھے
قسمت ملی ہے کچھ گل نرگس سی بد مجھے
روح القدس جو آ کے کہے مستند مجھے
ایسا صفائی دل نے کیا ہی حسد مجھے
پھر درس عشق اور نہ کوئی سبق لیا
دارا کا تخت ہے مجھے یہ بوریای فقیر
مین جانتا ہون عارض رنگین کو باغ حسن

جادہ نہین ہے ایک قدم کی بھی حد مجھے
جاتا ہون جسکے پاس وہ کرتا ہے رد مجھے
اے نطق تب بھی کام نہین نہ اہل حسد مجھے
یکسان ہے شکل آئینہ ہر نیک و بد مجھے
ابجد پڑھا پڑھا کی نکلے اب جد مجھے
تاج سکندری ہی کلاہ نمد مجھے
نقش و نگار ہین یہ تیرے خال و خد مجھے

دیوانہ نطق ہون ہے کفن بانٹنے کو دو
سر پھوڑنے کو چاہیئے خشت لحد مجھے

جوش شباب مین ہین یہ پیرو بھرے ہوئے
بادل اوٹھے ہین ساقی وہ کچھ بھرے ہوئے
آئی بہار آپ کے دیوانگان حشم
تعویذ اتنے باندھے ہین سب نے کہ آج کل
خالی ہو دل بلا سی مجھکو کس کا غم نہین
رکھتا ہے عاشقو نسے تو کیا وہ کمین کا غم نہین
ڈر سے تمہارے رو نہین سکتے ہین بزم مین
اعجاز عیسوی لب معجز نما مین ہے
جانین ہم آپ ہمسے وفا کیجیے اگر
دو چار دل دھرے ہین جو حلقے دیکھیے

ان پر بھرے ہوئے ہین سینے تو بازو بھرے ہوئے
لے چل خم شراب لب جو بھرے ہوئے
ہین خشتو نمین صورت آنسو بھرے ہوئے
او نسے زیادہ ہین مرے بازو بھرے ہوئے
ناحق ہین جی ہی جی مین یہ بد خو بھرے ہوئے
کانٹے ہین تیرے پیٹ مین گل رو بھرے ہوئے
بیٹھے ہین جب ہم آنکھ مین آنسو بھرے ہوئے
آنکھو نمین کانٹو ن کی ہین جادو بھرے ہوئے
دفتر ہین یون تو قصو نسے ہو ہو بھرے ہوئے
ہین آج کل حضور کے گیسو بھرے ہوئے

آج شہر زلفشان کی ذرا سیر دیکھنا — وہ جاتی ہین گھر ہین جگنو بھرے ہوئے
غنچے کی بند رہنے سی کھلتا ہی بس یہی — اوس نو بہار ناز کی ہی بو بھرے ہوئے
محفل اوداس ہے جو نہ آیا وہ مست ناز — گویا ہین چشم جام مین آنسو بھرے ہوئے

کیا ساتھ دی سکین گے مرے شہسوار کا
ای نطق ہین نسیم کے پا بو بھرے ہوئے

آب خنجر جو پیا نیند کی مستی آئی — منہ کھلا زخم کا گویا کہ جمہائی آئی
بوہی دلداری لائی ہی پیغام وصال — پھر صبا کیون تو یہان باد ہوائی آئی
تجھ سی ایدست دعا باب اجابت نہ کھلا — ہاتھ کب قفل در دیر کی کنجی آئے
آج اوس شوخ نے کیا بند قبا کھولے ہین — کیون نہ اوی باد صبا عطر مین ڈوبی آئی
آہ کی کس ہین سکت سانس ہے جب سینے مین — حلق تک لا کہ جگہ بیٹھتی اوٹھتی آئے
دل ہو سینے نہ پھر نکلا کبھی حور کی طرف — شیخ جی یہ طبیعت جدہر آئی آئے
یاد آیا ترا چھپ چھپ کے وہ آنا ایجان — غم کے ایام مین جب رات اندھیری آئے
جانی کس سے اوڑی رنگ اوڑی مسکا رنگ — دیکھیی سوا تمکو وہ کیا لانے ہوئی آئے

دہر دیا عشق کی بیگار مین قسمت نی اوسے
کوہکن چھوٹ گیا نطق کی باری آئے

ہم اونکی پاس سے کچ بخت سی لڑکی اوٹھی — اوٹھی بگڑ کے نگر ہاں دل بگڑ کے اوٹھے
مین رہ گیا ہون اگر کیھتی بھی آبیٹھے — تری دوکان سے پیر مغان بگڑ کے اوٹھے
الہو عشقت ہے ہین سر محفل — بگاڑ نہ جاتے ابھی منہ جو ہم بگڑ کے اوٹھے
بن ہی گی جو کہیں ہین پڑی خوشامد سے — چڑھے ہین پھر تو سر اونکی جو پاؤن پڑ کے اوٹھے

تا اور زیادہ

بنا گئے ہمین کہلا کی زلف سودائی	اوٹہی جو پاس سے زنجیر مین جاگڑ کے اوٹہے
چلے جب آپ سے وارفتہ آہ کے پہلے	وہ ناتوان بہت تہی عصا پکڑ کے اوٹہے
عیان ہے جنبش سر سے کہ ہم یہان سے گئے	مرے عدو جو مرے حق مین تسمی جڑ کے اوٹہے
جب اوسنی جا بجا بناوُن نشان تیر جفا	ہم آڑ اپنی وفا کی وہین پکڑ کے اوٹہے
ملے ہین مستو نکو جی سنبہالنے والے	اوٹہے جو نشے مین وحشت سبو پکڑ کے اوٹہی
تمہاری تیغ تغافل نے جنکو کشتہ کیا	پڑے سے رہے وہین لاشے نہ اونکی سڑ کے اوٹہی

بس فنا بہی اس قطع مین فلک سے دبا
بگولے بن مین مری خاک سے اکڑ کے اوٹہی

ربط آپسے بڑہا کے بے آبرو ہوئے	پہلے تہے آپ سے تم تم سے تو ہوئے
مینا گدا زبادۂ سر جوش عشق ہے	دیکہو گے تم رہے گا نہ دل بے لہو ہوئے
زخم جگر کو سوزن مژگان سی دیا	تار اوس نگاہ مہر کے تار رفو ہوئے
کیون جا کی پہر نہ آئی بے پاس ہمنشین	میرا وہ ہوش ہے کہ یار رنگ و بو ہوئے
منہ مجہ سی پہیر تا ہی یہ قاتل کو شک نہو	ہنگام ذبح اس سے نہ ہم قبلہ رو ہوئے
گہر بار چہوڑ چہاڑ کے نکلے تلاش کو	خانہ خراب تیرے لیئے کو بکو ہوئے
اپنا سا لیکے منہ ترے حیران رہ گئے	آئینے مہر و ماہ کے جب روبرو ہوئے
تہا در د سر کبہی تو کبہی نیند کا خمار	کیا کیا غضب وصال مین حیلہ جو ہوئے
وحشت بہار مین لیئے پہرتی ہی جا بجا	ہم آدمی نہ ٹہہرے کسی گل کی بو ہوئے
رونیکا اب نچوڑ ہے قصہ تمام ہے	ناصح کو مژدہ ہو جگر و دل لہو ہوئے
کیا کیا چڑہے ہوئی مری نشے اوتر گئے	جب اٹ اختلاط مین وہ تند خو ہوئے

منہ دیکھو نطق کا وہ بھلا منہ دکھائین گے
جو شرم سے نہ آئینے کے روبرو ہوئے

ہان ہی تقیب خیر منا اپنی جان کے
تو بہت ہے میرے بعد ترے امتحان کی

اپنونکی طعن غیر کی چشمک ہر آن کے
تیرے لیئے اوٹھائی ملامت جہان کے

رفعت مین کیا بیان کرون اوس مکان کی
چھت عرش کی ہے اور زمین آسمان کے

فریاد عندلیب بھٹکتی ہے باغ مین
راہ اے صبا بتا دی اوسی گل کی کان کے

پست و بلند دہر سے ایسا ہون خوش
پوچھو زمین کی تو کہون آسمان کے

شیشے سے بھی لطیف ہی اوس شوخ کا بدن
سرخی گلی سے ہوئی نکلتے ہی پان کے

آگے ہمارے آہ کے کچھ بھی نہین ہے برق
یعنی بلا ہے یہ تو تجلی ہے کان کے

مجھکو سکھے شیخ جی کو مجھے میکدے کے فکر
منظور ہر کسی کو ہے رونق دکان کے

ای ترک اوسکے پیاس سے خون سے بجھا
حالت ہے تیری تیغ مین سوکھی زبان کے

جسکو لبون تک آنے کی حسرت ہی رہ گئی
واحسرتا وہ آہ ہے مجھ ناتوان کے

پھر صاعقہ کہان جو گئی گرمی جمال
بجلی بنے گی آہ کی بجلی یہ کان کے

اوس جسم نازنین کی مین تعریف کیا کرون
دل کی گدازی اور لطافت ہی جان کے

ہمین نہو نزار تو واضح کرے عدو
جھکنے کو اوسکی جان لچک ہے کمان کے

کب ہوسکے گا عہدہ برآیہ نیاز مند
جب ناز ہر گھڑی کے ادا ہی ہر آن کے

ای نطق بن پڑے مژہ یار کے صفت
رکھلے خدا نے نوک ہماری زبان کے

دلکو شب فراق مین جب بیکلی ہوئے
تصویر یار سامنے آکر کھڑے ہوئے

ہے تیرگی سے یہ شب غم کی ڈرے ہوئے
آتی ہے نیند وصل میں بھی چونکتے ہوئے

کس کس مزے سے لطف کے پردے میں چال لے
موج تبسم آپکی اٹھی جہرے ہوئے

جب تک لشتہ تہا عشق میں ہر طرح رو رہا
جو بات ہمنے چاہی ہتوں سے وہی ہوئے

پہر گالیاں سناؤ کہ پہر بوسہ لے لیا
پہر دو وہی سزا کہ خطا پہر وہی ہوئے

نکلا جو خط دل اوس یم خوبی سے پہر گیا
کشتی سنبہالی خضر نے کیا ڈوبتی ہوئے

ای شمع اس جلانی کی ہوا جس میں فروغ
پروانوں کی بجہائی ہی کیسی لگی ہوئے

آگے تو ایک لطف تری تہی بلای دل
چوٹی بہی اب ہے جان کی پیچھے پڑی ہوئے

دیکھیے شب شرارت بیجا تو میری طرح
محفل ہے اونکی شمع بہی ڈہی جلے ہوئے

آواز دردناک تو ہے دل لگی نہیں
ہے عندلیب گل سے مقرر ہنسے ہوئے

ای نطق جو حریف سخن ہو بچہاڑ دون
نعرہ دون پر آج کل ہی طبیعت چڑہی ہوئے

اونکو مانع ہیں انکی گہر والے
روکتی ہیں مجہے ادہر والے

دوست ہیں کہیں جب اونکی سے
چاہیے ہوں ادہر اودہر والے

ہیں بہوں ہائے ان چور چور کرو
جاگ اوٹہیں گے یہ فتنے گہر والی

اوڑ چلی وسن پری سے دیوانے
جوش وحشت سے ہوکے پر والے

اونکے زندان وہ ہیں گہر یہ ہیں
آئیں پر کہیں فی انظر والے

کبہی غیر ونکی ہو کبہی میرے
نہیں کہلتا کہ ہو کدہر والے

اونکا شکوہ کروں تو کہتے ہیں آپ
حضرت دل ہے اودہر والے

بانی عشق حضرت دل ہیں
خیر سے آپ ہی ہیں شہر والے

[illegible]

گل ... [illegible] ... جب بلبل کی	... [illegible] ... زر واسطے
... [illegible] ... چھٹے ...	منتظر ہونگے ... [illegible] ... زر واسطے
... [illegible] ...	... [illegible] ... ہوں ... واسطے
... [illegible] ... جائیں ...	جاتی ہیں لگے ... [illegible] ... جگر واسطے

[illegible]

... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... جب ... آنکھیں
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... اٹھو ... پیالے
چاندنی کو ... [illegible] ... آئی ...
چمن ... [illegible] ... عاشق ...
یاروں کی ... [illegible] ... عارض کی بہار
ہوں محشر ... [illegible] ...
... [illegible] ... بال ...
... [illegible] ...

... [illegible] ... چاندنی ... [illegible] ...
... [illegible] ... وفاداروں کی
... [illegible] ... داروں کی
... [illegible] ... مرداروں کی
... [illegible] ... وفاداروں کی
جب ... [illegible] ... گلزاروں کی
بات ... [illegible] ... دیداروں کی
... [illegible] ... دیواروں کی
... [illegible] ... جاگی ... [illegible] ...
... [illegible] ... رخساروں کی
... [illegible] ...
... [illegible] ... گلزاروں کی
نازکی ... [illegible] ... برداشت ... [illegible] ...

۱۳۷

[illegible]

جاتی کیا مرے نگہ یاس کہ یہ چلتے ہیں
ای مسیحا ترے بیمار کی حالت ہے خراب

آتش رخ میں تری آنچ ہے انگارونکی
تو تو کیا موت بھی پرسان نہیں بیمارونکی

زرد لی ہیں کیا ای شفق ٹھہر سکتے ہیں
شیر کی گونج ہے للکار نہیں یارونکی

اوس معرکے میں جا کی قدم اپنی اکھڑ گئے
قامت سے سر کٹ گئے شمشاد کٹ گئے
وہ تیغ کھینچ کر جو ہوئے قتل اڑ گئے
ایسی سی اون کے تحسین شاعری کہا ہے یہ
ای ضعف لب زرد کہا چھوڑ دیے ہیں
داماں و جیب چیرہ گئی ستم جنونکی جب
اونکی ہنسی کے طرز اوڑانے کی مشق میں
کچہ مال مہر حشر نہ ٹھہرے گا دیکھنا
بس بس اس اختلاط سی چیرہ ہی ہی میں آپ
رتبہ ہمارا گھٹ گیا کبر و غرور سے
سودائی لف قید فا میں غضب ہوا
کیسا ملاپ تھا وہ لڑنے کو آئی تھے
بولے وہ ناز کی سی ضعیفونکو دیکھکر

ہیبت سے انقش پا کی جہان پانو اکھڑ گئے
پھولونکی رخ کی سامنے چہرے بگڑ گئے
چہرے کئی اوتر گئے نقشے بگڑ گئے
دو مصرعے ایک بیت کی آپس میں لڑ گئے
کہتے ہیں مجھسے ہار گئے ستم پچھڑ گئے
ہتھے گئی تھی عقل نے بخیے اودھیڑ گئے
غنچونکی منہ بناتے بناتے بگڑ گئے
سکے ہمارے داغ جنون کی جو پڑ گئے
جو کل فری سی بات میں مجھسے بگڑ گئے
خود چار شانہ چت گرے اتنے اکڑ گئے
زنجیر میں جو اور بھی مجھکو جکڑ گئے
ہیں ور خانہ جنگ کہ گہر چیرہ کی اڑ گئے
پائی نگہ میں کانٹے کئی ایک گڑ گئے

باغ جہاں میں خلق خموشی سے خوب ہے
غنچے جو ہنس کھلا کے ہنسے منہ بگڑ گئے

بخشے ہے نعمت اپنی سر خوان کو واسطے
لوہے کے ہین چنے لب و دندان کو واسطے

تعویذ نقش پای صنم آگیا ہے ہاتھ
تسکین اضطراب دل و جان کے واسطے

غربت مین آگیا جو وطن سی کسی کا خط
بہانا تہا وہ دل عزیزان کے واسطے

اے روز حشر لے نہ درازی مین لنبیان
ہین یہ تعلیان شب ہجران کے واسطے

پیدا ہوا ہون آج مین پتھر کا آدمی
آیا حریف سختی دوران کے واسطے

کیا نسبت اوسکی ہاتھ سی نگین ہو تو ہو
مری کہاتی پنجۂ مرجان کے واسطے

جی بھر کے خوب بخت کو سو لینے دیجیے
طول و درازی شب ہجران کے واسطے

رفتار تیری باد بہاری ہے ای چمن
تو خود بہار گلشن امکان کے واسطے

کشتہ جو آرزو کی ہوئی ہین تو داغ دل
لائی چراغ گنج شہیدان کے واسطے

حجت معلمونسی مجھے علم مین نہین
ہے بحث ایک طفل دبستان کے واسطے

اہل عدم نہ پوچھیے آنے کا کچھ سبب
آیا سراغ عمر گریزان کے واسطے

داغ جنون نے پہیل کے ڈہانکا تمام جسم
تیار کی قبا تن عریان کے واسطے

اہل نظر بچھاتے ہین آنکھین نیاز سے
جاروب ہے مژہ در جانان کے واسطے

کاسۂ سی نکلے سی اگر ہو تو کیون نہ ہو
نور قمر ہلال گریبان کے واسطے

آئینہ لیکے عارض رنگین کو دیکھیے
گھبرای نہ سیر گلستان کے واسطے

اگر چلا کہ ہجر مین مردہ سا ہون پڑا
ای جان جان بن تن بیجان کے واسطے

چین ابرو و نیز اوگلی کیون ہر گھڑی ہو وطن
بل ہین ضرور شاخ غزالان کے واسطے

کیا بی بقا ہین عیش جہان خراب کے
چلتے ہین اپنے دور مین ساغر حباب کے

۱۳۹

[illegible]

انسان ہے

اسے یار تیرے عارض رنگین کے ... [illegible]

ہم بھی پرست حالت ... [illegible]

اے ترک تیری لاکھون ... [illegible]

بیداد کبر ناز تغافل خود جفا

خال سیاہ صفحہ رخسار پہ نہین

کیا واعظوں کی بات سے تلخ زندگی

پہونچا جو اوس مسیح کی لب تک تو اوڑ گیا

رند و پیر ایک جام مین اسرار کھل گیا

درپیش ہے معاملہ قصاب کا ... [illegible]

پیری مین ہوون کونسی وقت ... [illegible]

معشوق سے وصال پھر اکثر نصیب تھا

دریا وہ بحر حسن چلا ہی برای ... [illegible]

[illegible] جانان کی ... [illegible]

... [illegible] کیا بات ہے

... [illegible]

بہن خیر سے شعر ... [illegible]

... کتاب حسن مین ... [illegible]

... [illegible]

جان ... [illegible]

... [illegible] کتاب ہے

... عاشق کی ... [illegible]

... [illegible]

... عاشق ... [illegible]

... [illegible] حباب کے

اے نطق ... [illegible]

پردہ اوٹھا تو ... [illegible]

یہ تھے وہی حیوان کے حیوان ہے

موسم گل مین چودہ چار ... [illegible]

اور ہر بات مین ہشیار جوانی مین ... [illegible]

بام پر سادہ کو دم ایک شب مین پہونچا

اپنی رو مین نہ رہی مجھکو نہ اونکی خبر

... [illegible] ہو گئی ... کے قربان رہے

مجنون تھا نہ زندان تو نہ سنسان رہے

... دم مین ترے آ جا نیکو نادان رہے

... [illegible] کرتے ہی وہ ویران رہے

مجنون تہکے خدا جانے کہان ہان ہے

۱۴۱

[illegible]

رات کتنی ہوئی ہے پوچھو کہ کتنی بیچ گئے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا جوانی کی بہار ہی تیری تصویر میں ہے
رات جاگی ہو کہاں کسکی جگائی آنکھ ہے
اشرف عشق بلا ہے کہ مری مرگ ہے وہ

بیٹھکے پوچھو کہ کتنی تیری جان ہے
بنیاد ہی سے خدا جانے کہ یہ مکان ہے
نہ تو دامن ہی ہے اب نہ گریبان ہے
آیا بیست وہ مجھے جان کی انجان ہے
جیسے ہی شعلہ مزاجو نکا ذرا دھیان ہے
حسن کے گنج کے دو سانپ نگہبان ہے
چاہتے ہیں کسی جی کا نہ احسان ہے
سچ ہی جس گھر میں ہوا سیب وہ ویران ہے
آج نقاش ازل دیکھی تو حیران ہے
کیوں یہ انگڑائیاں ہیں کسکی گھر ایجان ہے
زلف سان چند دلوں خود بھی پریشان ہے

دم میں وہ آگئی ہیں رات ہی تنہائی ہے
نطق کا ان سچ نہ دل کا کوئی ارمان ہے

پھر بیاد وہ بھی ہیں مگر آہ رسا سے
ہیں ایک ہی تھہ پھیری کی سر کا پچھلے
شربت بھی پلائی وہ وہم نہ آئی
سمجھے وہی لوگ ہیں جو کہ حقیقت
پھیری نہیں ہوتی مجسم دلداری مجھکو
کیا شان الٰہی ہے کہ بندے سے دبا ہے

ایسے وہ لڑکا ہیں کہ لڑتے ہیں ہوا سے
ہشیار ہیں آپ ذرا دوز و جفا سے
پیاسی ہی گئی شربت دیدار کے پیاسے
بے پوچھے نہ کہئے یہ مرا اپنے قضا سے
نیت نہیں بھرتی ہے مزیدار غذا سے
وہ بت کہ جو ڈرتا ہے نہ تھا تھر خدا سے

۱۴۲

بھوکے ہین مگر بوسۂ رخسار کے بھوکے
پیاسے ہین مگر شربت دیدار کے پیاسے

بھولے وہ دم تذکرۂ رحلت عشاق
بدنام کیا مجھکو مرے اپنے قضا سے

بیمار محبت ہون مرا نام جو آجای
پرہیز اثر کو ہو دعا اور دوا سے

غصے مین وہ کچھ کہکے لبون سے مجھے ناحق
کڑوی ہون تو لین زہر کا کام آب بقا سے

میرے دل و جان کیلیے آفت ہو بلا ہو
غمزے سے اشارے سی کرشمے سی ادا سے

تم یار کی بو جذب محبت سے نہ کھینچو
کیون مانگتی ہو بھیک سے ای نطق صبا سے

جب سن لیا نکلی گی سواری نہ دہر سے
ہم مثل غبار اوٹھکے چلے راہ گزر سے

تیغ نگہ مست نے مجروح کیا ہے
خمیازہ ہے پیدا دہن زخم جگر سے

دیوار و در و بام سے برسے گی اوداسی
رونق کی طرح جاؤگی جب تم مرے گھر سے

معلوم ہی یاران جلیسی قدم رنجہ کیا ہی
کچھ آئی ہین صاحب کشش دل کی اثر سے

عاشق ہو نہین آئیگا مجھے رشک مقرر
گو آئینہ دیکھو نہ نہین او نظر سے

رسوا ہوئے ہم عشق مین وسفے کی بدولت
آنسو کیطرح گر گئے عالم کی نظر سے

بدطینتی سنگ دلان جا نہین سکتی
ہو زنگ کبھی دور نہ لوہی کی جگر سے

یہ رشک محبت ہی کہ ہنگام تماشا
دل آنکھ سے اور آنکھ بگڑتی ہی نظر سے

کچھ نام و نشان خط کا نہین وہی صنم پر
مصحف یہ معرا ہی ابھی زیر و زبر سے

کچھ بھی نہ کھلا وصل کو مانا کہ نہ مانا
یون مجھکو جواب اوسنی دیا جنبش سر سے

کچھ نام سے نظارے کی اوس شوخ کو صدمے
آئینہ بھی سو بار نکالا گیا گھر سے

تخفیف ہوئی شدت سوز تب غم مین
ٹھنڈک سی لو کچھ پڑ گئی کانو سے

اب نطق پر الشوخ عنایت ہے مناسب
بیچارہ کہاں تک تری دیدار کو ترسے

کوئی نہ چلی چال بت رشک قمر سے
اپنا وہ ہوا زور سے زاری نہ زر سے

کی دست درازی جو شب ہجر جنون نے
دامن کا ملا چاک گریبان سحر سے

پورے نہ دئیے دام غرض مند جو پایا
دل کی وہ خریدار ہوے نیم نظر سے

ہمراہ کئی عاشق تازہ بھی ہین اونکے
سوغات وہ میرے لیئے لائی یہ سفر سے

گلشن مین کرو سیر سے قمری کو کشیدہ
بلبل کو جو تم چاہو لڑا دو گل تر سے

دل سے یہ حسینان پریزاد کا غم جای
نکلے کہین آسیب الٰہی مرے گھر سے

آتی ہے جو یاد آب دم تیغ کے لذت
کیا لال ٹپکتی ہے لب زخم جگر سے

ٹپکے کے اگر ہیچ مری ہاتھو نکو آتے
لپٹے ہوئی ہوتی کسی کافر کے کمر سے

قاتل کو ہوای نطق عبث خوف قیامت
فریاد نہ نکلی گے لب زخم جگر سے

ہوئین نالہ کشین میری فریاد کی
ستون نے بہت داد بیداد کے

عبث در پہ اوس بت کی فریاد کی
یہان کون سنتا ہے ناشاد کے

دیا ہے جو یارب بت سنگدل
تو چھاتی بھی دی مجھکو فولاد کے

نہین ہوش بستو نمین ای شیخ جی
کرے کون تعمیل ارشاد کے

تب غم سے ہین شمع سان جل بجھا
نہ مہلت ملی آہ فریاد کے

سنبھالا الٰہی شب ہجر مین صبر نے
کڑی وقت پر میری امداد کے

چہرہ پرا بدن اوس سہی قد کا ہے
کوئی شاخ نازک سی شمشاد کے

وہ نغمے کی لیتے ہیں ایدل سنبھل — ہوئی ابتدا آج بیداد کے
کرے جب چوٹ ظلم بستان کی سی — کہاں ایسی چھاتی ہے فولاد کے
میں سہتا گیا بوجھہ پڑہتا گیا — کیا ناز بعد اوسکے بیداد کے

جسے شعر کہنا نہ آتا ہو نسق
اوسیکو تھا ہو اولاد کے

یہانتک سینہ کوبی کی کہ ٹوٹی ہاتھ ماتم کے — یہ شوق عمل خراشی کی کہ ناخن گھس گئے غم کے
پڑے ہیں پیچ سینا ای بت [illegible] — تری فرقت میں مارے رنج کی [illegible]
بلا ہی جان بت مرغولہ موکا ہو گیا سودا — پڑی گردن میں پھانسی [illegible]
پتا اوسکا نہ مصحف میں نشان اوسکا نہ [illegible] — دہان یار کے جویا ہیں جو یا اسم اعظم کے
مری آنسو ابھی چھپ جاتی ہیں وہ جلوہ فرما [illegible] — جہاں خورشید چمکا قطرے اوڑ جاتی ہیں شبنم کے
صبا سچ سچ بتا تجھکو قسم ہے اپنے پہولوں کی — یہ بلبل رات کو روئی ہے یا قطرے ہیں شبنم کے
تری زلفوں کا سودا ہے سر پر [illegible] — پڑی ہے سر کے گلے حلقے تری گیسوی پر خم کے
شب تاریک ہجر میں تاری [illegible] ہیں — چمکتا ہے یہ عالم جسطرح جگنو کوئی چمکے

جلایا ہی مجھکو ای نسق ایسا شعلہ دیکر
مری نظروں میں گلال آنکھیں ہیں انگارے جہنم کے

قسمت نے کیا کام مرا اوسکے حوالے — بس وعدہ فردا ہی ملیں جا حشر ہو یا کے
کیا روٹھہ کے اوس بت کو پشیمان ہوئے ہیں — کچھ ہیں بھی کہتے ہیں وہ اب مجھکو ٹالے
وہ دم بلبل قیسوں کی شد آتا تھا نہ آئے — [illegible] آپکا اتنا تو رہے خوب سنبھالے
جیسا شمع ہے گل پاس [illegible] — تا حسن جوانی ہیں یہ سب چاہنے والے

آنکھ اودہی نہ برق جبل طور سے چمکے	جو لوگ ہین ای شوخ تری دیکھنے والے
صاحب بہت اچھے ہین مرا مین نہین کہتا	پیدا کیے بندی کا خدا کام نہ ڈالے
ہر وقت تصور ہے کسی گل کی جو قد کا	یہ دیدۂ تر ہین مرے شمشاد کو تہالے
یہ بت وہ بلا ہین جو بگڑ بیٹھے کہیں دن	کر دینگے برہمن کو قصائی کے حوالے

جز نطق کسیکو بھی وفادار نہ پایا
سب گنتی کنانے کو ہین یہ چاہنے والے

مجھکو نہ کرے رشک کے لیے حوالے	اوس غیرت گل سے کہو بلبل تو نہ پالے
ساتھ مین ہے بادۂ گلرنگ لہو ہو	قسمت ہی مری تاک مین انگور ہون چھالے
صاحب ہین حسین حسن مین سب آپکی بندے	حلقے ہین غلامی کی نہین کان مین بالے
اے بت یہ تری ناشنوائی نہین اچھی	جائینگے خدا تک کہین فریاد کو نالے
بوسے نمکین رخ کی طرح دیجیے لب سے	شیشے کے بھی کہلوائی دو چار نوالے
بت ظلم بہت کرنے لگے مجھکو یہ ڈر ہے	کعبے کی طرح ڈہ دیے سے جائین نہ ٹالے
وحشت مین میری ساتھ کبھی چیخ جو ہرا	تارے یہ نہین پڑ گئے ہین پاؤن مین چھالے

ای نطق مضامین کیے اشعار مین پیدا
کہو دین جو زمینین تو بہت گنج نکالے

کیا چاشنی ہے لعل شکر بار کے لیے	بوسے مین تازہ لطف ہی ہر بار کے لیے
اے غیرت بہار ترے رخ کے روبرو	جو پھول ہے وہ داغ ہی گلزار کے لیے
شکر سوال بوسہ وہ ایسے ہین ہم سے بیخود	ڈھونڈھے کوئی تو منھ نہین اقرار کے لیے
یوسف کو نسبت اوس بت پردہ نشین کیا	انمول جنس ہے نہین بازار کے لیے

واانکھون نے کیا ہون مین شوخی نگوان — آئی بہار نکی ہر سو خار کے لیے

آنکھون کو بند کرتی ہے شوخی ہے حسن — بے پردگی ہے پردہ مرے یار کے لیے

آنکھیں نہیں ہیں یہ مشتاق لالی ہین — خالی دو جام شربت دیدار کے لیے

تکرار او باتون کی چھوڑ و تعب ال — بوسہ مرے کی چیز ہے تکرار کے لیے

خستہ کو پھر بوسہ شیرین کیا پسند — تجویز کوہکن ہوا بیگار کے لیے

کمرے کو تیرے حیرت مشتاق نے سجا — تصویرین گئی در و دیوار کے لیے

مجھ مین ہاں ہی کیا جو مجھے تو کھائیگی — دو چار ہڈیان ہین سگ یار کے لیے

اللہ کی پناہ شرارت سے حسن کے — پھونکا ہے طور گرمی بازار کے لیے

اس سے اوٹھا جو غم مین تو او سپر ٹیک دیا — سر ہے ہمارا زانو و دیوار کے لیے

حنا کہ درد سر ہو کم او تنا ہی خوب ہے — سر ہی نہ کیسی شملہ و دستار کے لیے

ای نطق درد دل کا ہی شاہد مرا کلام
ہے آہ کا اثر مرے اشعار کے لیے

غیر کے ساتھ مرے جان یہ خلوت کیسی — یہ بھی معلوم ہی کچھ اوسکی ہی نیت کیسے

کیا وہ بیٹھی ہی ہٹتے یوہین اب غیر کے پاس — تیری تاثیر ہے اسے جذب محبت کیسی

غم سے جب زرد ہوا ہین تو وہ فرماتی ہین — چشم بد دور ہے نکھری ہوئی رنگت کیسے

بد دماغی خفگی شرم وحیا ناز و ادا — جب یہ مجمع ہے مری جان تو خلوت کیسے

آگیا آنکھوں میں دم یار نہ آیا دیکھو — ہم لیے جاتے ہین دیدار کی حسرت کیسے

یہ بڑا ضعف کہ ہے سانس سے لینی دشوار — کیسے ہلنے کی سکت اوٹھنے کی طاقت کیسے

مجھ سے دو بات کو ہین آپ عدیم الفرصت — غیر سے ملنے کو مل جاتی ہی فرصت کیسے

[illegible]

جان ہے

[illegible]

کیا کبھی مہر نے دیکھا نہیں شبنم کا سلوک
بوسۂ خال کا بیطرح پڑا ہے لپکا

شیخ جی جذبۂ حق بس ہے ریاضت کیجے
ہو گئی ہے ہمیں ہیون کی عادت کیسے

نطق جسکے ہیں غم ہجر سے مرے بجا
اوسنے اتنا ہی پوچھا ہے طبیعت کیسے

اوس ترک پر جفا سے خدا کی پناہ ہے
مذہب میں جسکے قتل نکرنا گناہ ہے

منزل کا اشتیاق برنگ نگاہ ہے
اوٹھا اور ہر قدم کہ او وہر قطع راہ ہے

وہ چوری چوری دیکھتی ہیں بزم میں جدہر
چوری چھپی کسی سے اور ہر رسم و راہ ہے

کی بحث رنگ قطرۂ خونیں سرشک سے
ہو وجہ کھینچو نکا نہیں منہ سیاہ ہے

ذوق جمال و نغمہ و بادہ جسے نہو
انسان ہی نہیں ہے وہ مردم گیاہ ہے

کیسا جفا میں نام نکالا ہے آپ نے
اچھی حضور چار طرف واہ واہ ہے

مضمون عشق کاتے لکھا سطر زخم میں
محضر پہ دل جو داغ ہے مہر گواہ ہے

چلیے برات دیکھیے میدان حشر میں
ہے آج لیلی مجنوں کا بیاہ ہے

بوسہ لیا ہے دیکھیے کیسے حسین کا
حسن عمل بھی طاعت ہے یہ گناہ ہے

صد حیف تلخ ہو گئی اے نطق زندگی
سمجھے تھے کوئی چیز مزیدار چاہ ہے

قاتل مرا وہی صنم کج کلاہ ہے
شاہد اوسکے غمزہ سے عشوہ گواہ ہے

ڈہاتی ہیں قہر لطف سے لوگوں کی جان پر
بیٹھے چھری حضور کے میٹھی نگاہ ہے

نکلی جو آنکھ سے تو مژہ بن کی رہ گئے
کیا ناتوان آہ ہماری نگاہ ہے

یا تو ہمیں مزہ کہ ہیں تسنیم کان کو
وہ رخ شگفتہ یہ کہ بہشت نگاہ ہے

147

قضا کا ہو بیان لائی کہاں سے
بہار آئی ہے [illegible]
اجازت لیجیے پیر مغان سے
[illegible]
برائی نام کیا حاصل نشان سے

ق

[illegible]

جانی

[illegible]

ملتے ہیں کیوں ہم ایسے ستمگر سے کیا بتاؤں
جب تک ہے حسن چاہنے والے ہیں بلہوس
دامن اوٹھا کے چل نہ مجھے آتا ہے تیرے پیار
تو پادشاہ کشور خوبی ہے اے صنم

پاس وفا ہے بات کی پیچ سے نباہ ہے
بھولو نہ عندلیب کو دو دن کی چاہ ہے
کیا جانے کون کون ترا خاک راہ ہے
ناز و ادا و غمزہ و عشوہ سپاہ ہے

اسکا علاج کیا ہے کہ اونکو ہے شوق قتل
مانا یہ ہمنے خلق کہ تو بیگناہ ہے

شاکی ہے کمر زلف سے جانی مرے دل کی
قصہ ہے مصیبت کا کہانی مرے دل کی
تسکین بہت سہل ہے جانی مرے دل کی
بس آگ میں اوپر آگ لگانا نہیں آیا
اللہ نگہبان مجھے بھول نہ جانا
سن سن کی وہ بیدرد بھی فرقت میں ہنسے
بیتی ہوئی جسکے ہے وہی خوب کہیگا
شمعو نے کہو رو میں گھڑی ہو کی سبر زم
ارمان مرے جی کا کبھے ایک نہ نکلا
جب سے زنت عشق میں سرگرم بیان ہو
تا ان دیکھہ کوئی قطرۂ خون جم نہ رہا ہو

ہے بار نزاکت سے گرانی مرے دل کی
یہ بات کبھی تمنے تو جانی مرے دل کے
سن لو کبھی فرصت میں کہانی مرے دل کی
لیکن نہ لگی آگ بجھانی مرے دل سے
تو تجھ سے لیے یاد نشانی مرے دل کے
تھی زور رنج اندوہ کہانی مرے دل کے
سن میری زبانی تو کہانی مرے دل کے
پروانے کریں مرثیہ خوانی مرے دل کی
تو نے تو کوئی بات نہ مانی مرے دل کے
تب دیکھی کوئی شعلہ فشانی مرے دل کے
پلکو نہیں ہے اے غم ہو نشانی مرے دل کے

عاشق سے مراد شعرا خلق میں ہی ہوں
ہیں درد بھری شعر کہانی مرے دل کے

حال دل جو نہیں سنتے ہیں تو شکوا کیا ہے
کل جو سنو نکالی ہی شیوہ سے شکوا کیا ہے
آنکھ حسد سے لگی او بت ظالم تجھ سے
فسخ کر دون ابھی وہ بت جو بلالی گھر مین
کوئی خود رفتگی شوق سے اتنا پوچھے
عشق بازی ہی لڑکپن سے ہی اپنی بازی
دوسری مرتبہ پھر ناز وادا سے دیکھو
غیر کو بوسہ دیا اور وہ مجھ سے بولے
آپ کا عاشق شیدا وہ تڑپتا ہی پڑا
تم کو غیر سے ہین کون سخن کہنے والا
ان کو تمہید خوشی کی ہی ہنسی کے تقریب
سیکھ لی ہونگی مری یار سے باتین دو چار
مجھ سی عاشق کا گلا ریت رہا ہے ظالم
بلہوس جس کے لیے بیٹھے ہین منہ کھولی ہوئی
جنکے پیر ایک نہ مانے کو او نہون نی ڈھونڈا

ابھی کمسن ہین وہ کیا جانین تمنا کیا ہے
ناز بیجا جو وہ کرتے ہین تو بیجا کیا ہے
ہم نہین جانتے ہین ان کا سونا کیا ہے
اے برہمن میر اکعبے کا ارادا کیا ہے
کھوئے دیتی ہی جو مجھکو تجھے ملتا کیا ہے
اور سمجھے نہ کبھی کھیل تماشا کیا ہے
خونبہا در شہیدان نگہ کا کیا ہے
آپ ہی کہیئے مروت کا تقاضا کیا ہے
آئیے دیکھنے چلیئے کہ تماشا کیا ہے
خود ہی سن لین گی وہ اس بات کا چرچا کیا ہے
یہ ارنج ہے کیا یہ مرا رونا کیا ہے
جسکا آوازہ ہی اتنا وہ مسیحا کیا ہے
سخت نادان ہی حیران ہون کرتا کیا ہے
بوسہ اس لب کا ہے یا منہ کا نوالا کیا ہے
شیخصاحب نے سوا اس کے جھوڑا کیا ہے

جادۂ راہ وفا ہو دم خنجر تو چلون
نطق کیا چیز ہین کانٹے مجھے کھٹکا کیا ہی

جائی وہ گل جو سیر کو گلشن مہک پڑے
دل بھر گیا جو در سے آنسو ٹپک پڑے

بلبل جو دیکھ لے رخ رنگین چہک پڑے
جسطرح جام ہو کی لبالب چھلک پڑے

پیمان سہت دلونکو اوسکی ہنر الگے
مجروح ہمکو تیغ تبسم تو کر چلے ✤ ✤
رخسار یار دیکھئے جوش شباب مین
آتی ہی اونکے آگئی گلزار مین بہار
مجھے حلاوت لب شیرین اگر سنے
تا بے رخ صنم سے ہوا کار آفتاب
تشنہ تمہین تم نہین ہی ہی پر اشتیاق
پیوند ہو زمین کا تو خاک مین ملے
باز و کہین کہلے کہ پردہ شمع کا

گیسو پریشان دست شکستہ لٹک پڑے
ہنس دو تو بیچ کے زخم جگر مین نمک پڑے
ہے عنبریت کہ لطافت ٹپک پڑے
غنچے چٹک پڑے سمن و گل مہک پڑے
بے شبہ رال پیر کے منہ سے ٹپک پڑے
میوے رسیدہ ہو کے چمن مین ٹپک پڑے
ٹھوکر لگائی یار نے تو پھر سسک پڑے
تجھ پر بال خون غریبان فلک پڑے
شانے سے کاش اونکا دوپٹہ ڈھلک پڑے

لب خشک چہرہ زرد ہے جب سن ہین پہ طلق
آثار عشق سب ہین کہان تک نہ شک پڑے

کیون آہ ہی اثر کو تماشا کرے کوئے
کہتے ہین وہ جفا کا جو شکوا کرے کوئی
ہین جو اس نہج سے اونکو شوق ہے
بوسی کا وعدہ کیا ہی وفا کی امید کیا
وفا ہی پال سنبھل نہین سکتا کسی سے آپ
گو مرغ خوشنوا نہین اس کام کا تو ہون
اس ضعف مین بھی نالی کرون کم سے کم ہزار
تاثیر سوز دل ہی بگرمی زیادہ ہو

وہ دیکھین اور آ رہے چھوڑ آگ کوئی
میری تو خو یہی ہے نہ چاہا کرے کوئی
روٹھا کرو منین اور منایا کرے کوئے
بس اتنی بات ہی کہ تقاضا کرے کوئے
اونکا دماغ اور اوٹھایا کرے کوئے
سہ پر اپنے دار کے چھوا کرے کوئے
لیکن اثر کا مجھ سے اجارا کرے کوئے
بند نقاب کاش یونہین وا کرے کوئے

۱۵۱

اچھا اگر کسیکو دماغ فغان نہین
ہم بھی بہار لیکے بگڑ کر جنون مین
کھینچین ہم انتظار وہ جائین عدو کے گھر

ہمسے سنے نہ ہمکو سنایا کرے کوئے
مین ہی بنا ہون وہ کہ تماشا کرے کوئی
ہوئین کسلیے آنکھین نظارا کرے کوئے

اپنی نطق ہان نہ کسیکو غرض سہی اور ہی
چڑتی ہین چھیڑنے سے کہ چھیڑا کری کوئی

مانا تری خوشی ہے کہ رویا کرے کوئے
کہتے ہین وہ بگڑکے جو نالا کرے کوئے
ناحق ہی پہر تو فکر تغافل ہی جب ہوا
انداز یہ جنون مین وحشت مین شکل یہ
دیدار بھی ہی مغتنم اے آرزوی وصل
اونکو بہے نہ ہوگی محبت سے مس کبھی
پردے مین شرم کے وہ بہت بیحجاب ہین
اعجاز عیسوی کو مرونگا لگاکے داغ
دلکانہ وصل مین بھی گیا ہائے اضطراب

پر دل مین جب جنون ہی کیا کری کوئی
سمجھینگے ہم بھی نہین رسوا کری کوئی
یعنی سنیگا کون جو شکوا کرے کوئے
پہر جانتے ہین ہمکو ہی چاہا کرے کوئے
ہان بدگمان ہوگی نہ پروا کرے کوئے
اپنی طرف سے چاہے نباہا کرے کوئے
اسکا مزہ پڑا ہے کہ چھیڑا کرے کوئے
اچھا نہین سنی مداوا کرے کوئے
اللہ کیا کرے کوئی کیسا کرے کوئے

سو بو بھی نطق لیجئے پر دل نہ دیجئے
اسمین بھی ہے مزہ جو تقاضا کری کوئے

قاتل کو رحم آیا تو اوٹھہ گیا ہا ہے
رونا یہ ہے کہ اب دل وہ پھری ہوئے ہین
وہ مجھکو گھر بلائین جاؤن تو بہون جائین

مین اوسکو دیکھتا ہون وہ مجھکو دیکھتا ہے
طوفان بے تمیزی ہے عشق شبہ کیا ہے
اونکا قصور کیا ہے تقدیر نارسا ہے

پروا نہیں ہے اونکو خواہش نہیں ہمین بھی
خوش ہون نہیں جو میرا دشمن کا بھی
اچھا ہے ہین آنا کینہ نہ مہر [illegible]
آشنا غرور و نخوت کیون حسن پر بھی ہے
کیا بات اون لبونکی شیرین [illegible]
ہم شکوہ تغافل اونسے کہین تو کیون
میری جو نعش دیکھی بولے یہ ہوا اسکا

آنکھ انکی پھر گئی ہے دل اپنا پھر گیا ہے
کان [illegible] ہوا دای ان وہ شوخ بیوفا ہے
[illegible] کیسے بھی نہیں تو کیا ہے
نادان ہو تو تجھے کچھ بڑھ کی بیوفا ہے
بوسہ لبونکا اونکی گالی مین بھی مزا ہے
اسکا جواب کیا ہے جب وہ کہین حیا ہے
کمبخت مرتے مرتے بدنام کر گیا ہے

کیون ہاتھ نکلے سے اتنا تو آپ سمجھین
رسوائی ہو وہ رسوا کسکے لئے ہوا ہے

آپ کی کج ادائیاں [illegible] ہے
ظلم جو کچھ کیا اوسکا عجب تماشا ہے
عین ان اشتیاق و عمر اور لبونکو [illegible] مین
ایسا [illegible] اوسکا تو قتل ہو گیا
یار کی خو تو [illegible] رشک اگر [illegible]
کون [illegible] تماشا کون لے وہ دل وہ داغ
عیش وصال [illegible] نازنین
ہجر فراق [illegible] طرفہ [illegible]
واہ تلون مزاج تھا تو گمان کچھ اور ہی
ایک ادای حسن ہے جسکے یہ دو کرشمے ہین

ہم نے خبر سنی ہے [illegible] وصل مین بھی اب ہے
منہ نہ چھپاؤ شرم سے یہ بھی نہین ادب ہے
تو بھی ترا جلیس غیر اور [illegible] سب ہے
[illegible] تجھے مان یہ [illegible] تو اب ہے
ہم او [illegible] غیر بھی کامیاب ہے
پیر مین ہوئی جوان [illegible] شباب ہے
انکو [illegible] تو ایک خواب ہے
[illegible] کی بہار جلوہ [illegible] ہے
[illegible] بھی پر زیادہ تر حال [illegible]
گھٹ جو گئی تو [illegible] شتاب ہے

[illegible]

[illegible]

ہوتی ہیں جب وہ ملتفت بوسہ تو مانگتا ہی نطق
وہ تجھے منہ لگائیں کیا تیری تو خو خراب ہے

شوخ چشمی سے نہ اغیار نظارا کرتے
ہم بھی محروم سہی کاش وہ پردا کرتے

غم میں ہم سلسلہ طاقت کی تمنا کرتے
سر جو زانو سے اوٹھاتی ہی تو ٹیکا کرتے

ذکر غیر و نہ کیا کرتے [illegible] شکایت سے ہین
مجھ سے اک کاش وہ ہر بات کا پردا کرتے

غیر سے بھی آپ ہی چھیڑ بھی کیوں [illegible]
صبر آتا جو مجھی کو وہ ستایا کرتے

کیسے بیچ ہم جینا کیونکر [illegible]
ہم اگر سطوت دربان کا محابا کرتے

جیب و دامن ہی [illegible]
ورنہ یہ تو سر سینہ ہی بیٹھا کرتے

جانی باقی ہی نہیں خوبی [illegible]
ورنہ ہم رشک رقیبان بھی گوارا کرتے

نے نکلتے نہ اگر سوئے چمن [illegible]
پھول کیون پھیر طرف خندہ بیجا کرتے

تو سہی کچھ بھی تر لیک جو طاقت ہوتی
چھیڑتی ہی کو ہم اوس شوخ کی نالا کرتے

دیکھتا دیدہ بخت [illegible]
بس نقش دل سے ہم آئینے کو اندھا کرتے

بخت خفتہ نے شب ہجر میں [illegible]
ورنہ تا حشر پڑے چین سے سویا کرتے

آئنہ دار نہ اوسکے ہوئے ورنہ ای نطق
آئنہ دیکھتے وہ ہم اونھین دیکھا کرتے

بیقرار ایسی شان جاتی ہے
ضبط کرنے سے جان جاتی ہے

تو دل آتا ہی تو دل آتا ہے
جان جاتی ہے جان جاتی ہے

روح لیلی تلاش مجنون مین
آج تک وحشت جہان جاتی ہے

نہیں آتے کبھی تصور مین
اونکی سمین بھی شان جاتی ہے

[illegible]

ہے یہ اندہیر چاندنی شب غم	شامیانہ سا تان جاتی ہے
تیرے وحشی کی ساتہ سرعت فکر	تار تہکتی ہے مان جاتی ہے
نامرادی وصال مین بہی ہے	کوئی یہ مہربان جاتی ہے
بس بس ہی گرمی فغان بس بس	کام سے اب بان جاتی ہے

نطق موت آچکی ہی کہلا بہیج
اب وہ آمین جان جاتی ہے

سست اوس گہر سے نسیم سحری آتی ہے	ہائی ناکام سہی ہی کہ مری آتی ہے
غم سے لبریز یہ سینہ ہے کہ اب صورت آہ	سانس جو آتی ہی وہ درد بہری آتی ہے
تم جو اس حسن سے کہولی ہوئے گیسو نکلو	ہوکی یوائی کہین لوگ پری آتی ہے
آہ چلتی ہے جو سینے سے تو پہلا ایک	پیشوائی کے لیئے بی اثری آتی ہے
یاد مژگان سے ہوئے زخم جگر پہر آلے	یہ وہ سوزن ہی جسے بخیہ دری آتی ہے
بوسہ تو بوسہ تجہے نیم نگہ بہی ہے دریغ	دلبری خاک نہین مفت بری آتی ہے
کوئی جاتی کہ نہ جائی یہ قبلا لائے گا	جذبہ بخشش کو پیغام بری آتی ہے
چونکتا ہی نہیں پہر بخت جو سو جاتا ہے	نیند آتی ہے کہ غافل کو مری آتی ہے
نخل امید میں ہی ہای وہ مرجہائی ہوئی	نظر ایک آہ وہ بہی پہتی ہوہری آتی ہے
پیر او کہہ کر کوئی اڑتا ہی قفس مین جو کبہی	کیسی حسرت مجہی بی بال و پری آتی ہے
تیرے فرقت زدہ چپ چاپ پڑی رہتی ہین	رات کو انکے یہان روز مرے آتی ہے
کبہی طاؤس کبہی سرو چراغان کبہی باغ	دل پرداغ کو کیا جلوہ گری آتی ہے
ہین جلوون سے صبح شب ہجر بہی تو ہو ٹہنڈہ	اسکی حسرت نہ مجہے شمع سحری آتی ہے

۱۵۴

اگر اوس گلشن خوبی کی اوڑا لائی بو
آج اتراتی نسیم سحری آتے ہے

مجھکو بدنام نکر چھوڑ دے میرا دامن
تجھکو ای دست جنون پردہ دری آتی ہے

ہم او نہیں آپ مین آنے نہیں دیتے شب وصل
جام دیتی ہین جہان شرم دری آتی ہے

دل مایوس مین حسرت کا کہین نام نہین
نظر اب کوئی نہ جیتی نہ مری آتی ہے

نطق اس آہ کی قربان کہ جسے بادہ گردون
چومتی کو مری لب پہ اثری آتے ہے

شریک حال بری وقت مین ہماری ہے
یہ بیکسی تو نہین جانسی ہی پیاری ہے

تری بغیر چمن مین ہے رنگ مقتل کا
مری نگاہ مین ہر پھول زخم کاری ہے

چھپایا پردۂ وحشت مین عشق کو ہمنے
یہ اپنی جامہ دری عین پردہ داری ہے

کھلے ہین نقش قدم سی قدم قدم پہ پھول
خرام ناز ترا باد نوبہارے ہے

وہ بھیجتے ہین شب غم جو اپنا غم بہیم
یہ طرز پرسش انداز غمگساری ہے

دیا جنازے کو کاندہا نہ اس بہانی سے
گناہ گار محبت کی لاش بھاری ہے

سیہ لباس مین بدلی کا چاند ہی وہ جو
بنا تو اوسکے لیے میری سوگواری ہے

جب آئی وہ تو یہ آئی وہ جای تو چلا
ہمارا ہوش مگر یار کی سواری ہے

وبال ہی مری آشفتگی کا اوسکے سر
یہ جس نے زلف پریشان تری سنواری ہے

خبر دماغ کی لیتا ہی دل تڑپ کر نطق
بلند تا بسر اب موج بیقراری ہے

یہ اپنا سر ہے وہی ٹھوکرین ہین خواری ہے
پھر اوس گلی ہین وہی ہم ہین وہ ہماری ہے

نگہ کا حال نہ پوچھو یہ جوش زاری ہے
وہ ایک موجۂ دریای اشکباری ہے

١٥٥

مری چمن میں نکہت صبح رنگ کا دھوکا
یہ غنچہ لپیٹ کے گل سے خون جاری ہے

وہاں وہ اور عدو اور شگفتگی ناز
یہاں ... اور دل و داغ و الم کاری ہے

حریف تیغ ادا مجھسا ناتوان کہاں
معاف کرنے کو چرکا ہے زخم کاری ہے

مری تعلق کا ہوا ہی ترے حسینوں سے
یہ شوخیاں نہیں در پردہ بیقراری ہے

فریب ہم سے تسکین یہ دل کو دیتے ہیں
وگرنہ جیسی ہی ظاہر امیدواری ہے

نہیں ہے جسم میں ہر چند ضعف سے جنبش
مگر جو دل ہے سو دریا کی بیقراری ہے

سب آتے ہیں اور جو آنے نہ پای محفل میں
وہ ہم ہیں اور وہ یاد ای صنم ہماری ہے

یہ دل لگی لی بیکاری فراق ہی مشتاق
اثر سے بحث نہیں ورنہ آہ و زاری ہے

ابھی تو زلف ملی سے قضا نے مجھے
اوسکو کیا عدو کی وفا کی وفا نے مجھے

حیرت سے ... کیا نقش پا مجھے
جاؤں کدہر کہ یاد نہیں راستا مجھے

گل کا سمجھ گئی ہے مگر مبتلا نے مجھے
نکہت ... ہے چمن میں ہوا نے مجھے

محجوب کر رہی ہیں تری لی تجابیان
آتی ہی آئینے کی بھی صورت سے حیا مجھے

پردہ تو تیرا جلوہ بیباک اوٹھا گیا
مجھ سے بحث گلہ ہے کہ رسوا کیا مجھے

اوس طرح جور دست کو نقش مراد ہوں
اوس آسمان ... کر مٹا نے مجھے

زلف رسا ہتو نکو چوکی ای خدا
وہ مثل شانہ پنجہ دست رسا مجھے

کچھ اونکی انگلیوں کی لطافت سے پوچھئے
آئینہ ... قطرہ موجہ رنگ حنا مجھے

ایسا نہیں ہوں اور جو ہوں ...
تیری ہی عادت آ گئی اسے بیوفا مجھے

ہیں اور وہ گلی کہ جہاں کل ہوا ذلیل
پھر آج شوق دیدہ وہیں لے چلا مجھے

[illegible]

قرار پیش رقیب بیدار و قہر ہے
شکوہ نہیں رقیب سے جو کچھ کہا کہا
کر یوں نگاہ یاس میں حسرت کی آنکھ سے
ظالم نہ جان قصہ ہو العد قتل یاں
بے التفاتی آپ کو تو ایک بات ہے
آخر مجھے بھی تو تغافل ہے یار کو
المدری لاغری کہ نہیں جسم کا پتا

خو دیکھی ستم کہ لطف کچھ مزا مجھے
تیرے سکوت کا ہے مقرر گلا مجھے
مہلت دی تیز دستی قاتل ذرا مجھے
دامن سے کھینچا ترا روز جزا مجھے
لا کہ آرزو کا دینا پڑا خوں بہا مجھے
یوں ہی سہی پسند ہے یہ بھی ادا مجھے
ہمراہ بہر نالہ ہے پڑا ڈھونڈھتا مجھے

پہلے میں ناتوان حریف ستم تھا لیک
لیکن نہیں تحمل ناز اب ذرا مجھے

پیے جیتے تر دل میں کتنا لہو ہے
شراب تمنا سی سرخوش عدو ہے
تصور بیا ہے یہ کس گل کا میں
مری چشم میں پھر جلا کی گئی ہے
یہاں بد بیان خنجر کھینچنگے کے
جلاتا ہے وہ مثل پروانہ مجھکو
طلسم نظارہ تصور نے باندھا
کہیں ہے کہیں بیٹھے ہیں میں چین
ذرا تو ترا دیکھ کر میری دل کو
تماشا کی قابل جوانی میں ہے

بھری جلکہ وہ جام خالی سبو ہے
مری ساغر آرزو میں لہو ہے
بہت ان کے داغ نہیں ہے ...
قیامت کا ہنگامہ آرزو ہے
وہاں ہار پھولوں کا زیب گلو ہے
کہا تھا کہیں میں نے تو شمع رو ہے
تماشا کہ وہ ہر گھڑی روبرو ہے
یہ دل نالہ و طوفانی آرزو ہے
کہ تصویر اس آئینی کی یار تو ہے
بہاروں میں اب گلشن آرزو ہے

[illegible]

١٥٧

[illegible]

[illegible]

گلو مین ڈالا ڈہونڈ کوئی لطافت	کہ بلبل تماشائی رنگ و بو ہے
ستم کرکے کھینچا کا خمیازہ ظالم	نہ دلکو دکھا دیکھہ اس دلمین تو ہے

کچھ اونکا بھی ہے پاس ناموس مجھکو
یہ مانا کہ بے ننگ ہی نطق تو ہے

جی میں اس شوخ کی ایکبار ہی آجاتی
گلشن جائیں اگر دل سے تمنا جائے
سادگی ہے کہ بھین اوس سے ہے چشم دیدار
بدگمانی ہے بلا رشک عدو آفت ہے
نگہ ناز کا مارا نہ بچا پر نہ بچا
بیٹھے ہیں طالب دیدار پڑا ہے پردہ
یہی رفتار ہے تیری تو برنگ بسمل
ہمنشیں دل کا کوئی معشوق خودبین تو ہو
دوسکے گھر لیکے چلا ہوں اسے ہجوم حسرت
بے پروا ہے تربین شوق کی مضمون نکلا
ڈرا کیا کوچۂ محبوب ہے اے نقش مراد
بے تکلف تو ہوا ہی وہ مگر خوف یہ ہے

بوسہ دی ڈالیے شرم کا تقاضا جائے
ہوس گل نہو تو خار کا کھٹکا جائے
آئینہ دیکھکے جو عکس سے شرما جائے
اوسکے پہلو سے اوٹھا جائے نہ بیٹھا جائے
یہ وہ جادو نہیں جادو ہی جو بیٹھا جائے
دیکھیں ان دونوں میں اب کون اوٹھایا جائے
کیا عجب نقش قدم سا نہ تڑپتا جائے
پھر مقدر ہی گران جائی کہ سستا جائے
عکس آئینہ سے خلوت میں جو گھبرا جائے
اوڑکی خود مثل کبوتر مرا نامہ جائے
بیٹھہ جا نقش قدم بن کے جو بیٹھا جائے
شرم بیجا ہے گزشتہ سے نہ شرما جائے

روشن آنکھیں شعراکی مری بخو تو سنی میں نطق
منہ سے نکلے سخنان گوہر جائے

کشمکش ہے سبب دل کی سزا ہے	گیسوے پریشانی کی کشاکش میں پھنسا ہی

مثنوی

[illegible]

پھر تیرا تمنائی شمشیر جفا ہے
ہر زخم کہن مثل گل آغوش کشا ہے

ملتے سی ہوئی ہیں کف افسوس سے مریخ
بیدرد سمجھتا ہی کہ یہ رنگ حنا ہے

ای مہر منور ترے جلوی کی ہوا میں
جو ذرہ ہے روشن کی طرف بال کشا ہی

مت اوٹھی پھری ان پھری تب ہے ہمارے
پہلی تو حیا شرم تھی اب شرم حیا ہے

اوس گل کی ہی بو عطر گریبان تصور
مانند نسیم اپنا نفس غالیہ سا ہے

سو چاک کئی جبکہ مرے دل نے گوارا
تب نفس سی شانی کی طرح ربط رہا ہے

بیباکی محبوب میں بیفائدہ تحسین
آخر ہی مہر لگا کہ سستی ادا ہے

یہ دل وہ ہی ہلتا تھا فلک جسکی تڑپ سے
مردہ سا جو اب ضعف سی پہلو میں پڑا ہے

کر قتل مجھے ہی عبث اندیشہ دیت کا
میں صاف کہوں اگر کوئی کہی یہ بھی کہ کیا ہی

ہان مانگئے بوسہ وہ اگر بوسہ نہ دینگے
تو مفت میں دشنام کا موجود مزا ہے

جب بیٹھے ای نطق وہی شکل ہے حاضر
اب میرا او آئینہ تصویر نما ہے

ہنگام خرام آپکے تمکین یہ ادا ہے
شکر ہے دہن نقش کف پا کا بھرا ہے

وہ آنکھیں دکھاتی ہیں میں منہ دیکھ رہا ہوں
میں محو تماشا ہوں وہ سرگرم جفا ہے

سمجھی نہیں جاتی کبھی اس جور و ستم پر
آخر کہیں انصاف بھی دنیا میں خدا ہے

جیتے تو یقینا نہ ملی شک ہے مرے پر
زاہد وہ تری ہو کہ کوئی طرفہ بلا ہے

کیا جان نکالیگی تڑپتی ہے پڑی آہ
قاتل تری خو بسمل انداز قضا ہے

کیا بات تمہاری لب شیرین کی مری جان
درد اوسکا جو دل میں ہے تو اوس میں دوا ہے

اوس بزم میں عشرت سے ہی نجم ساز طرب کا
نائی کی نالہ بھی تان نغمہ کشا ہے

سیدان تصور کا اٹھا جلوہ گری کو
جو چاہے وہ پامال کرے دیکھی گلی کو
کشتوں کے لئے تم سے فریاد ہے جاری
بیکار نہیں کچھ نفس بے اثر اپنے

لیکن ابھی سے پھر بھی گلہ تنگی جا ہے
ہمیشہ نقش قدم وقت پڑا ہے
یہ جو وقت تجلی کا کرانبول نہ ہے
پہلی ہی اثر اونکو اگر لطف ہوا ہے

غالب کوئی بات اوسکی اگر ایسی نہیں نظم
غیروں میں جلا نکو وہ سر گرم وفا ہے

قبا کی پہرے گلبوں کی وشال انشا ئے
دبائی سرو کو شمشاد پہ بھی چھا ہوئے
ہوا جو گرم فغان میں تو غنچوں کی کہا
ہزار کیسی یہ بت شیخ نے نکلیں گے
عجب نہیں جو نہ چونکیں وہ صبح محشر کو بھی
وہ سر کو جو چلے ہر طرف سے ہی پیدا
فغان کی ساتھ جو اوڑتے ہیں انکی تڑپے
چراغ داغ جوانی جلے ہیں پیری تک
یہ شوق تو کوئی دیکھی جو وہ بغل میں سلائے
نہ ابر و دن پہ ابھی سے ہوا اسقدر ناز اٹھا
باین خیال کہ نازک دماغ ہے وہ شوخ
کہاں قبیلو کا منہ اور لب کی بوسی کہاں
ڈر اوسکی نقوں سے مشاطہ ہان بجا اسیر

بہار آئے پھرین ہم بھی تنگ لائی ہوئے
چلو چمن میں تو سینہ فگار اوٹھائی ہوئے
وہ نالی آتی ہیں سر پہ فلک اوٹھائے ہوئے
شال ہیبت حق دلمیں ہیں سمائی ہے
جو تیرے تیغ تغافل کے ہیں ستائے ہیں
حضور سمجھے ہیں تسکین اور چھپائی ہوئے
سرایک نالہ اٹھتا ہے لاش و ٹھائی ہوئے
بجھے نہ صبح کو بھی شام کے جلائے ہوئے
تو اوسکے داغ کو چھاتی ہی میں لگائے ہوئے
تیہ بھی نہیں لی طفل آزمائی ہوئے
پھری گلی کی طرف نالی لب پر آئے ہوئے
وہ آپ ہے اوبو نکو میں منہ لگائے ہوئے
کہ میرے ہاتھ کے پتا نہیں کملائے ہوئے

شہید ناز ہو جاتے ہیں گے ہر طرف سے ہاتھ
[illegible] معشوق کا دکھا دل تو سخت یا تو نہیں
[illegible] خیال فرہاد دل کا وقت نشانہ کشی
وہ [illegible] تیغ سے نہیں معلوم
اوبھارتا [illegible] شوق دل وہ بت آگیا
[illegible] خیال [illegible] وصل اوٹھا

چلو مزاروں میں [illegible] امن [illegible] ہو
غریب آپ ہی قبل [illegible] ہو
خدا کی واسطے [illegible] ہوئے
میں [illegible] ہوں [illegible]
خدا کی [illegible] بلا کی ہو
مری کنار [illegible] بدن [illegible]

[illegible] کریں [illegible] عاشقوں [illegible] گیسو نطق
پہ روسیہ ہیں [illegible] سر چڑھا ہی ہوئے

وہ شوخ رنگ [illegible] گل کی چوٹ
[illegible] ساقی [illegible]
[illegible] صنم نازنین سے کے ہیں
[illegible] ساقی کی عکس سے
یوں [illegible] گھر گھر جو آسمیا
رکھا نہیں ہوں کیا دل پر درد و سینہ ریش
چوٹی کی پیچ کر کے نکالی گئی اوسکی بل
فوج خزاں کی دوڑ سنا آنے والے ہے
صحن چمن کو محفل رنگین کا رشک ہے

[illegible] بلبل کی چوٹ ہے
[illegible] خندہ [illegible] کی چوٹ ہے
[illegible] کی چوٹ ہے
خورشید پہ میری [illegible] کی چوٹ ہے
سینے پہ اوسکے میری [illegible] کی چوٹ ہے
مجھ پر چمن میں کیوں گل و بلبل کی چوٹ ہے
سنبل پہ آج یار کی کاکل کی چوٹ ہے
مدت سے شاہ گل کی [illegible] کی چوٹ ہے
جاروب کش [illegible] آپ کی سنبل کی چوٹ ہے

اے نطق تو یگانہ ہے بزم سخن میں آج
اب شاعر [illegible] نہیں تیری طرف کل کی چوٹ ہے

[illegible]

نہ صلح میں بھی وہ عادت گئی لڑائی کے
جو بین کی ہاتھ لگایا تو ہاتھا پائی کے

برا ہو موت کا جس نے یہ طعنہ سنوایا
وہ کہہ رہے ہیں سر لاش بیوفائی کے

نہ ہوسکے کبھی ہمسر مرے سہی قد کا
کہاں سی سرو یہ پہنچ لاہی میرزائی کے

بندھا نہیں ہے دکاتا راشک چشم نین کا
یہ ایک لہر ہے دریای آشنائی کے

کری وہ دعوی ہم پنجگی حسینون سے
جو شاخ پنجہ مرجا نہیں ہو کلائی کے

الہی آئینہ تو سے چھٹے یہ خود بینے
ہماری اوسکی کوئی شکل ہو صفائی کے

ہوا حلال برا جس نے دم محبت کا
لئی ہوئی ہے وہ تیوری چھری قصائی کے

وفا پر آئی تھی آتی تھے پر نہ آنے دیا
دلائی شرم اونہیں قسمت نے بیوفائی کے

دم نظارہ دیا بوسہ بستہ لب کا
زیادہ شربت دیدار پیر ہوا سے کے

قفس میں تھی جو اسیر محبت صیاد
حلال ہوگئے سنتے ہی ہم رہائی کے

عجیب شہر ہے شہر بتان جہاں اہی نطق
وفا تو کیا کہ نہیں رسم آشنائی کے

نگاہ بیگاہ ادہر اوسکا گزر کافی ہے
اس قدر بھی کشش دل میں اثر کافی ہے

شوق زیور میں نزاکت اونہیں سمجھائی ہے
دونوں کانوں میں بس ایک ایک گہر کافی ہے

شوق اگر دل میں بشر کے ہی تو لی اوڑنی کو
نغمہ کیا نرمزمہ مرغ سحر کا سے ہے

نہ لگا تیغ دکھا مجھکو لچک نازہی سے
قتل کرنے کو یہ خالی ہی کمر کافی ہے

سر پٹکنا ہی شب غم میں ترا بان کا تکیہ
سنگ خشت آج ہماری تو سر کافی ہے

اور صدمون سے شب ہجر میں کیا بحث ہے یہ
گھٹ کی مرجانے کو تا خیر سحر کافی ہے

نہ جلا ہمکو شب غم کہ تری خرمن کو
ای قمر آہ کا بس ایک شرر کافی ہے

تیر تلوار مبارک ہون گران جانون کو
ہون سبک روح مجھی تیز نظر کافی ہے

ذبح تکبیر سے زاہد تو شب وصل نہ کر
بس چھری پھیرنے کو مرغ سحر کافی ہے

ننگ ناموس ڈبونے کی محبت فکر تجھے
ای فلک اسکی لیے دیدۂ تر کافی ہے

دل بیتاب کے تسکین بڑی بات نہین
آپ کے ایک عنایت کی نظر کافی ہے

حسن کا اور کسی سے نہین پرکھا نا شرط
اس گنج کی لیے بس ڈہی نظر کافی ہے

رفع رسوائی الفت کے لیئے زہر نہ کہا
نقل اس شہر سے کچھ روز نظر کافی ہے

اندھیر ہے جو ہی تو ستم کیون ادا سے
اچھے ہین حضور ہے بندہ برا سے
امید مہر یون ہی تھی وہ خفا سے
عادت تو ہوا و نہین کہ ہمین ہی امید ہو
رشک عدو کی ایک قسم تو نہ نکلے ہے سم
رکھ لی خدا نے شرم محبت نباہ دی
بگڑے تو ہو جو رشک آئی تو ہین کیون
بوسی کی آرزو ہی لب اشتیاق کو
کہتے ہین ہم ہی غیر کے حق مین قبول ہو
وہ محو رنگ رنج مین بیٹھے ہین رات دن
گو تھا تو رات غیر مگر کیون ستائین آپ
نجات رسا سی بار جو اوس انجمن مین ہو

جور و گر تلافی و عذر جفا سہی
آپس نباہ دیکھئے مین بیوفا سہی
اچھا یہ عرض حال ہماری گلا سہی
خوش ہین ہم اے رقیب تجھی ہی وفا سہی
اسکے سوا نہ کون سی تیرے جفا سے
بیداد جھیلی ناز اوٹھائی جفا سہی
سب ہمنشین تمہارے مری آشنا سے
وہ پائی ناز نین جو نہین نقش پا سے
یہ کوسنا نہین بہت اچھا دعا سے
اس غل کو کیا کرے کوئی نالے رسا سے
کیا پہنچی گا نالہ ہمین نے کیا سے
گو رشک غیر سے نہین سکتے سہا سے

ہم اپنی ہاتھ سے ہی گلا کاٹ سکتی ہین
دست جفا حضور کا قبضہ حنا ہے

نے حکم ایک بوسہ تو بے شبہ لے لیا
دو گالیان جو ہم سہی یہ سزا سہی

کیون میرے ہاتھ آئین گی طالع ہین نارسا
ای ہمدم اوسکی گیسوی خوش [illegible]

کتنا کہا تھا نطق سے جانا نہ ان کے ہان
ہان ہان تو ہم سے کر گیا لیکن گیا سہی

بیداد آفرین ہو یونہین تیرے واسطے
پیدا ہو کوئی تجھسا کہین تیرے واسطے

حیف کہ بات بھی لب نازک کو بار ہے
ای دل یہان نہین ہین نہین تیری واسطے

وہ [illegible] آئیے رکھو رکھ کے تخت پر
مین کیا کرون خوشی ہی نہین [illegible] واسطے

پوشیدہ [illegible] تو روز قیامت خدا سے ہم
ای بت بگڑ نہ جائین کہین تیرے واسطے

[illegible] کتنے دعا ہاے مستجاب
باد سحر کے ساتھ نہ کہین تیرے واسطے

تیرے گلی مین بیٹھ کے رسوا کرون تجھے
مر جاؤن تو سہی ہی نہین تیرے واسطے

جلوے تری لطیف عالم کثیف ہے
لاؤن کہان سے خلد برین تیرے واسطے

وہ دیکھکر مجھے خم ابرو کو دیکھتے
بولی کہ ہے یہ خنجر کین تیرے واسطے

جیبان چاک چکے ہے تباہی ہاے
شرمندہ ہون کہ نذر نہین تیرے واسطے

الفت تو ہے اب [illegible] تو کیا چاہتا ہے نطق
بدنام ہو وہ پردہ نشین تیرے واسطے

ایدل یہ عمر دی کی نہین تیرے واسطے
ہین میوہ ہای خلد برین تیرے واسطے

ایدل تو لاکھ کچھ کے اوسے جواب مین
بس سوچ لی ہی ایک نہین تیرے واسطے

سو سو مرے رقیب اوڑا ئی ہین اندان
ہین تلخ کام ایک ہمین تیری واسطے

ای جسم روح ساتھ ترا کیسے دے سکے
چرخ اوسکے واسطے ہے زمین تیری واسطے

غمزی کی لے رقیب سے بہای جفای یار
کیون چھیڑ ہمسے کیا ہین ہمیں تیرے واسطے

بازار امتحان جو کہلے گا تو دینگی جان
تھوڑا سا لین گے ہم بھی یقین تیری واسطے

لطف خرام سے ہے تو مشق خرام کو
درکار ہوگا عرش بریں تیرے واسطے

ایدل سمجھ وہ نشہ می مین بہک گئی
ورنہ عنایتین تو نہ تہین تیرے واسطے

کیا شکوہ دوستونکا گلہ دشمنونکا کیا
دل ہی نے جب اذیتین دین تیرے واسطے

لب غنچہ بند رکھ کہ دہن گو ہی نہین
ولیا تبسم نمکین تیرے واسطے

تو اور وہ تو دونون ہین رسوا ہیو لیسی خوش
جلتے ہین خلق ایک ہمین تیرے واسطے

وہ مست ادا برقع اوٹھائی ہوئی آجائے
گا تونے جو سنتے ہین وہ آنکھونسی کہا جائے

ایسے بھی وہ کیا ہین جو او نہین رحم نہ آجائی
پر مجھسے بھی کچھ جوش قلق مین نہ کہا جائے

معلوم ہے رک جاؤن تو وہ چھیڑ کے بولین
پر مجھسے بھی تو مشکل ہے ذرا دیر رکا جائے

ظاہر دل کم حوصلہ کردی نہ خوشی کو
ایسا نہو دشنام کا بھی لطف مزا جائے

ہاتھونکی صفائی کا تو احوال ہے ظاہر
خود حسن کی شوخی ہی اگر پردہ اوٹھا جائے

اللہ وہ نہین مجھسی بوجہ عداوت
پی لین وہ مرا خون تک اونسی جو پیا جائے

سچ ہی کہ وہ بدخو ہے برای حضرت ناصح
بتلای کیا تجھسے جو تجھ ہی کو بہا جائی

افشا نکرے کوئی مری دزدی دل کو
یہ اور مصیبت ہی جو وہ آنکھ چرا جائی

نالہ مرا کیا وقت قلق جسمین اثر ہو
ہان جان ہی مجبور مگر رحم او نہین جائی

محفل مین بہت شمع سی گرمی نہین اچھی
اتنا بھی نہ چھیڑو کہ پسینے مین نہا جائی

شوخی سی ہر ایک سے یہ چھیڑ بری ہے
ایوای منافی ہمیں مار ہی ڈالا
نخوت کا وہ عالم ہے کہ کون سہے گا
آتی ہے یہی دل میں کہ اب چھیڑ دو انکو
کچھ کہئے یہ آیا تھا نہ اب آوینگا لیکن

یہ بھی ہے کوئی بات جو آئی وہ خفا جائے
کیا وہم ہے یعنے وہ سر نعش پہ آ جائے
اچھا ہی جو کچھ ضعف کی ماری نکھا جائے
غصہ اگر آ جائے تو سب شرم و حیا جائے
کیونکر جاؤں بزم میں جب وہ تصور میں مٹا جائے

ناصح سے کہو نطق کہ رہنے دے نصیحت
جانا تھا جو دل کو سو گیا جان نکھا جائے

نشتر وہ نیرہ جو جنبش میں کام کر جائے
دلیل گریہ ہوا درد دل کی شدت پر
اسی قلق میں کہ جسمیں ہوں دوسکو کیوں ڈالوں
بس ایک دو دمیں تو انکو مبتلا کر دے
وہ پاس غیر کے یوں بے حجاب بیٹھے ہیں
خدا کرے نہ بھرے زخم دل کا مرہم سے
رہے کشمکش آرزوی بیدار سے

نگہ وہ تیغ کہ جو دل میں صاف اوتر جائے
ضرور شیشہ چھلکتا ہے جبکہ بھر جائے
خدا کرے کہ مری آہ سے اثر جائے
خوشا وہ زخم کہ جو دل سے تا جگر جائے
کہ لوٹ آئی شبیہاں اگر نظر جائے
بھری تو دردسی یا رب کچھ اور بھر جائے
یہی جو بخت کا سونا ہے کاش مر جائے

غضب خدا کا کری نطق یار سے دعوی
کہیں نہ غرہ مٹی کو وہ نکر جائے

گیا زلف ہی الٹکے دل ای جان لے گئی
جب اوس کے ہی کا کچھ نہ پتا ہند میں چلا
تو نے مریض کی نہ سنی اے مسیح

بجلی گری یہی یعنی کہ مری جان لے گئے
وحشت ہمیں اوڑا کے پرستان لے گئے
سو بار منہ کی پاس قضا کان لی گئے

جہان بیوی ہے

[illegible]

دشمن تھی وہ ادا کہ لیا جان و مال سب
ستاؤں کیا کہ تاب تو ان کو نہ تھی گیا
گل کو دکھا کی عارض رنگیں کے شوق میں
تو اور تیر اگر مجھے بھولا نہ بعد مرگ
ہی ہی یہ جنبش لب جان بخش میں دریغ

کافر تھے وہ نگاہ کہ ایمان لے گئے
کچھ ناز غمزے لے گئی کچھ آن لے گئے
فصل بہار اور بھی وسان لے گئے
ہر چند حور خلد میں مہمان لی گئے
جان اونکے ایک بات کا ارمان لی گئے

نکلے اگرچہ جان بڑے حسرتوں سے نطق
کیا مجھ پہ تیری دید کا احسان لے گئے

ظالم سے خود جفا کی تلافی نہو سکے
فریاد مصلحت سہی کچھ ظلم سے نہیں
ڈر ہے کہ اونکی ضد نہ کہیں اور رنگ لائی
دربان کو یہ بٹ کہ خوشامد مری کرے
فرمائش ایک سہل ستم کے جو ہم کریں
قابو میں آکے عذر نزاکت بھی ایک ہے
شربت کی طرح غم میں وہ تلخابہ سرشک
یا ہر گھڑی ہی ہے یہ دل کی لگی ہوے

ہو بھی تو دل وہ ہی کہ تسلی نہو سکے
مطلب یہ ہے کہ شگفتہ کوئی نہو سکے
کیا ہو جو رفتہ رفتہ ستم بھی نہو سکے
میرا یہ دل دماغ کہ اونکے نہو سکے
نازک وہ اسقدر ہیں کہ وہ بھی نہو سکے
لیکن یہ اوس گھڑی ہی کہ شوخی نہو سکے
ہمنے پیا کہ اور سے کلی نہو سکے
بے سوز تو پھیسی سے پی پی نہو سکے

بوسہ ہی پہلی بس تھا پر اب منہ لگا ہی نطق
تم چاہو وصل پر بھی تو راضی نہو سکے

دل کا گرمی میں جو آتشکدہ ہمسر نکلے
جو سے خاک کے پتلے کہیں بہتر نکلے

جان کے ڈر سے ہی سمندر میں سمندر نکلی
قالب احسن تقویم میں ڈھلکر نکلے

ابیات ۱۲

[illegible]

حسرت قامت دلدار اگر جی لاش کے ساتھ
تیغ عریاں کی طرح قتل کیا لاکھوں کو
وہ خود آرا اگر آئینہ سے ٹھوکر کھاے
تیرے داغوں کی محبت سے ہے صد ماہ و مہر
ہے غضب اب سے تو ہم کو نہ وفا دار گنے
ایک ہی چاک گریبان سے ہوا دامن تک
جسطرح اوسکو لگا ہے بنا کر مغرور
خاکساری و ریاضت سے ہو مقبول خدا
اپنی تہوں سے وہ سفاک مجھے ذبح کرے
عید کا دن ہی تکلف میں ہوا گر تکلیف
دم و ہجاب ہی کاٹ و ہی گہاٹ و ہی
گو کہ آنکھوں ہی میں ہی طالب دیدار کا دم
دہن یار سے خود گم نظر آئے عاشق
تیرے داغوں سے ملایا تو مری آنکھوں میں
تیرے جامے کی جو بو باغ میں لیجا ہے صبا
اے فلک صبح شب وصل ہے کیسا اندھیر
غنچہ بھی اوٹھی لگاہی تیری دیکھا دیکھی
اس لطافت سے چلی باغ ہوا دار تیب
تیرے کوچے میں جو ڈھونڈھا تو ترے پانوں کو

کیا عجب خاک سے میرے جو صنوبر نکلے
بی حجابی میں عجب حسن کے جوہر نکلے
آئینہ خانہ میں حیرت سے سکندر نکلے
تب تو مسکے ہوئی گر جے ہوئی گوہر نکلے
ایسے بیٹھے ترے کوچے میں کہ مر کر نکلے
ای جنوں گل کی طرح جامہ سے باہر نکلے
آئینہ یار کے گھر سے کہیں باہر نکلے
نور ہو جای اگر خاک کا جوہر نکلے
حسرت دید خدا یا تہ خنجر نکلے
عہد جمشید کا ساقی کوئی ساغر نکلے
نگہیں آنکھ سے یا میان سے خنجر نکلے
پر بغیر آپ کے آئے ہوئے کیونکر نکلے
برزہ کی موئی کمر یار سے لاغر نکلے
قطرۂ آبروئی ریختہ گوہر نکلے
پردۂ گل سے نہ نکہت کبھی باہر نکلے
چاند آنکھوں سے چھپے مہر منور نکلے
جان موت آئی ہے چھوٹے کی جہان پر نکلے
جسطرح نکہت گل دوش صبا پر نکلے
صورت نقش قدم خاک برابر نکلے

نظق ہم ختم ہوئی وہ نہ مگر ختم ہوئی
نازاوس شوخ کی انداز سے باہر نکلے

وہ شوخ کی طرز کا جب ناز دکھائے
معشوق تونکو عشاق کا انداز دکھائی

لے آئے جواب خط شوق کبوتر
قسمت کا بنا کھیل گرہ باز دکھائی

کیا رنگ حسینوں کا مجھے آپکے آگے
تصویر ہو تو خانے کا انداز دکھائی

پتھر کے تو مورت سے تسلی نہیں ہوتی
تجھا نہ بت خانہ بر انداز دکھائی

عیسے سے تو زندہ نہوا آنکھ کا مارا
اب بات سے لب یکا اعجاز دکھائی

جھٹک جائے تو شاخ گل تر ہو وہ چمن میں
تنکر جو چلے سرو کا انداز دکھائی

امید رہائی تو اوڑی کنج قفس میں
اے طائر جان تیری پرواز دکھائی

چو رنگ کری کشتی عشق میں جا کر
تلوار کے جوہر نگہ ناز دکھائے

عیسے کی رہائی کی مری مردے جلائے
حسد م لب جان بخش کی اعجاز دکھائی

اے فاختہ سرو اوسکے برابر ہی کہائے
رفتار نہ گفتار نہ انداز دکھائے

منہ کھول کی اوس نے کیا بند دم اوسکا
کیا منہ سحر تفرقہ انداز دکھائے

سنتی ہی ہزاروں کی نکل جائینگے جانیں
خالق نہ مزاج آپ کا ناساز دکھائے

ای نظق مرا ساکہیں معشوق طرحدار
دیکھا ہو جو کوئی تو نظر باز دکھائے

رات آدھی گئی آئے نہیں آنے والے
سو رہے کیا مری قسمت کے جگانے والے

کیوں تڑپے دل میں ہی شاید وہ ہیں آنے والے
پیشوائی کے لیے ہوش میں جانے والے

ستم وجور وہ جو کچھ کریں تھوڑا ہے
تجھ نے عمار مصاحب میں سکھانے والے

١٦٩

نیند مردیکی مجھی شام سے ای شاک شلا | آج وہ بخیر کو ہین ساتھ سولانے والے
ایک نقشی کے لیئے لاکھہ بگاڑی نقشے | سمجھے کیا نقش دو عالم کے بنانے والے
سیر باتین وہ دم نزع یہ روکر بولے | روٹھی جاتی ہو کہان میری منانے والے
بزم عالم مین مگر شمع شب تیرہ ہون | شاد ہوتی ہین مجھی میرے جلانے والے
روکتی سکے لیئے تم شوق سے کھڑو بان | آئین گی پہاند کے دیوار بہی آنے والے
جان بیجان بہی تہی جسمی کبہی یا یہ تہی | اسطرف دیکہ تو او آنکہہ چورانے والے
آمد شعر اُرگئی اُفسانہ مین آغاز ہوئی | بیٹھی جاتی ہین قلقنو نکے اوٹھانے والے
نالی بچپلی کو جو کرتا ہون تو وہ کہتی ہین | چونکی ہو وقت کی کمبخت جگانے والے
اپنے ہاتھون یہ ستم کرتی ہین اپنے اوپر | چوکتی ہین او نہین الفت کی جتانے والے
داد بیداد ہی غنچہ دہنون سے ناحق | قہقہو نمین ہین یہ نالونکی اوڑانے والے
کیا شب وصل ہی منظور سحر ہو جاسکے | بہیرویں آنے چپکے سی ہین گانے والے
کیا بتو بتکدہ سمجھی ہو خدا کے گہر کو | کون ہوتی ہو مری دلمین سمانی والے
جور سی موڑکے منہ طعنی ہنسی میری بلا | تھک کی خود بیٹھہ ہین گی وہ ستانے والے

نطق اب گہر سے نکلتی کو ہی وہ نور نظر
ہین کدہر پانون تلی آنکھین بچھانے والے

نازبیجد ہین وہان آفتین ڈہانی والی | جھیل لون مین جو ہون وہ چار ستانی والے
دیکھین کیا ماری پڑتی کبھی گڈہانی والی | اب بہی باز آئین مری دل کی ستانی والے
ہین بہی آپکے گیسو سمجھ گنج عارض | لوگ کہتی ہین جنہین سانپ خزانی والے
لیجہ سی لیجہ اونکو سکھائی ہین وفا کی معنی | اچھی و شاد ہین غماز پڑہانے والے

کوچۂ یار مین ہم سب سی الگ بیٹھی ہین
کون یہ گبر و مسلمان ہین اوٹھانی والے

نسہی بوسہ کوئی نیم نگہ نیم ادا
کچہ تو اِی دولت خوبی کی لٹانی والے

چہنک گئی ہم کرم ساقی دریا دل سے
ایسے کا ہیکو کہین ہونگی پلانے والے

دور بیٹہا ہون ہٹون کیون مین ابہی دور نہ جا
سیر کہین پہلو ہی نہ زانو کی دبانے والے

آتش شوق مین وہ سوختہ جان جل نہ بجھی
ڈہیر در پر ہیو وہ سونی کی لگانے والے

نہ عدو اونکو سکہاتین نہ رقیب انکو پڑہاتین
میری طالع ہین خود اوستاد پڑہانی والے

اس نزاکت پر جی ہونگی تم ہی کیا خوب
کون ڈرتا ہی اگر تم ہو ستانے والے

در و دیوار سی شام ہی سے بنایا شب وصل
مجہے تیور نظر آئے جو جگانے والے

غصے سے منہ میر الٹو بگڑا ہی پرائی مین نطق
اپنا منہ دیکہین ذرا منہ کی چڑہانے والے

١٧١

وصال باقی

بد نام مفت سارے زمانے مین کر گئے
سمجھین گئے ہم ملے تو جوانی کدہر گئے

آہ اس قدر رسا کہ فلک سے گزر گئے
پہر اٹھنے نا رسا کہ نہ اوس بام پر گئے

دم بہر نہ ٹہری غمزہ شب وصل کر گئے
کیا ابہی کیا گئی ادہر آئی اودہر گئے

چٹکنے کو تارے رات مین دیکہا بین خیال
سلک گہر کسیکی گلی کی بکہر گئے

کہیلا شکار دل نگہ بیحجاب نے
گہونگہٹ اوٹہا کہ بازکی ٹوپی اوتر گئے

تیغ جفای یار سے سسکا کرے رقیب
مین مرکی جی گیا مری اچھی گزر گئے

جمعیت حواس کا شیرازہ کہل گیا
جوڑا وہ کیا کہلا کہ طبیعت بکھر گئے

نکلے صبا سی بہی وہ ہوا کہانے پیشتر
نکہت سی آگے اونکے سواری گزر گئے

دلکو جو وجد رات کو تہا ذوق درد سی
آہ شور رفشان مرے کیا کیا بکہر گئے

[illegible]

دزد حنا سے رہیو نہ ہشیار مجھکو کیا
کیسے لگا ہاتھ دل کی انگوٹھی اوتر گئے

ایسی بھی نازکی کہیں دیکھی سنی نہیں
آنچل سنبھالنے میں کلائی اوتر گئے

تلوار وہ سنبھال چکے میرے قتل پر
ٹھنکا سے باندھنے میں جو ناف و کمر گئے

کیسے شراب بحر میں پانی جو پے لیا
سمجھا کہ آب تیغ گلے سے اوتر گئے

یادوش بخیر یاد کسیکی شب فراق
آئے تو جان زار کے تسکین کر گئے

کب تک اوٹھائیں ناطق شب غم کی ہول ہم
آتے نہیں وہ ملکے مگر موت مر گئے

سینے میں حسرتوں سی جگہ ایسے بھر گئے
امید گشتگی [illegible] سے کہ مر گئے

کیا پھر یاد شوخی دلدار کر گئے
شب میری خم دل میں ناوک سے جو بھر گئے

کمبخت آہ خواب سے اونکے ڈرے ہوئے
چوروں کی طرح رات کو اوس ہم [illegible] گئے

نکلے ہیں چاند تارے پئے صورت نگار
آنکھیں تجھی کو ڈھونڈھتی ہیں کدھر گئے

کہتے تھے ہم نہ باغ میں جیسی لقا ہے لٹ
یہ جون کسکے سر ہوا بلبل جو مر گئے

کیا کیا غرور ہیں اونہیں حسن شباب پہ
سبزہ کی جب نمود ہوئی تب اوتر گئے

آنے سے تیرے میں جو بچا غیر مر گیا
بھاگی جو تیر گھر سے تو موت اوسکے گھر گئے

مرکر سبھی بچے تو ہم رنج سے نجات
ڈوبی نہیں رنا تو مرتے ہی پار اوتر گئے

کیا دل فریب وہ نگہ شرمگین ہے ناطق
سے آنکھ میں شعور [illegible] دل میں اتر گئے

وہ دو دل ابر دم سر و بیدا ساون کی
مجھکو گرمی میں ہی ہے جو ہوا ساون کی

ہے یہاں بارہ مہینے میں [illegible] ساون کی
رو رو کے [illegible] تو تاہیں اور ساون کی

[illegible]

ٹھنڈی ہی سانسیں بھی وہی ہیں جو بہر دیکھا
جیسی ... جلد اوسکی ہوا پہیلی
وقت ... کے خیال خط سبز جانان
مر گیا مجھ سا جو بیکس بہت تڑپی برق
تھوڑی تھوڑی ہے یہ آگے مری چشم تر کے
یہ گرجتا ہوا بادل نہیں آتا سامنے
... سپہر پہ کیا ... و عشق ...
کون بیٹھا ہوا سنتا ہی یہ بجلی کیا ہے
مے کش مسجد میں پانی کی عوض ہی پیتے
اوسکی بہیگی ہوئی پانو کی ... ہون
موج ہی جام سے پہنچی ہے لب میکش تک
فصل کی جوش سے ہی لغزش مستانہ ہو
... کے کرتا ہے جہان اسکا گیا ...
فوج اندوہ ہی ... اوسی فوج کی ہے
ہے فرقت ... کو گور کے اندھیاری ہے

دم چڑہائی ہوئی پہرتی ہی ہوا ساون کے
اس طرح اوٹھتی ہی فرقت میں گھٹا ساونکی
ہمکو گہر بیٹھے دکھاتا ہے فضا ساونکی
کھول کر بال بہت روئی گھٹا ساون کی
گہٹ کی تیلی کی برابر سو گھٹا ساون کی
رعد ... ونکو دیتا ہی صلا ساون کے
رہ گئی دم کے طرح گہٹ کی ہوا ساون کی
پردہ کس شوخ کا یارب ہے گھٹا ساونکی
ہون جو بہتی کی بخارات گھٹا ساون کے
لاؤں جوتی سی پہاڑونکی گھٹا ساونکی
لے اوڑی بادہ گلگون کو ہوا ساونکی
لڑکھڑاتی نہیں بیوجہ ہوا ساون کی
ہمنشین اب مجھی یاد دلا ساون کے
ہجر میں سلی سوا کیا ہی گھٹا ساون کے
چاندنی نکہری ہوئی ماہ لقا ساون کے

سبزہ کی روپ پہ پژمردہ ہی جی ہی جو اوداس
نطق کیا ہجر میں خوش آئی فضا ساون کے

وہ اوسکو مری پاس سے کیا گئے
صنوبر تری قد سے ... گئے

نہ خود رفتگی مجھکو سکھلا گئے
چمن میں ہے غل چھا گئی چھا گئے

١٧٣

[illegible]

وہ لاشے پر آئے خجل ہو ہوا	پسینے مین مردیکو نہلا گئے
کفن سرخ شاہانہ جوڑا اپنا	شہید جفا ہنسکے دولہا گئے
وفا کر چلے ہم جفا ہو چکے	ہم اپنے کیئے کی سزا پا گئے
فلک گو بہت فتنہ پرداز تھے	اون آنکھونکی گردش سے چکرا گئے
نہ لائی مری گرم جوشی کی تاب	نزاکت سے دم بھر مین مرجھا گئے
شب غم مین آنسو گئے تا ثریے	شرر آہ کے تا ثریا گئے
گلو بہین ہو جو سہتی ہو دہوپ	پڑی چاندنی تو وہ کمہلا گئے
تراظل دیوار ممدود ہو	کہ ہم بھی یہان پانون پھیلا گئے
مگر ترے رخ کے بوسے لیئے	کہ مصحف تھا ہم اوسکو دہرا گئے
نہ خط سے ہی منہ دکھانیکی شکل	کہ آئینہ رخ مین بال آ گئے
نہ کچہ ہمسے چرخ دنی کے چلے	جو لائی ہے سب پی گئی کھا گئے
نہ چونکی جو سوئی تری ہیان تیغ	سرافیل سو بار چلا گئے
سراغ عدم رفتگان کیا ہوا	گدہر اونکے نقش کف پا گئے
ہمین غش سے آنا تھا کیا ہوش مین	کہ گئے وہ جو ہم آپ مین آ گئے

ابھی تعلق تو مرنے والے نہ تھی
مگر لوگ کہتے ہین کچہ کھا گئے

جفا کر چکو بس وفا ہو چکے	اب ایسا نہو گا خطا ہو چکی
نہین ہو چکی ابتو کیا ہو چکے	شب وصل ہے دلربا ہو چکے
زمین آسمان ایک دل نے کیا	ترٹپنے کی بھی انتہا ہو چکے

۱۷۴

175

یہ آزار دل جانے والا تھا — ہمین ہو چکے بس دوا ہو چکے
عدو سے بہی آخر بگڑ ہی گئے — نہ کہتے تھی ہمسی وفا ہو چکے
جو دل اوس سے پرہیز کرتا نہین — تو ہمسے بہی اسکے دوا ہو چکے
بند ہی اوسکی بوٹی سی قد کی ہوا — صنوبر کے نشو و نما ہو چکے
مہ چار دہ چار دیمین ہوئے — ترقی کے بہی انتہا ہو چکے
پتنگا سی جو ایک سے جان زار — وہ اوس شمع رو پر فدا ہو چکے
مری نالی سن سنکی بولا وہ بت — شکایت مرے ناخدا ہو چکے
تمہین بہی مری جان کچھ ہو تو ہو — مسیحا سے میرے دوا ہو چکے
کرین کیا بھروسا تھا ایک آہ پر — وہ کمبخت بہی نارسا ہو چکے

او بہار رنگا می نطق جوش شباب
بلبلان وینسے شرم و حیا ہو چکے

کو موت شب ہجر نہ آنے پر اڑی ہے — مجھکو تھا یہ دہوکا کہ سرہانی ہی کھڑی ہے
ٹلتا نہین میدان سی گو دہوپ کڑی ہے — انسان ہی کہ دیوانہ ترا دہوپ کھڑی ہے
ای سرو چمن نرگس مستانہ کے غم مین — جام مے کوثر لئے وہ حور کھڑی ہے
پر دیمین بہی ہے حسن تماشا طلب اوسکا — دیوار مین روزن کی جگہ آنکھ جڑی ہی
بوسون کی ہری جاتی ہی اوس شوخ سے ضد — یہ نرد کا اڑتا نہین قسمت کی اڑی ہے
پردہ جو اوٹھایا تو نگاہونکی جمگھٹ — رخسار پر اوس شوخ کی کیا بہیڑ پڑی ہے
بجلی کی طرح ہنس پڑی رونے سے نہ ظالم — بہادونگی نہ جہالی ہین نہ ساون کی جہڑی ہے
روتی مین ہین لخت جگر و دل کی بہارین — جو تار ہی اشکونکا وہ پہولونکی چہڑی ہے

مخزون نکات

یہ فقط قدرت خدا ہے آدمی مخزون نکات

یہ میری سیہ خانی کے ہی چاندنی نمود
میں نے جو کہا ہوںگا بزور آپکا بوسہ
رات آپ نے کاٹی ہی کہاں ہونہ تو دیکھو
چڑھی تھی بکتی کی جگہ آنکھہ ہمارے
گھبرا کے وہ اوٹھہ جائینگے ای جوش تمنا

جو صحن میں لیٹی ہوئی کھلی سی پڑی ہے
کہنے لگی کیا بات ہی یہاں لوٹ پڑی ہے
یا تو نگا لکھوتا ہے نہ مسی کی دھڑی ہے
یہ تیری انگوٹھی کسی یادی نے جڑی ہے
کیوں فوج کی فوج آگی بہلا ٹوٹ پڑی ہے

بیوجہ نہیں ہے یہ پریشان سطری نطق
کیا مجھہ سی چھپاتے ہو کہیں آنکھہ لڑی ہے

تب سے مجھے چڑھہ آئی بدن پر جو پڑی ہے
لاغر ہوں میں ایسا کہ دکھائی نہیں دیتا
بیتاب ہیں وہ بھی مگر بیتابی دل سے
شوخی نہ شرارت نہ کرشمہ نہ اشارت
ممکن نہیں تعریف کسی اہل سخن سے
آغاز شب غم کی حقیقت تو بیان کر
دم بھر میں تڑپ لیتی چالوں ہوا آپ
ای روح یہاں جسم نے سی بلا لی جنت
سنتا نہیں کوئی شب غم کسکو پکاروں

کچھہ وہم ہے یہ بھی چاندنی فرقت کی کرن ہے
آئی تو ہی حیران سی پر صورت کھڑی ہے
کیا میری خبر لیں گے اونہیں اپنی پڑی ہے
آنکھوں کی فقط دیکھنی میں آنکھہ بڑی ہے
چھوٹی سی تیری منہ کی صنم بات بڑی ہے
ای خضر سنا ہے کہ تری عمر بڑی ہے
ای موج عشق بیچ میں تو بہاند پڑی ہے
اوس حور کے کوچے میں مری لاش گڑی ہے
کیسی ہے مگر ساری خدائی میں پڑی ہے

طوفان طبیعت کی روانی میں تری نطق
ہر بحر غزل جاکی سمندر سے لڑی ہے

جب بھی شام کو وہ آئنہ لیکر بیٹھے
سیر گلشن رخ گلرنگ سے کی گھر بیٹھے

پهوٹ پهوٹ اس قدر رویا نہین تیرا گدا
چاہتا تہا نہ تری بزم سے دل جانیکو
اسکے پاس آج تو نکل اوسکی یہان ہی نہ بنا
اوسکی خاطر کو گران غیر کے دلکو بہاری
اثر نالہ ہے وابستۂ درد الفت ❊
ایلچی را جه زوال اوس سے نہ کچہہ خوف کری
قہر ای گل ہی کہ بلبل کو ملی کنج قفس
کچہہ نہ وحشت مین غزالون ہی کی شرکت دیا
تجہ سے بحر جہان گزران جب دیکہا
یہہ خط سبز نہین اونکی لبونکے نزدیک
اتنی طاقت ترے آنی ہی سے نہین آئی
دلکی ہی حسرت ہی لطف کی جس خلقی مین
اس نگاہ غلط انداز سی کیا تسکین ہو
غیر کے پاس کہیلا نہ اوسی چہوٹ سکے
گہر سے نکلے شب وعدہ کبہی ہو کر بیتاب
ضبط گریہ سے ہی گہتا مجہے دل کا ہر دم

دیکہا ہی دیدۂ گریان ہم کہین گہر بیٹہے
رات کو ہم کوئی سو مرتبہ اوٹہکر بیٹہے
بیسوا وہ ہی کہ سکے نہ کبہی گہر بیٹہے
خاک ہم اٹہے وہان نبکے جو پتہر بیٹہے
دلسی نکلی اگر ای جان تو دل پر بیٹہے
نامہ دی ہاتہہ پر اوس بت کی کبوتر بیٹہے
شبنم آغوش مین ہو خار برابر بیٹہے
سامنی میرے بگولے ہی تو ہوکر بیٹہے
ایک ہی ناؤ مین تہی خضر و سکندر بیٹہے
حضرت خضر ہین گویا لب کوثر بیٹہے
آج مدت مین ہم اوٹہکر سر بستر بیٹہے
خوب ہی بیٹہتی ہی نرد یہ جس گہر بیٹہے
تیر ایسا تو لگا جو مری لب پر بیٹہے
رشک کی صدمی اٹہاتی رہی شب بہر بیٹہے
ہوکے مایوس کبہی جا کی پہر اندر بیٹہے
اسمین کچہہ شک نہین پانی جو مر کے گہر بیٹہے

نطق کہل جای ہماری رگ جان کی قسمت
اگر او سیر مژۂ یار کا نشتر بیٹہے ❊

زخم دل گو یا نہین پرشا کئی بیدا ہی — دیکہہ منہ کہولی ہوئی لب تشنہ فریادی

کسلئے منت گزار اپنا دل ناشاد ہے
بیستون اوس کشتۂ بیداد کی روداد ہی
اور تو کہلتی نہین کوئی کہلی ہنسی کی وجہ
وصل کا وعدہ وفا ہوئی کبھی دیکھا نہین
آرزوی وصل سی گلشن مین میرا ہی تنگ
اشک کا قطرہ ہی جب ٹہہر گرون کسطرح
جو نہ یاد آئی کبھی ہمکو وہ ہی بیدرد کا نام
جو نہین منت کش ایفا وہ وعدہ ہے ترا
تم بنگلین دل کے جو بیداد کو ہی سمجھو ناز
ایڑیون تک بار کے پہنچی ہین گیسوی رسا
بند مین آ آ کی بت کرتے ہین کیا بڑی غرور
گوشۂ چشم ستمگر سے کہین گاہ نظر
مشت خاک اپنی کدورت ہی سہ برباد ہین
سایہ سان ہردم ہی ساتھ اوس کی یا جہان
لوگ ہے کارشتہ پہر وہین پر توڑ دو
دہیان مین عشاق کی آرزدگی لاتی نہین
پیار سے میری گلی مین آپ آنا ہین ویلی
پہر ہلال عید قربان کی طرح نکلی وہ تیغ
شاد تو دل اے چشم گریان شاد یا ناشاد تہا

ہمکو شاید کاوش مژگان جانان یاد ہے
اس قدر رنگ ہے ہوا گو یا دل فرہاد ہے
چشم قربانی جگر محو رخ جلاد ہے
تا قیامت دیکھیے کو ہمین یہ خوب بیداد ہے
روی گل پر منہ ہی در آغوش [illegible] باد ہے
اشک سی گرنا دل التقدیر کی افتاد ہے
جو کبھی بہولی نہ مجھکو وہ تمہارے یاد ہے
جو نہین ممنون اثر کی وہ مری فریاد ہے
ہم یہ ناز دل کہ ہمکو نا رہی بیداد ہی
خوب چہاجاتی جو کبھی ام [illegible] یاد ہے
کعبے کی زندی ہوتی ہین انکی [illegible] یاد ہے
مرغ دل ہشیار رہنا گہات مین صیاد ہے
اپنی آہو نکا نگہ کو لا جرم ہی [illegible] بنیاد ہے
ایسی ہم دیوانی ہین جسکے پری ہمزاد ہے
وہ نئی ایجاد یہ ہی ایجاد ایجاد ہے
جانتی ہین وہ کہ ہمکو ظلم [illegible] یاد ہے
رات کی بہی کچھ کہانی کج ادائی یاد ہے
پہر لب زخم جگر تجھکو مبارک باد ہے
شاد اب باقی نہ تیرے ہاتہ سے ناشاد ہی

سرفرازی اور تقدیم اسکے ہی ابجد مین نطق
ایک نقطے کا نہین پابند الف ازاد ہے ❊

لے قتل مجھے کرتے جی مین اگر آئے
یہ آہ غضب ہے جو کہین بات پہ آئے
پتھر کے بھی دل سخت ہو تھا صدمۂ دوری
اوستاد تھا جو کانہ شب وصل سحر تک
گھبراتی ہی پھر ابھی طبیعت کئی دن سے
یاد آتا ہے یار آتا ہے رشک لگتے دلکو
ستنے مین پری خوب تصور نے اوتارے
بستا ہوا شاید کہ وہ گل سو کے اٹھا ہی
وہ زلف بہت بڑھ کے نکلے خیر نہین ہے
وہ بھی جو مجھے کرنے لگین پیار عجب کیا
جب غیر کو بھر کے دیے جام عنایت
سونا ہے رنگین گے قدم جب اوٹھا کر
الله ہی روانی تری شمشیر نگہ سے
فریاد سے اپنے او نہین آزردہ جو پایا
کمبخت ہمیں نے نہین آکے سنائے
منہ سے ہی نیا پر چھپا راز محبت ❊
باری خلش غم سے کہنا ہے ابھی باقی

اچھا ہی ہوا کیا جو طبیعت ادھر آئے
دیکھی گا کہ ڈر نکلے ترے دلمین در آئے
منہ تیرا بھر آئینے کے آنکھ بھر آئے
ایک اور دیا جام او نہین کچھ بھی اگر آئے
بس آج ہی کل سنتے کسی شوخ پر آئے
بیچا ہی یہ طائر مجھے سچے خبر آئے
دلمین مری تصویر یہ مروا و تر آئے
دامن مین بھر پھول جو باد سحر آئے
جب ور کسی تیغ مین نازک کمر آئے
اب غم کے بدولت مری رنگت نکھر آئے
حسرت نکلے مرے دل کی طرح آنکھ بھر آئے
تو آپ ہی یہاں آنسی اجل پیشتر آئے
پیر پرتی بس ہتنے مین کہ سوچو یہ کدھر آئے
آگے نہ بڑھی آہ فلک سے اوتر آئے
بس ننگی جیسے ہو گئے سر جو وہ خبر آئے
اعجاز مسیحا ہوئی مشہور کہ آئے
آنکھو نسی بہا خون تو دل کی خبر آئے

ظاہر ہے وہ حصرت جانان جو قلق تھا
با این ہمہ ضبط آنکھ مری پھر بھی بھر آئے

بے سود ہین سب آگیٔ نہ زر ونہ شہ ہا
ناصح یہ طبیعت ہی بس آئی جدہر آئے

اوس تک نہوئی آہ کی افسوس رسائی
ٹکرا کے لب بام سی ناکام اوتر آئے

دیکھو تو کہین لاش نہو لخت جگر کے
آنکھ کے دریا مین ہی کیا چیز اوبھر آئے

خالی پھری وہ نگہ ناز کبھی نطق
کچھ طاقت دل لی ہی گئی جب نظر آئے

شکل یہ آہ بے اثر کے ہے
اونکو ٹھنڈی ہوا سحر کے ہے

بیٹھ یون سایۂ مغیلان مین
ای جنون دھوپ دوپہر کے ہے

میرے درد جگر سے واقف ہو
ہر گھڑی آہ تیرے خبر کے ہے

حسن ہے خانہ زاد صاحب کا
دلربائی کنیز گھر کے ہے

داستان دراز رنج فراق
ایک نالے مین مختصر کے ہے

شمع سوز وگداز کے ہے گواہ
پوچھیے کس طرح سحر کے ہے

دن جدائی کا روز محشر تھا
دھوپ کیا مشکلونسی سر کے ہے

دلکو نومیدی اور شبکو یاس
نطق نے عمر یون بسر کے ہے

دیکھ اے دل وہ یار کا گھر ہے
اب رسائی ترا مقدر ہے

نہین نسبت ترے دوپٹے سے
چاندنی ایک میلی چادر ہے

نیکیان کر رہی ہین حسن عمل
گو رہکو کیا ترا ڈر ہے

پہنچے ایڑی تک اوس صبیح کی زلف
رات دن اندنون برابر ہے

ایک تو جھوٹا وعدہ کرتے ہو
دوسری بات میرے سر پر ہے

کیون وہ ہون آپ کیون وہ ہاتی ہین
یہ گلی ہے کہ آپ کا گھر ہے

بند مٹھی ہے غنچۂ گل کے
ہر کسیکو محبت زر ہے

قمریان ہین نعلیون کی ہزار
کب صنوبر ترے برابر ہے

ہر کنائے مین ایک اشارہ جدا
ہر ادا مین ادای دیگر ہے

وقت فرصت کبھی سناؤنگا
شوق کا میرے ایک دفتر ہے

میرے آہ و فغان کی آگے نطق
کان کے بات شور محشر ہے

ادہر ہم آئی اودہر آپ کو ملال ہوئے
نہ آدمی ہوئی کوئی برا خیال ہوئے

ہوا یہ طول شب غم سفید بال ہوئے
جو قرن ہو گئین گھڑیان تو لمحے سال ہوئے

خدای خضر کرے عمر سیج دغم کے دراز
کہ وقت بد مین ہماری شریک حال ہوئے

کچھ انتہا ہے شب ہجر کے نہین معلوم
ہوئی نہ رات تری لمبی لمبی بال ہوئے

کہان ہے ارے وہ لگاوٹ کی ای حضور نگاہ
کدہر گئی وہ چھری جس سے ہم حلال ہوئے

تمہاری تیغ نے مریخ سے لڑائی آنکھہ
ہماری خون سی جوہر جو لال لال ہوئے

مجال کیا کہ گلی مین بھٹک سکین عاشق
بنے ہین شیر یہ کیتی ترے مہال ہوئے

غرور و نخوت الگ ہے جفای جو الگ
برا ہوا جو یہ انسان خوش جمال ہوئے

تمہارے رقص نے بسمل کا رقص کہلایا
ادہر تو ہاتھ اٹھا لوگ ادہر حلال ہوئے

مریض خال تھی ماری قضا کی گولی کے
بہت سے مر گئے اچھے جو خال خال ہوئے

لطافتین یہ بدن مین شباب نے بہردین
وہ نرم نرم کف پا پری کی گال ہوئے

زبان حال پہ ... [illegible]

لگے جو پیڑ ونکو تپھر تو یہ صدا آئے
یہ کل کی بات ہی آپ اسکو ایسی ہوئی ہین
وہ ناتوان ہین وحشی ہتا مثل نکہت گل

پہلی یہ خوب ہین پہل بہت نہال ہوئی
مری ہوئی ہین گویا ہزار سال ہوئے
کہ موجہ نامی نسیم بہار جان ہوئے

کرمی ہین کشتہ ابرو اوسی گلی ہین خلق
بہشت کے وہ ہوئے خاک جو جلال ہوئی

غافل نہین ہون خواب مین تیری خیال سے
وحشت ٹپک رہی ہی مری جان و حال سے
نکلا پھڑک کی دام سے گیسوکے مرغ دل
ای زرد رو خزان مجھے بتلا تو کیا ہوے
بکھرے ہوئے وہ زلف ہے مجموعہ بلا
دکھلا کے تل ہلاک کیا دوسے مجھے
پنجہ خدا نے مہر سا اوس بت کو دیا ہین
ہم قیمت اوسکی توڑ دین بازار فقر مین
کیا پوچھتا ہے داغ جگر کے چراغ کا
ہو ہوکے خاک اسکے ہوا ہی اوڑا او گئے
ہر نقش پا مین نقشہ ہے نقش مزار کا

ہے بند آنکھہ باز نہین دیکھہ بھال سے
نقش قدم لڑاتی ہین آنکھین غزال سے
کیا صاف بال بال بچا بال بال سے
وہ سبز سبز ہو نہین گل لال لال سے
اندیشہ جان کا ہی مجھے بال بال سے
گولی کا تم نشانہ اوڑاتی ہو خال سے
ملتا ہے ہتھیلیاں نا خن ہلال سے
کوئی جو آبگینہ لڑا ای سفال سے
روشن ہوا ہے آپکے شمع جمال سے
دیدہ کی ہم نکل گئی گرد ملال سے
ہر ہر قدم لیٹے ہین جو ظالم کی چال سے

چھوڑین گی ایکدن وہ نظارہ کی جرم پہ
آنکھونکو نظق روو گی ابرو یکہ بھال سے

دل سی ہوا ایذ بجھی کم ہی سی لطف کم سہی | یہ بھی نہین نہین سہی جور سہی ستم سے

[illegible]

سیر کو آخر آئے ہین قبر مری قریب ہے
رخصت اوٹھین جو ناز دی اور بہتی قدم ہے

صبح کو شام کرنے تو شام کو صبح کر نیکو
چاہیے ہمکو شغل کچھ ہو نہ خوشی تو غم سہی

ہمسے حضور ہر گھڑی ظلم سہا نجائیگا
لطف اگر ہو دو پہر جور ہی کوئی دم سہی

غیر کا کرنہ انتظار وہ جو نہ آیا جانے دے
اوسکی جگہ پہ ای صنم آجکی رات ہم سہی

بیٹھ گئی جہان کہین عمر دوزہ کاٹ دے
قید مکان نہین ہی کچھ دیر نہین حرم سہی

چاہیے پھر نہ آئے آنے کو کہکے جائیے
دلکو اسی سے جوش گریہ [illegible]

کل ہی جو ہو چکے ہین [illegible]
کیا یہ کہا حضور نے قول سہی قسم سہی

خوب کبھی سنی کی کیون نہین ہونگے اور سے
جور و جفا جو سنے کی کون ای صنم سہی

کرنے جو جوش ہی کبھی کشتگی تب جگہ ہی تھی
آپکا غم نہین ہی ہو کسی کا غم سہی

خود مجھے فلک سے ہی کاٹ کر
خوب ہوا کسی ہے تیغ جفا علم سہی

عفو کرو ہوئی خطا منہ سے ہی نکل گیا
تو نہ خفا ہو بیوفا آپ نہین ہین ہم سہی

نغمہ نہین ہے آہ ذوق ہو جس سے ہمکو شوق
کام فقط اثر سے ہی دم مین اثر ہو دم سہی

ابھی کیا کیا ہین خیال اور جو یار آجائے
کچھ نہو عجب مین ایسا دل زار آجائے

دم مین اوس شوخ کے یون تجربہ کار آجائے
ہٹ گئی دل حیف ہی پھر دو گھر بار آجائے

تو مری جذبے صیاد نہین واقف ہے
مین جو چاہون تو قفس ہی مین بہار آجائے

چہچہاتی ہوئی آجائین ہزارون بلبل
تم اگر جاؤ تو گلشن مین بہار آجائے

کامیابی کی نہین طالع بد سے امید
جاؤ نہین ہوش سے لغرض جو یار آجائے

خوار و رسوا نکرے جوشش وحشت اتنا
کہین ایسا نہو اوس شوخ کو عار آجائے

۱۸۳

تخفیف عذاب ہو جو مر جائے [illegible]

[illegible]

ہای پوری نہ مری آرزوی مرگ ہی ہجر
وہ چھری لیکی اوٹھین اور بیمار آجائے

بخت برگشتہ کی تاثیر سے منہ پھیر لیتین وہ
سامنے راہ مین میرا جو مزار آجائے

چھیڑتا ہون اوسی خلوت مین اکیلا پاکر
کیا مزہ ہو جو مری آنکھ کہین یار آجائے

ہمکناری کی تہ سینہ ہی مانع شب وصل
ڈر ہے اونکو نہ حرارت سی بخار آجائے

ستم و جور کا بدلا ہو تلافی غم کے
پوچھنا کیا ہے جو مجھپر دل یار آجائے

وہ جلین دل کی شب ہجر بجھا جائے الیلد
دہیان اوڑ سکتا جو آجائی بخار آجائے

ٹھہرے اپنے نازک تو ہوائے گلگشت
گرمئی آتش گل سے نہ بخار آجائے

بیٹھتے ہین وہ لب بام اسی تاک مین وہ
مالیین کوئی گلی مین جو شکار آجائے

ہائے جیتے لئی ہم خاک برابر ہو جائین
خاک سے اپنے اوسے نطق بخار آجائے

کب تو یہ بہنے والی تھی محمد شباب کے
میخانے کھینچ لی ہی گئی بو شراب کے

دیتا رہا کب شیخ فضیلت مآب کے
رندون نے قولکی تیغ سی ہون ہمراب کے

دو چار دستے آبلو پاتا ہون عرش مین
اوتری مگر حشر ہی ہو گئی حضرت شباب کے

آیا ہو تکین کسی ہی تکبیر مین وہ منہ کر
جائے نہین ہے تاب سوال و جواب کے

ہوسے گا بوسہ لب شیرین کا سب وہ
کہتی کریگی انت جو تیرتی عتاب کے

لخت دل و جگر ہین برابر کٹتی ہوئے
ہر آہ گرم سیخ ہی گویا کباب کے

ہون محض ہیچ کارہ نہ دنیا نہ دین کا
مجھکو بنا کی خاک کی ہستی خراب کے

مجہ رند کا مزاج ہی ساقی بہت لطیف
کافی ہی بھر شیشہ مجھے بوئے شراب کے

یارب ہون کیون حریص مئے ناب سیقد
دامنے دی ہی کیا مجھی کشتی شراب کے

[illegible]

[illegible]

دیوانہ کر دیا ہے کسی چشم مست نے
زنجیر چاہیئے مجھے موج شراب کے

لایا ہے ایسے وادی تفسیدہ میں جنون
سر دری میں جہان ہی تپش آفتاب کے

طفلی سے ساقیا ہی مجھے ذوق میکشی
او نگلی کے بدلے منہ میں قلم تھی شراب کے

اگر مزہ یہی تا کہ لکھوں دوسری غزل
ساقی سی التجا ہی دوبارہ شراب کے

چادر جو اونکی رخ سی اوٹھا دی نقاب کے
اوٹ آئینے نے لاکے کھڑی کی حجاب کے

سنتھی ڈرتے ہے یہ دل پر اضطراب کے
بجلی بہی بہاگی چھوڑکے کملی سحاب کے

رکھہ دیجیی کتاب حساب و کتاب کے
کچھ کہتی نہ شیخ جی کرم بے حساب کے

اے بحر حسن رات جو ڈوبا ترے لیئے
زنجیر برق موج بنی اضطراب کے

دیکھو ہماری دست درازی شوق کو
وہ شوخ خیر مانگ رہا ہے نقاب کے

کس کی گلی سے ہای اوڑایا مرا غبار
دیکھو صبا نے کیا مری مٹی خراب کے

اے عاشقان خستہ کو در گور کیا کہیں
خود اونکی گہر ہے فاتحہ خوانی شباب کے

او شہسوار تو نے نکالا نہیں ہے پانون
نیلی نکل پڑی ہے یہ چشم رکاب کے

عالم میں تیرے روی مخطط کا شور ہے
ہے دہوم اس پیمبر صاحب کتاب کے

بوٹے ہیں کانٹی حق میں تری تیری چور کے
یہ جا نہیں ہے او تری بی آیت عذاب کے

مارا ہی بن میں گور و کفن ہے نہیں نصیب
تو نے تو ای قضا مری مٹی خراب کے

نیچی نگاہیں جانے دل کے ہیں گہات میں
ٹٹی شکار کی ہی یہ ٹٹی حجاب کے

دیکھو اوسی گلی میں اگر ہی تلاش رطوق
رہنی کی ہے جگہ وہی خانہ خراب کے

[illegible]

بزم سخن میں جو یہ ہے ارزدہ جام کے
شیرینی آج بٹتے ہے اپنی کلام کے

کر وقف آپ بیچیے خوش نیلام کے
جلاو رکہہ سبیل شہید وفا کی نام سے

گزرا شباب حسن میں وہ چمک کہان
برق جمال دیکھنے نکلے ہے آم کے

کیا بات اون سونگی ہی قربان جائیے
ہے آرزو کلیم کو جھگڑے کلام کے

ایواے آسے ہے تو زبانی عدو کی آئی
مدت میں تو آیا ہے آج تمنا پیام کے

چاہیے ہے خدا لگا وسکی آہ پر چشم مست اوس
ساقی کے اختیار میں گردش ہے جام کے

تیغ نگاہ نازسے عالم کیا ہلاک
ترکان چشم یار نے ترکی تمام کے

بعد فنا بھی گور میں پڑتا ہے زلزلہ
آتی ہے یاد جب بت محشر خرام کے

کرنے ہو بی سے غیر وہیں تم بی حجاب ہی
اسواسطے خدا نے تیرے حرام کے

پی پی ہی پہا ہی ہو کہتے بیٹھی ہے جان دے
رٹ لگ گئے ہے یار ابھی کسکی نام کے

دل ہو گیا کشمکش آرزو سے قطع
تلوار جب بہی تو خبر لے نیام کے

ٹہرائے سے نقاب اٹھا قتل عام ہے
سفاکیان میں تیغ سے بڑھ کر نیام کے

آتی ہے اونکی چرخ نی صبح بی شام کے
سو بھی اچہی جلد اوسی مقام سے

باندہے ہی ایسی بخل پر احباب نے کمر
دینے کے نام داد دین یہ کلام کے

ہو اوسنے جاگی وہ آغوش غیر میں
تیندا اونکی پیر نالون نی اچہی حرام کے

طفلی سے ایک وہی کتاب کا شوق ہے
لے بیٹھی بوستان جو گلستان تمام کے

لائیں کہاں تسی نالہ بلبل کا وہ دماغ
ہو بو بگل سے جنکو شکایت زکام کے

تم دیکھنا کہ حشر میں محشر بپا ہوا
دست اوسکی جو شفیق علیہ السلام کے

186

بنایا جائے

بدخو ہو جو حسین نہ چاہوں اوسی کبھی
میں شکل دیکھتا نہیں صورت حرام کے

صاحب کا بندہ حسن ہے پر اعتبار کیا
مشہور ہے فرار ہے عادت غلام کے

آتے ہیں پوچھنے وہ مرے حال زار کو
جب بس چلے کہ اب نہیں طاقت کلام کے

اونکی حضور رقیب کے جنبش نہیں ہے نطق
میرے زبان منہ میں نہیں میرے کام کے

حجاب چھوڑ کر اب دلبری دکھا کے
مرے بغل میں نہ تصویر تم دکھا کے

خیال یار کا رہتا ہے رات دن دل کو
پیکا بغل ہی میں شیشی نے اپنی پیدا کے

زوال حسن نے کھینچا انھیں مکینی میں
شباب کے نہ وہ شوخی رہے نہ چالا کے

وہ آج کون ہے اوسکے تلاش کو پھرے
وہ شمع حسن کے دولت ہوا ہی نیا کے

یہ زخم ہیں یا پارہ کر دیے ای ترک
شکار گاہ میں بن بن کی آہو آیا کے

نگاہ شوق سی آزار ہو طبیعت کا
یہ تازگی تیرے گالوں کی کب ہے پیدا کے

بابل انھی ہوں نے نہ ایک دل چھوڑا
حیا و شرم نے پیدا کی اور چالا کے

تڑپ تڑپ کے مرا تھا جہاں کشتہ یاس
ہزار سال ہاں کسی سی برجا کے

نہ معجزے سی جیے گا نگاہ کا مارا
یہ سمجھ بات نکھو کہیں مسیحا کے

پکارتا ہے یہ اوسکا کرم کہ میں قیاس
نہ آج فکر کرو باز پرس فردا کے

غم فراق سے دور شراب میں ساقی
یہ ہچکیاں مجھی دلوار ہی ہیں مینا کے

بزور بوسے لیے ایک بھی نہیں سنی
اوجیے کا کام نہ نکلا بغیر بیبا کے

یہ عشوے غمزے بھی کچھ تھی جو ہم بھی کچھ سمجھے
ہماری سادہ دلی سبھی اونکی حیا لا کے

یہ عذر تنگ دہانی اجی بہت معقول
نہ بات کرنے کے کیا خوب تم چھپا کے

ای نطق ابتدا میں علاج مرض کو سہل
آغاز ہی میں عشق کی تدبیر چاہیے

ہوں بیقصور کیوں مری تعزیر چاہیے

تا اصل و نقل دونوں کے ہمراہ ہوں

تو دست راست میں خط تقدیر چاہیے

بات ہوئی ہے

میٹھی اوس لب کی بات ہوئی ہے
بات گویا نبات ہوئی ہے
تیری قدرت سے ورنہ ای خالق
کس کی کیا کائنات ہوئی ہے
دل بھی خالی ہے جان آرزو

میں لکھتا تھا کراونکو جیسا کہ تھا
چلی تھی بات کوچہ باب نطق شیدا کے

بہار رنگ بوئی گلشن اوس سے
وہ نطق ای بت کہ ہی بندا گن اوس سے
وہ رخ روشن کہ دل ہی روشن اوس سے
سلامت تیری تیغ زخم باران
جنون وانم خرد یا بندہ یارب
مراصر آپ کا جلوہ ہمیشہ
اوسی گل کے چمن کا خار غم ہی
الہی ٹوٹ جائے پہولونکا ہار
وہ جیسے برق بھی شوخی میں ہے ہات
وفا اس میں اوس میں پیری یارب
رہی بخیری کی یارب خوش کشادی
اگر بولے تری آنکھونکا جادو
نہیں میرا تو کیا دشمن کا ہوگا
بہار بیخزان جلوہ تمہارا
تمہاری راہ میں جو خاک ہوجاے

مرا دل بلبل اوسکا شیون اوس سے
ہوئی ایجاد طرز شیون اوس سے
چراغ داغ میں روشن اوس سے
کہ سینے کے تھا گلشن اوس سے
رفو اس سے ہے چاک اس اوس سے
کہ برق اس پہ ہی شمع خرمن اوس سے
چھڑا اون کیسی لگا دامن اوس سے
ہوئی جاتی ہے جم وہ گردن اوس سے
کہا روتی تڑپتے ساون اوس سے
وہ خوش دشمن ہے خوش دشمن اوس سے
کمان ابرو کی ہے تیر افگن اوس سے
زبان معجزہ ہو الکن اوس سے
نہیں ہوتا کسی شایستہ ظن اوس سے
مرا دیدہ مرا دل گلشن اوس سے
ستم ہے تم بچاؤ دامن اوس سے

خدا شاہد ہی تیرا ہو رہا نطق
رہا کر تو نہ اتنا بدظن اوس سے

ہم اہل غم سے ہیں ہمیں ماتم پسند ہے
چاندوں میں صرف ماہ محرم پسند ہے

سوز دروں ہی گریہ و ماتم پسند ہے
گرمی میں ہمکو بارش پیہم پسند ہے

گو خال بد ہی پر ہی وا مرا ایک تنگ پہ
گل کی ہنسی ہی گریۂ شبنم پسند ہے

پیدا ہو جو ز ظلم نتیجہ فلک ستم جفا
یہ سب عیوب اوسمیں ہیں تا ہم پسند ہے

جنت مبارک اہل شعم کو زاہدو
ہے بلا کشتو نکو جہنم پسند ہے

کس قسم کے ہیں اہل محبت ہیں آدمی
غم تو بہت پسند خوشی کم پسند ہے

اپنا عدو ہیں رشک کا مارا کسی سے ہوں
نام خدا وہ شوخ تو عالم پسند ہے

ہم ہوا و ہوس ہیں کا وصف ہمسے چھپاؤ
یہ بات اہل راز کو مبہم پسند ہے

جھوٹا ہی وعدہ یار کا ہم کیوں نہ مان لیں
بیتاب دل کی دینے کو یہ دم پسند ہے

ای جاعقل ترک جنبش ابرو دکھائیو
اس ترچھی کا ہمکو چیں و خم پسند ہے

ملتی ہی نہیں زلف یار سے عمرت دراز باد
ہمکو یہ تیرا طول شب غم پسند ہے

زاہد بد مذاق کا مارا ہوا ہے موہنہ
جو چیز ہے نری کی بہت کم پسند ہے

ڈالوں گلے میں جی چاہے پھانسی بھی کیوں نہ ہو
اتنا کسی کا گیسوئے پرخم پسند ہے

رکھتا ہو جو دردسی بیتاب و بیقرار
ہاں ایسی زخم پر ہمیں مرہم پسند ہے

ہمکو ہلال عید مبارک ہو زاہدو
ہمکو تو تیغ کا ابروئے پرخم پسند ہے

او کبھی نگاہ ہے نیچے کبھی نگاہ
کیوں آپکو ہلاک دو عالم پسند ہے

کیا طعن اے ملائکہ اے دیو کیوں حسد
خالق کو جبکہ خلقت آدم پسند ہے

اے شفق ایک عمر سے ہی لطف باہمی
ہم غمکو ہیں پسند ہمیں غم پسند ہے

نکلا ہون گہر سے داغ عزیزان لئے ہوئے
کچھ پاس ہی ہی ساتھ امید وصال کے
بیتاب ہو کی خوار نہو بزم یار مین
کہتا نہین ہے تلخی غم کس بلا کے ہے
گہر والی گہر مین تنگ ہین باہر فضا مین عجیر
ابر سفید جا بجا نظر آیا تو شک ہوا
کس کس کو دیتے اشک کہ دل خون ہے بوند بوند
باد صبا کچھ آج تو اترائی آتی ہے
ہم باغ جا کی سیب ہی توڑ لائین گے
تجھ کو نکلوا اس گلی سے نکالا ہے یار نا
آنکھون نکالے کسکو کشور دل پر ہے غم تاخت
جہونکا کوئی ادہر کو بہی باد صبح گاہ
بہیا اگرچہ لاکھون ہی جا نکلا امید سے
رو رہا ہون پردہ نشینون کے واسطے

بن کو چلا ہون گنج فراوان لئے ہوئے
پہلو نہین کا بہی ہے ترکی ان لئے ہوئے
ہان آنکہو ذرا دل ناداں لئے ہوئے
بیٹھا ہے ہڈیان سگ جانان لئے ہوئے
جاؤن کہان تجلی گل لان لئے ہوئے
منہ پر وہ مہ ہے گوشہ داماں لئے ہوئے
جاتی ہین کیا [illegible] مژگان لئے ہوئے
شاید ہی ہوئی گیسوی جانان لئے ہوئے
بیٹھے رہو تم اپنا نمکدان لئے ہوئے
چھٹے ہوئی ہین معرکی میدان لئے ہوئے
ہین لیس بیچ جہان صف مژگان لئے ہوئے
سوتی ہین منہ پہ اپنی وہ داماں لئے ہوئے
لیکن ہو تین جانب حرمان لئے ہوئے
آنکھون پہ اپنے گوشہ داماں لئے ہوئے

شاید چمن مین نطق غزلخوان ہے اے صبا
بیٹھے ہین دم جو مرغ خوش الحان لئے ہوئے

تری نگاہ سی نعمت کی سی الحان ہے
ہمیشہ سے خیال خرام جانان ہے
لگی ہین آنکھین تری خط سی خوش نگاہ ہوکی
نگاہ کا آنکھ مین ہر تار موی مژگان ہے
ہمارا عرصہ دل تو گلستان ہے
یہ سبزہ زار مگر تیغ غزالان ہے

۱۹۱

یہ چھیڑ چھاڑ دکھاتی ہے دل کے پھوڑے کو	تری جو بات ہے نشتر پئے رگ جان ہے
تو میری جان ہے تجھ سے ہی زندگی میری	تو مجھ سی عمر کے مانند کیوں گریزان ہے
اوٹھے جو فتنہ و آشوب وہ نہیں ابھی ہو	گلے حضور کے ہی یا کہ محشرستان ہے
میں جانتا ہوں حقیقت جہان فانی کے	ہی یک خراب سو وہ خواب بھی پریشان ہے
چھپائیں کیسے شب غم کا سوز مثل چراغ	زبان زبانی کی صورت شرار افشان ہے
ہم اوسکے یاد میں دونوں جہان بھولے	بجا ہے کہیے جو ابرو کو طاق نسیان ہے
ادھر ہی جلوہ کہ اوڑ جائیں اشک کے قطرے	تو مہر اور مری آنکھ شبنمستان ہے
حضور خانۂ دل میں کبھی کرم فرمائیں	بہت دنوں سے یہ حسرت پرست مہمان ہے
کبھی جو جائیگا جی کس سے اشک پوچھونگا	نہ آستین ہی پاس ہے نہ دامان ہے
رہا تپاک نہ ظاہر میں جب تو دل نے مجھے	دیا یہ دم کہ او نہیں تجھسے لطف پنہان ہے
ادھر اودھر وہ نظر کرکے دیکھتے ہیں مجھے	اس التفات سے ظاہر ہے لطف پنہان ہے
ہوا ہے محو ترے شکل دیکھکر صفائے	اس آئینے کا خود آئینہ ساز حیران ہے

تری گلی ہی چمن ہے رشک ای گلرو
ہزار شوق سے بلبل صفت غزلخوان ہے

شگفتہ تیری بو سے رنگ گلستان ہو رہے	جلوۂ گل تھا ہی پیو نکا چراغان ہو رہے
لے کے جان پوچھے جو وہ جان جہان جان ہو رہے	گو نہیں ہے پر کہوں ہان ہو رہے ہان ہو رہے
شوق کی ہاری وہ دونوں ہو گئی سینے ایسا	کون اب بتلا سکے دل ہو رہے پیکان ہو رہے
آدمی رتی ہیں اوس سے اس سے ڈرتی ہیں ملک	نار فرخ اور شی ہے آہ سوزان ہو رہے
دل کو کھا دیتی ہیں وہ بین نالۂ ارباب درد	زمزمہ سنجی تری مرغ گلستان ہو رہے

اب جو تجہسی تو لگی ہے ای چراغ بزم حسن
دیدۂ پروانہ میں نور چراغان اور ہے

جام گردان می جلوہ فقط دل ہی نہیں
آئینہ دار تماشا چشم حیران اور ہے

جانتے تھی اپنی ہی دل کو خراب جلوہ ہم
اب جو دیکھا آئینہ ہی خانہ ویران اور ہے

دور اوس قاتل کا آیا بیگنہ پھر ہوگی قتل
داغ لالہ تجھ میں باہی گنج شہیدان اور ہے

تیرے انداز سخن سے کیون نہو ان پو رسا
اور وہ کل کے نہیں تھا آج کی تان اور ہے

سیر ہوتا ہی کہین عاشق کا جی معشوق سی
لا کہ حسرت تو نکالی تو بھی ارمان اور ہے

محو آئینہ جو ہر دم دلبر خود بین ہے
وہ یہ کیا جانے کہ میرا کوئی حیران اور ہے

خار خار عشق کی کانٹی تو نکلے دل سے سب
ایک کانٹا سا خیال نوک مژگان اور ہے

یہ تو میرا بوسہ باقی دیا ہی آپ نے
اور اب اپنی طرف سی تو احسان اور ہے

اب جو خواب ہے گنگارہ رہ گئی آتا ہی خیال
بخت خفتہ کیا کوئی خواب پریشان اور ہے

کل گئی تھی پر اوسی نطق آج پھر جانے لگا
اس سے بڑہ کر کوئی دنیا میں نادان اور ہے

طاق مسجد اور ہی ابروی جانان اور ہے
لطف افشان اور ہی لطف چراغان اور ہے

اوسکے بوسے جان آئی اس سے یوسف مر گئے
سیب جنت اور ہی سیب زنخدان اور ہے

اوسکے ہر حلقے میں دل ان بلبل کی آشیان
شاخ سنبل اور ہی گیسوی پیچان اور ہے

بجلیان اوس سے جو گرتی ہیں تو اس سے تخت دل
چشم گریان اور ہی ابر بہاران اور ہے

اسمین ہیں لاکھوں گرہیں اوسمین جنبش تک نہیں
ابروی یار اور ہے شاخ غزالان اور ہے

اسکا باعث ہی شہود اوسکا ہے مقصود ہی
کفر زندان اور ہی اہل کا ایمان اور ہے

کب نصیب اوسکو ہوئیں ہیں اپنی ناز و تکلیان
تیر اچھلا اور ہے مہر سلیمان اور ہے

سونگھنی سے اوسکی مست ہوتی ہین اسکو نگہلا
سنگ وہ سختی سے ہی گلگت ندی ہی ہوی
اسمین بھی صبح رخ سے ہی پریشانی عیان
اوسمین ہی داغ جگر سوز اسمین شمع نور و
سینہ گردون کو نسبت میرے سینے سے نہین
سوختہ پروانی اوسکی اسکی مرغ جان پتنگ
میری مضمون ہین اناسخ کی مضمون بلند

مار پیچان اور ہی گیسوی پیچان اور ہے
لعل جانان اور ہی لعل بدخشان اور ہے
زلف جانان اور ہی شام غریبان اور ہے
جیب فانوس اور ہی میرا گریبان اور ہے
داغ سوزان اور ہی مہر درخشان اور ہے
روی تابان اور ہی شمع فروزان اور ہے
وحی جبریل اور ہی فکر سخن دان اور ہے

ساتھ پچھوا اسمین ہین تازہ و نعیم اوسمین ہین نطق
گنج قارون اور ہی گنج شہیدان اور ہے

وحشت دل سے اور نہ بہلتی دیکھے
مر کے بھی حسرت عاشق نہ نکلتے دیکھی
بیحیائی سے چلی پھر وہ ہٹنی کو دلیل
سوختہ بختون کو بہم الم و تشویش ہی ایک
اور آزار ہین وہ جنمین شفا ہوتی ہے
تربت عاشق دلسوختہ عارض پر
ناز کی نیچی جتاتی ہو مجھے کو دم وصل
گرمی عشق سے کسدرجہ طبیعت ہی گداز
مانع دید صفائی ہوئے رخسارون کے
رو برو ہی من یار یہ کھویا سا گیا

شاخ آہو نہ کبھی پھولتی پھلتے دیکھی
شمع پروانی کی چربی سے نہ ڈھلتی دیکھی
جب یہ کمبخت طبیعت نہ بہلتی دیکھی
ہمنے تو شمع جہان دیکھی ہی جلتی دیکھی
عشق کی بگڑی طبیعت نہ سنبھلتی دیکھی
داغ حسرت کی سوا شمع نہ جلتی دیکھے
ناف آغوش مین دشمن کی نہ ٹلتے دیکھے
رو دلی ہمنے جہان شمع پگھلتے دیکھے
آنکھ پڑتی ہی نظر ہمنے بہلتے دیکھے
بات بھی منہ سے نہ بیچ کے نکلتے دیکھے

[illegible]

بوسے وہ دیگی مجھے وصل میں بولا ای ظفر
آج تو حسرت دل تو نہ نکلتے دیکھے

کیون چرخ پہ سب عاشق ربانی کی لگی ہے
اوس خال میں ہم کو نسی خوبی نہیں پائے
ای چرخ کسی نعمت الوان کی ہوس ہے
کہتے ہیں جسے جذب وہ نوکر ہے ہمارا
ہر آن ادا پر جو نکل جاتی ہیں جانین
کیا نکھرے ہوئی بالو میں بسا جاتے ہیں ہم
ہم لوگ بھی شامل ہیں سلف بھی ہی ہیں تھا کے
خود رونے کو جلنے کو تو ای شمع بنے ہے

کیا جلتا ہی غم میری ہی کہانی کہے لگی ہے
جمعیت خرمن بھی واسطے کے لئے ہے
[illegible]
[illegible]
یہ حسن ہے یا موت زمانے کے لئے ہے
مشاطہ صبا زلف بنانے کے لئے ہے
یارب یہ وفا کسکے زلانے کے لئے ہے
رخ اوسکا رولانے کی جلانی لئے ہے

ای ظفر نہ کچھ پوچھیئے الفت کی شرارت
یہ دونوں طرف آگ لگانے کے لئے ہے

تیرے ہے دم سے یار رنگ کائنات ہے
بنت العنب سے لطف اوٹھانی کی رات ہے
واقف نہیں تو رمز تغافل سے ای رقیب
ہم کہا گیا کہ دماغ خدا جانی کیا ہوا
عالم میں ہیں آجکل عمل جذب کی ہم
تاب قلق بیان نہیں اوس سے یہ ستم
ہوں نقش میں مجھکو لگ لئے جاتی ہیں [illegible]

دولہا اگر نہیں ہے تو سونی برات ہے
پیر مغان کی گھر سے جانے کی رات ہے
یہ خاص اونکے ناز کا اک التفات ہے
پہلو میں دل نہیں ہے عجب واردات ہے
پریوں کی روز اپنی یہاں حاضرات ہے
وہ جاتے ہیں انکو قرار و ثبات ہے
دولہا کو یہ خبر نہیں کسکی برات ہے

کبھی ہو جائیں [illegible]

[illegible]

ہے بند تشنگان شہادت پر آج کل
نیچی ادن ابروؤں کی ہیں آنکھوں کی پتلیاں
رند شراب خوار ہیں بخشش کے کون بیچکل
جادو جگا رہے ہے تمہاری نگاہ ناز

قاتل کا آب تیغ بھی آب فرات ہے
کعبے کے زیر سایہ یہاں سومنات ہے
ہاں ہے تو ایک ساقی کوثر کے ذات سے
میر نہیں ہی آنکھوں میں جھمکٹ کی رات ہے

رسوا کبھی کا ہو گیا ہوتا حضور نطق
جب ہے جنون عشق میں بس اتنی بات ہے

اوس سے میں کیا غیر ہی آفت میں ہے
برق بنجاتی ہے جو موج اوٹھتی ہے
کوچہ جاناں نہیں پھرتا ہے عدو
کیوں نگانی کا گمان بندہ جانگا
یاد رکھے گی مجھے یاس ایکدن
دیکھتا ہے تیغ مجھکو دیکھکر
تیرے روزن میں ہی میرا مرغ دل

ظلم کچھ ضد سہی نہیں خلقت میں ہے
کس قدر شوخی تری رنگت میں ہے
سیر دیکھو دور کی جنت میں ہے
رنگنی خود آپ کے سنگت میں ہے
تو تغافل کیش کس غفلت میں ہے
ہای ظالم کیا تری نیت میں ہے
آشیان طائر جان جنت میں ہے

جو حسین آیا نظر بس بس گیا
عشق بازی نطق کی فطرت میں ہے

نکلا تو چمک کر ہے نکلنا نکل آئے
قد غم ہی شب غم میں مرے بخت سیہ کو
جاتی ہیں ٹھہر جائیں وہ نہیں غصہ ہی آجائے
بوسے ہنکا حساب آپ جو کرتے ہیں تو بہتر

ای ماہ اگر چاند ہمارا نکل آئے
کیا تاب فلک پر کوئی تارا نکل آئے
گستاخی شب کا نہیں جگنو نکل آئے
شاید کوئی باقی ہے ہمارا نکل آئے

دل چھوڑ دی جل ٹک کے خیال او سیکی مژہ کا
ٹک کہیں آپہی سی یہ کانٹا نکل آئے

ہے درد محبت کی جو یہ فرد ترے
پہلو میں عوض دل کی نہ پھوڑا نکل آئے

بیتابی دل سی مجھی مجبور سمجھیئے
با این ہمہ ضبطاب بھی جو نالا نکل آئے

وحشت کی یہ تاثیر ہے ٹھہرے ذرا بھی
صاف آئینے سے عکس ہمارا نکل آئے

گو ترک محبت سی ہوا فیصلہ لیکن
پھر دل کی طرف سی جو یہ جھگڑا نکل آئے

اللہ ری نزاکت جو پڑی چاندنی اوسپر
رنگت متغیر ہو پسینا نکل آئے

تم آکے سر گور بہت دیر نہ ٹھہرو
بیتاب کہیں ہو کی نہ مردا نکل آئے

پھوٹے تری ای وحشت دل آبلے پھوٹے
پی توڑکے سر خار کف پا نکل آئے

جھگڑا ہی مٹی نطق یہ ہر دم کے قلق کا
اللہ کرے منہ سی کلیجا نکل آئے

رتبہ یہ ملا حسرت ابروئی صنم سے
کم رتبہ لگے ہر بیت مری بیت حرم سے

محروم رہیں غیر یونہیں لطف و کرم سے
ایکاش نہ فرصت ہو او نہیں مشق ستم سے

جی سے ہیں جسکے وہی جان کا دشمن
دل جس سے لگایا ہے اوسی لاگ ہی ہم سے

ہر وقت خیال آنکھوں میں ہے لیلی کا تصور
آباد ہے گھر میں تری ہی قدم سے

جب ہونگی نہ ہم لوگ یہ ہنگامی ہونگے
رونق ترے کوچے میں ہے انہیں دن ہی کے دم سے

وہ آنکھیں بچھیں نظر کیا غضب آیا
لو لینے لگی اونکی مژہ نوک کے ہم سے

رونے سے ہرے ہو گئی داغ جگر کے
گل پھول کھلے ابر بہار کے کرم سے

کچھ ہمنے سمجھائی او نہیں کچھ اور ہی سمجھے
پردہ کو کہا غیر سے چھپنے لگے ہم سے

اعجاز مسیحا تو فنا ہو ہی چکا تھا
پھر زندہ ہوا اوس لب جاں بخش کے دم سے

دیکھو تو اعتقاد میں ہیں بت ہیں کہاں کے | تجھانے کو اسی شیخ جی نسبت ہی حرم سے

جب کچھ بھی نہ تھی کچھ بھی نہ تھا اب تو ہیں مر کے
ہستی نہ پیدا آئی ہیں خلق عدم سے

کرتے ہیں ستم روز جزا سے نہیں ڈرتے
تم لا کے ستاؤ نہیں چھٹنے کے محبت
کیا واقعی دین وہ بھی کے نہیں قائل
[illegible] آپ [illegible] خنجر
سے لپیٹے پڑی گی جو رہ مہر وفا میں
کچھ خوف نہ کل سے نہ تل [illegible] خطا سے
تغصہ [illegible] کیا ہے ذرا ہوش میں آ و

وہ دشمن ایمان یہ بت ہیں کہ خدا سے نہیں ڈرتے
ارباب وفا جور و جفا سے نہیں ٹلتی
کیا اونکو ڈرائیں وہ خدا سے نہیں ڈرتے
اس سے [illegible] کو پیا سے نہیں ڈرتے
آفت سی مصیبت سے بلا سی نہیں ڈرتے
ہم سامنے ہیں تجھو سے بلا سے نہیں ڈرتے
بشتے وہ ڈرین جو کہ خدا سے نہیں ڈرتی

بل کھائی ہوئی زلف کو دل دیکھ کے بولا
ہم ہیں وہ بلا جو کہ بلا سے نہیں ڈرتے

جاتی ہے نظر پیار بھری سہم سے
یار کو نامے میں تحریر جو دل کا غم ہے
ڈر ہے جو فرقت کا لگا ہی تو قلق کیا کم ہے
ہم ہی [illegible] بیان کیا ہی نشاط و غم ہے
[illegible] ناداں ہی [illegible] جو کوئی خور [illegible]
روئی ہم [illegible] کہاں تک روئیں
ہاں ہی دل کر گیا [illegible] بگڑ جی ہی گیا

اور ادھر زہر بھری سو بھی نگہ سی کم ہی
کف افسوس ورق سطر صف ماتم ہے
وصل میں بھی یہ تشویش لگا وہی عالم ہے
باغ عالم کا گر یہ ثمر تو ام ہے
بادشاہی جسے کہتی ہیں بخم عالم ہے
خون [illegible] آنکھوں میں ہماری کم ہے
غم اوسی کا ہی اوسے کا مجھے اب ماتم ہے

خوش ہون سمجھا ہون اشارے پریشانی کا
شدّتِ باد سے گو زلف وہان برہم ہے

ربعِ مسکون بھی تنگ ہے وسعتِ دنیائے دل
حسرت و درد و الم جس مین نیا عالم ہے

کوئی محبوب تو جنت کو نہین سمجھا تھا
کیون چھڑاتا تھا کیا واقعۂ آدم ہے

یہان تواضع جو نہین اہلِ کرم کا شیوہ
سامنے جام کے کیون گردنِ مینا خم ہے

رفعتِ بام سے ہے کسکی فرشتو نکو خبر
کرسیِ قصر [illegible] تک فلکِ اعظم ہے

وعدۂ وصل بزور اوس سے مین لیکر خوش ہون
سست بنیاد کو سمجھا ہون کہ مستحکم ہے

قطعہ

اشک نے نامۂ عصیان گذشتہ دہو یا
اور آیندہ بھی دل مطمئن و بے غم ہے

نہین لکھتے ہین گناہ اپنے کبھی ہین ملک
پھیل جائیگی سیاہی ہی کا غذ نم ہے

مین نہ پہنچا سہی حال ثواب پہنچیگا ناطق
کہ ندیم اوسکا وہی ہے جو مرا محرم ہے

دیکھی گا تو جو تجھکو تماشا دکھائین گے
اوپر سے اوپر اپنے یہ تالی بجائین گے

مجھ دل جلے نے پائی ہین پروانے کی نصیب
ہونگا جو وصل شب تب وہ مجھکو جلائین گے

بھاگی ہوئی غلام کا مقبول حج نہین
ہم بتکدے کو چھوڑ کے کعبے نہ جائین گے

شیطان کے فریب مین آدم ہی آگئے
سمجھے رقیب کیا ترا کوچہ چھوڑائین گے

سوزن جو بار بار چبھی گی وہ پائیگا لطف
ای ذوق درد زخمِ جگر کو سلائین گے

سمجھا ہین جبکہ گری ہنگامہ نشور
مشتاقِ دید دوسری مین جہان ہی جائینگے

کیا اور جگر خواب کرینگے شبِ فراق
تھوڑے سے نیند مرد و نبی ہم پلنگ لائینگے

چوری قبول ہی گا ابھی لکی خوف سے
تہمانے مین اونکی دزدِ حنا کو بٹھائین گے

دیتے فرشتے خاک کو بھی مٹی تہ اپنی لحد
کیا جانتی تھی درد کا پتلا بنائیں گے

زلف جب تک کہ مختصر نہوے
قاطع الہال وہ کمر نہوے

خوش ہوں یوں بھی جو کارگر نہو
آہ منت کش اثر نہوے

بات کرنے کو مر رہے گی ورنہ
تم نہ آئے تو کیا سحر نہوے

تم نہ خود آئے میرے لاشے پر
ہیں یہ باتیں تجھے خبر نہوے

تیغ موجود ہے تیرا خنجر ہوں
... جو کارگر نہوے

میرے مرنے کی اوس سے پہ ہم
دعوت اتم کیسے گھر نہوے

کیوں نہ اے شمع سر پہ تیغ نہ ہو
صدمہ کش شاخ بے ثمر نہوے

سیکڑوں ہی یہاں نگاہ لگے
شمع فی النار و السقر نہوے

چرخ نے ہم ہی بیٹھ پر رندا
الغت مری بسر نہوے

بدعتیں گور پہ وہ کرتے ہیں
مر کے بھی صورت بشر نہوے

نطق ہی پر رہا ہمیشہ کرم
مہربانی کبھی ادھر نہوے

ہنوز زخم جگر سو کئے نہ پائے تھے
نمک وہ ہنستے ہوئے پھر چھڑکنے آئے تھے

مرے جلانے کو وہ رات آگ لائے تھے
مرے غزل کو رقیبوں حسین گانے آئے تھے

شہید جو ترے ہاتھوں ہوئیں تمنائیں
انہیں کے نالوں نے میرے علم اٹھائے تھے

نہ سیر گل ہی کچھ اے باغبان مد نظر
مزاج پرسی بلبل کو ہم تو آئے تھے

وہ جوش بھی وہ دل ہی وہ جوانی ہائے
مدد سے جنکے حسینوں کی ناز اٹھائے تھے

۱۹۹

ملے خزان میں نہ بلبل چمن میں عہد افسوس
جو دم نہ بہر تسلی دیا تھا اے ہمدم
یہ یاد کرکے وہ اہل وفا کو روتی ہیں
میں رفتہ ہو بھی چکا بس وہیں سے پھر جاؤ

کچھ اوسکے سننے کچھ اپنی سنانی آئی تھے
تو وہ کدھر گئے تشریف ادہر جو لائی تھی
انہیں کے دل تھی جو میرے ستم اوٹھائی تھی
چلو یہ کہنی کو ہاں ہو گیا کہ آئے تھے

بغل میں سوئی تھی کسکی ملی لی سی ہو کیوں
نصیب رات کو کیا نطق کے جگائی تھے

ہوا جو طالع عشاق خستہ جان کے لیئے
یہ کیا کہ ہو جو ستم ہو وہ میری جان کے لیئے
اگر کرشمہ نہ ہوتا کمانی آتا تیر
مرے ہلاک کو ہے ایک نیم ناز بہت
ہوا جو خاتمہ دل کا تو نشتر غم سے
درازی شب غم کے یہ روبرو کوتاہ
ترے جفائیں اراس تھی کو پہنچی ہیں
لگی جو باد بہاری تو لے اوڑی حشمت و
فراغ بالی عریان سری قفس کو
کمانی ہو دل اہل ہوس میں گرمی عشق
ادھر جلائی کو سرگرم آتش گل ہے
وہ صبح بو جو چھپتی تھی مجھ سنی کو دھوتی وقت
یہ مہربان جفائیں گھری گھری کیسی

وہ خواب چاہتی تھا او نکی پاسبان کے لیے
رقیب ہیں نہیں میں ہی امتحان کے لیئے
تمہارے ابرو ہی خمدار کمان کے لیئے
ستم تراش نہ تو مجھ سے نالہ تو ان کے لیے
جگر کو چھیڑ ئے مژگان خون فشان کے لیئے
کہ رتبہ خال کا ہی لفظ نشان کے لیے
کہ مثل نے کی ہے نالہ ہر استخوان کے لیئے
کہ چھیڑ لیس ہی سمند سبک عنان کے لیئے
وہ بار تاج و کلہ کا شہان کے لیے
کہ آگ ہی نہیں مفلس کے دیگدان کے لیئے
او دہرے صاعقہ بیتاب آشیان کے لیئے
کہ رات آپ نے بوسی کہان کہان کے لیئے
ہوا نہیں ہے ضمن میں عاشق کچھ امتحان کے لیے

برای بیت ہی ہی نطق اور آرایش
وہ مہمان ہی بس دل تو مکان کے لیے

اول اول تری بیداد و ستمگار سہی
آخر آخر یہ تغافل کے بڑے مار سے

عیب لگتا ہے مرے پاس اگر بیٹھے سہی
خیر اسی طور کرو دور سے دیدار سے

دیکھنے دم کوئی دیگر کوئی فقرہ چل کر
ہم بھی اتنی نہیں سادی ہیں وہ پرکار سے

اس گلی مین ہمین رہنے سی غرض ای دربان
بیٹھنے دروازہ نہ بیٹھے پس دیوار سے

غیر ہے کو مرے بدلے یہ نوالے کھلاؤ
تم و تحفہ سے تلخ مزیدار سے

دم وہ دینے کو ہے حاتم ٹی بوسہ رو تو کان
سیکڑون قسمیں سہی لاکھوں ہے اقرار سے

دل لگے بس میں ہوں وہ کا سیکو ٹھیلا منگا
تم جو سو بار ٹھلاؤگے تو سو بار سے

ایک ہی سا ہی اجی بوسے کا لینا دینا
جیت آپ ہی کی سے خیر مری ہار سے

وصل ممکن جو نہیں آج تو کل پر رکھو
مگر اس وقت کوئی بوسہ رخسار سے

اب سحر ہوتی ہی ہاں ٹک تو سنو لگا نہیں
رات بھر بندہ نواز آپ کے تکرار سے

مجھکو کیا نطق کہ بیہوشی و ہشیاری سے
نہیں پروا نہ مجھے ہو تو ہشیار سے ٭

ترا پردہ در ہو اسے اُڑے
مگر ظرف آہ رسا لے اُڑے

اُڑ آہ کے ساتھ میں ناتوان
نہیں بوی گل کو صبا لی اُڑی

اُڑ لے چلا اونکو جوش شباب
می خم بجھے کیا بلا لے اُڑے

مگر دل ہی تو وہ تھا بار دو کا
اسی آتش شوق کیا لی اُڑ

او بہار جو وحشت نی مین اُڑ چلا
مجھے فصل گل کی ہوا لی اُڑے

[illegible]

ترے رخ کی گئی ہے جو شہرت ہوئی
گئے ہی طلب شوق میں ... گھر
چمن میں سحر سے ہوش جو ہلیس

پری کو پکڑ لی بلا لے اوڑے
ہمارے ہوا کیا ہوائی اوڑے
تری بو سونگھا کر صبا لی اوڑے

کہو گھر سے اے شوق سوئے چمن
یہ کس گل کی تمکو ہوا لے اوڑی

کہاں عروج اگر ہے تو کچھ تو یہیں سا ہے
یہ دیکھ لو کہ سر آسمان میں سا ہے

لبوں میں تھا دم وعدہ جو کچھ تبسم سا
اوسی کی آس پر اتنک یقین سا ہے

یہ جو تو توڑ تو دیکھو خدا کی قدرت ہو کر
میں تو ان سا مرا یار نازنین سا ہے

کسی کا وعدہ کہیں ہو لیے تک چھپا
جو دیکھی تو حقیقت میں کچھ تو یہیں سا ہے

لگا ہوا ہی جو لگی گھات میں ہے
وہ گوشہ آنکھ کا کچھ گوشہ کمین سا ہے

مری تو آل لب حور پر نہ شکے گے
حباب شیخ ہی چاہئیں جو انگبین سا ہے

دل و دماغ خیال نشاط وصل سے ہے
ضعیف سا ہی دماغ اور دل حزین سا ہے

شب وصال ہی کیا شکل کا خیال کے
یہیں ہے رعب سا چھایا وہ شرمگین سا ہے

مذاق تو ہے کہ حسن بت آن نہیں
اجی وہ حور ہی سا کیوں نہ ہو یقین سا ہے

دہان یار ہے تنگی سی نقطہ موہوم
جہاں کہیں بھی ہے تو ہی تو ہی یہیں سا ہے

وہ سایہ ہے کبھی سمجھا نہیں جو کالے کا
یہ اوسکا زہر ہے جو زلف عنبرین سا ہے

صیاد کہا تو سہی کوئی دل پھنسا اوریں
کہاں سنبل تر زلف عنبرین سا ہے

گمان تھا اوسی نے سب پہ لگا لیا ہوگا
کیا نہ کچھ بھی چلا ہی نطق تو یہیں سا ہے

[illegible]

۲۰۲

بیچارہ سمن

[illegible]

[illegible]

مجھ سی طرز سینہ جاکی باغ میں گل کی اوڑے
بیخودی شگفتنی سیکھی نالی بلبل کی اوڑے

ہوگئے ہیں نوبا سکی شرم وحیا جاتی نہیں
ہان شب وصلت میں شاید شرم محفل سے اوڑے

ہوش جو کچھ لگاوٹ تک تھا ایسی بھی نہیں
اوسکو بھی حیا جب کے انداز تغافل سے اوڑے

مے پی او تو ٹوٹ رساقی کی اکہی نند وکان
جام کوئی اور کوئی شیشہ مل کی اوڑے

رنگ تجھ سی ہو چمن میں ہو ہم تجھ سی باغ میں
گل ترا خندہ تو میرا نالہ بلبل سے اوڑے

کون حیلہ ہی جو پہر گلگیر تو سہ لے سکے
ہو جو غیرت خود ستگا شمع کا گل سے اوڑے

نشہ میں لب ساقی کے بوسے لیے
ہم گر کبھی پا کر نہ سکے پی تا مل کی اوڑے

[illegible] کے آیا ہی ابھی جوش میں
سیر تب ہو ہوش جب شیشی کی قلقل کی اوڑے

ساتھ کیا وہی گا سمند ناز کا میر اغبار
ہان ہوائی شوق کا شاید تو سل کی اوڑے

مشکل [illegible] سدرہ کو لائی [illegible]
پیچ چوٹی کا جو اونکی شاخ سنبل کی اوڑے

شوق اونکو دی کی ہم [illegible] دل کر چلے
اب بلا سے خال [illegible] کا کل سے اوڑے

چاہیے اونکو ناز کے خنجر [illegible] لے
تیر [illegible] ساں اب نظر آتے ہیں نہ کہیں سر [illegible] لے

جانیں کیا میر [illegible] کو باہر والے
بس تجھے کرتے ہیں بدنام ہی گھر والے

سنبل باغ بہت بل کی لیا کرتا ہے
چلیے دکھلائیں اوسے بال گھونگھر والے

سنس دیے وہ سر بازار ہے آپ ہوئی
اب خرف یاری لئی بیٹھی ہیں گوہر والے

خوبی اونکی سکھائی جو ستم میر لیے
خیر اپنے بھی نہ سمجھیں عدو شر والے

تیرے ارمان ہر جان ہیں ہر [illegible]
یہ وہ مہمان ہیں جو بیٹھی ہیں گھر والے

یہ تری حسن سے ای حور یقین ہوتا ہے
جھانکتے ہونگے مقرر تجھے اوپر والے

[illegible]

تھاری

قطعہ

اور زاری کی سوا کسکا سہارا ڈھونڈتے ہیں / زور والے ہیں ہم ای عشق نہ کچھ زر والے
کوئی کاوش دلمین نہین کرتا کوئے / وہ مژہ چھوٹی بڑے سب ہین برابر والے
بام پر تیرے تڑپ آئین تو کچھ دور نہین / شوق والے تو ہین ہر چند نہین پر والے
سنگ دنیا ہی لڑین جیفۂ دنیا کے لیے / ہم نہ دارا کے طرف ہین نہ سکندر والے

تا زعم و لینی فہمائی ہی بجا ای شہ حسن
نطق پر ٹوٹ پڑے ہین تری لشکر والے

یہ کوئی بت اوس ماہ لقا کو نہین پاوے / گال اور رونکی تلوے کی صفا کو نہین پاتا
شانی ہی بھی یہ تہ گئی گذرے جو تل ہے / ایوا ای ہم اوس لف رسا کو نہین پاتی
لے جاتی تا زلف کی بو قید ہی کردین / پر تیری ہوا خواہ صبا کو نہین پاوے
تو اوسکے تنہا آغوش مین آغوش مین پہنچین / مشتاق مگر تیرے قبا کو نہین پاوے
سوتی ہو جگا لائین مگر ہو تو جلا لائین / افسوس شب ہجر قضا کو نہین پاوے
جور و ستم و مکر و دغا سب تو ہین حاضر / پر آپکی صحبت مین وفا کو نہین پاوے
ای شیخ سنو میرے مر جاتی تہون پر / ہے انکے ذریعی سے خدا کو نہین پاوے
کچھ لطف بناوٹ کا حسینو نہین ہی لیکن / بیساختہ پن کی اس ادا کو نہین پاوے
افشانی سخن نادر و خنگیز کے ہم نے / ظالم ہین مگر تیرے جفا کو نہین پاوے
شاداب ہون برگ گل تر کتنی ہی لیکن / نرمی مین تمہارے کف پا کو نہین پاوے
خونین کفن ای گل گل لالہ تو ہین لیکن / شوخی لباس شہدا کو نہین پاوے
مر جائین عدو تو بھی نہون میرے برابر / ارباب ہوس اہل فنا کو نہین پاوے
تشبیہ لب یار سے ایسی ہوئے نایاب / بازار مین عناب و ادا کو نہین پاوے

شاعر تو بنی پھرتی ہوائی نطق مگر تم
رمز سخن یاہ نقا کو نہیں پاتے

خواب تو جلدی خیال گلعذار آنکھوں میں ہے
تو کہیں جاگا ہی سرخی آشکار آنکھوں میں ہے
ایک تو آنکھیں یوہین قاتل تھین کاجل کا ہے
حسن کے خوبی سی کس کس کا ہے منظور نظر
آج جو دیکھا نہین اس گل کو تیری نگاہ
دیکھنا یا یونہی سیدا ریبی وقتی کا رنگ
گرم ہی اس جان جہان کے آمد آمد کے خبر
قسمت اپنی پھرتی ہی تیری نظر کو نگاہ
چشم بد دور آج کل مشق تصور صاف ہے
ہون وہ سادہ جھوٹی وعدی پر تیشی کا رنگ
کیا شب غم مین کدورت نی اڈرا کہی ہو چک
جا پڑی جسپر نظر تلوار او سپر آ پڑے
ٹیکی پڑتی ہے نگاہ ہو نسی تمنائی ڈھال

رشک سے پتلی ہی اسدم ناگوار آنکھوں میں ہے
رانگی ہدیتیونکا سب خمار آنکھوں میں ہے
تھرا و سیر سہ دنبالہ دار آنکھوں میں ہے
ایک پتلا خاک کا پتلی ہزار آنکھوں میں ہے
ایسی آنکھوں میں کھٹکتی ہے کہ خار آنکھوں میں ہے
ہر نگہ کا تار خون کی ایک دہار آنکھوں میں ہے
دل میں بیتابی ہی جوش انتظار آنکھوں میں ہے
بس ہماری گردش لیل و نہار آنکھوں میں ہے
رات دن آٹھوں پہر تیرہ نگار آنکھوں میں ہے
دلمین کیا کیا جوش کیا کیا انتظار آنکھوں میں ہے
ایسی نکھری چاندنی وہ بھی غبار آنکھوں میں ہے
آنکھ تیری ایک ہی قاتل ہزار آنکھوں میں ہے
سچ کہو کیا دلمین حسرت ہے کہ پیار آنکھوں میں ہے

نطق دیکھو کھینچ لائی حسرت دیدار کیا
دل جو پہلو مین تھا وقت انتظار آنکھوں میں ہی

دربان بدمزاج کو صاحب نکالیئے
اس سبب مین نہین ہون تو مجھکو نکالیئے

بہتر ہے اس سے باؤ لا کتا جو پالیئے
ہان یہ عدو ہے گھر سے بلا اسکو ٹالیئے

یہ ناتوان ہون نہین کہ مانند بوی گل — پہرتی ہی دوش پر مجہے بادِ صبا لیے

یون بہی ہی شکل دید کہ بہر نقاب یار — تارِ نگاہ شوق سے جالی نکالئے

آزردہ خاطری سی مزاج مریض ہین — جاتا ہون ہاتہ سی مجہے ... لیے

بادِ صبا نے جتنے گرائے تہی برگ گل — بیٹہے سمجہ کے لخت جگر سب اوٹہا لیے

معلوم ہو گیا ہہین خوش چشم آپ ہین — بس بس نہ بیٹہیے بہت آنکہین نکالیے

اونکی حضور بے ادبانہ ہی خندہ زن — گل کو چمن سے ... نکالئے

کیسے چمک رہے ہین تو نہین بجلیان — چلیے نہال طور مین شاخین نکالیے

اسدم ہی سکو جلوہ ساقی سے بیخودی — کس کس کو بزم بادہ کشان مین سنبہالیے

اے دل ہی پردہ داری پردہ نشین ضرور — دو دو جگر کو پردۂ شب مین نکالئے

کیسے لگی تہی ہای کہ پروانہ جل مرا — کیا آگ تہی اوس آگ کو دوزخ مین ڈالیے

یہ لن ترانیان تو کسی ور سی رہین — موسی نہین ہون نہین جسے باتون مین ٹالئے

یہ پیچ ہی کہ یار کے ہی سر چڑہی ہوئی — دم بہر مین ورنہ زلف کا سب بل نکالئے

ہر دن نکالتے ہین مجہے اپنی گہر سی آپ — میرے بدل کبہی مرے حسرت نکالیے

زلفِ سیاہ سانپ ہے لیکن بلا کا ہے — کالا یہ وہ نہین ہے جسے کیل ڈالیے

مضمون یہ نہین ہین دُر آبدار ہین
گوش فہیم مین انہین اے نطق ڈالیے

الحمد للہ کہ یہ دیوان نطق جلد دوم منجملہ کلیات نطق ۲۰ اگست ۱۹۱۶ء کو حسب فرمایش مصنف صاحب سلمہ اللہ بمطبع صبح صادق سیتاپور مین چہپکر تمام ہوا فقط

رباعیات

۲۰۷

واسوخت فغان نطق موسوم باسم تاریخی

۱۲۹۰ ہجری

عشق کا نام سے بس روح کو بیزاری ہے جان وہ ہے کہ مجھے زندگی اب بھاری ہے	غم سے مرنا کہیں جینے سے بہی اچہا ہے زہر کہا لینے کی مرجانے کی تیاری ہے
بس کہ اندوہ و محن کرتے ہیں نکہ با بستر	ایسی جینے سے ہی گلا کاٹ کے مرنا بہتر
وجہ کیا کس لئے معذور رہوں کیا حاصل خون فراق میں مجبور رہوں کیا حاصل	خرد و ہوش سے کیوں دور رہوں کیا حاصل ہو کی مختار جو مجبور رہوں کیا حاصل
زہر کیوں کہاؤں گلا کسلئے کاٹوں اپنا	آپ سے قصہ نہ چکاؤں اپنا
آج ہی روز کے قصہ کا بکھیڑا ہو جائے تان ذرا شکوے کی گا کے ایسا ہو جائے	فیصلہ آج کے دن میرا تمہارا ہو جائے یکسوئی ہو کہیں جو کچھ کہ ہے ہونا ہو جائے
آج ہی کہول کی میں کہتی پڑا آمادہ ہوں	آج تم ایک کہو مجھکو تو میں لاکہ کہوں
کیوں ہوں خیر سے دشمنی کا سبب تو کہیے گرم ہو کر کوئی فقرہ بغضب تو کہیے	بات بیٹھے ہیں ہی پہلو کسی ہٹ کیجیے باتیں کل تک جو کہیں تہیں مجھی اب تو کہیے
کیا مزا آج میں کہتی کا چکھا دیتا ہوں	بدزبانی کا صلہ دیکھیے کیا دیتا ہوں
آج پہر کل کی طرح ہو نٹھہ چباؤ تو سہی نوک کی لو تو سہی منہ کوئی آؤ تو سہی	تیوریاں اور ذرا آنکھیں لہاؤ تو سہی مجھ سے بگڑو تو سہی مجھکو بناؤ تو سہی
اور ہی ڈھنگ سے اب خیر جدا ہی سلوک	رنگ ہیں کہتے اب خیر جدا ہے ہانکو
لطف اب آپ کو ہے تازہ ملاقاتوں سے اس طرف کی نہ چلے راہ بہت راتوں سے	صحبتیں ہیں ہی بد وضعوں سے بدذاتوں سے پک گیا پک گیا دل میرا انہیں باتوں سے

۴۰ اردو

حوصلہ ضبط کا اے دشمن احباب نہیں	اب سنبھالی سے سنبھلتا دل بیتاب نہیں
مدتوں سے ہوں بھرا دل کا نکالونگا بخار	آپ بلوائیں حمایت کو کہاں ہیں غمخوار
ہیں جو مشہور نمک خوار نئے اے سرکار	آج دو چار تو ہوں ہاتھ میرے مردار
سر سر معرکہ کون آج جھکا دیتا ہے	دیکھیے تیغ زبان کون پکڑ لیتا ہے
وہ گئے دن جو کہا کرتا تھا میں مرتا ہوں	گو کہ بیدم ہوں مگر آپ کا دم بھرتا ہوں
اب تو بیباک ہوں نہ ڈرتا ہوں نہ کچھ ڈرتا ہوں	بر ملا کہتا ہوں ہاں دیکھیے کیا کرتا ہوں
جانتے ہو کہ نہیں نطق زبان آور ہوں	بند تقریر میں کر دونگا سخن پرور ہوں
کیا کہا تم نے مری حق میں برا کیا ہوگا	شاید اب تک نہ تھا کچھ اچھا جو نہ اچھا ہوگا
کیوں قلق آپکی ہمکو خفگی کا ہوگا	جو کہ ہونا تھا ہوا ہوگا جو ہونا ہوگا
آپ کیا مال ہیں اور آپکا غصہ کیا ہے	آپسے آپکو فرمائیے سمجھا کیا ہے
یاد ہے شہر میں کل پھرتی تھی ماری مارے	جا بجا تاک میں بیٹھے تھے ہوس کے مارے
بد چلن چھیڑتے تھے راہ گلی میں سارے	لینے دینے کی پڑے تھے … تھی بیکار
پاس بہلانے سے رہتا تھا سبھی کو کھٹکا	[illegible]
دن بھلے آئے مددگار جو تقدیر ہوئے	میرے منظور نظر ہو گئے توقیر ہوئے
یہ جو کوٹھی ہے بدولت مری تعمیر ہوئے	ساز و سامان بھی سبھی انگ سے تدبیر ہوئے
جان پہچان نئی میرے کیا ماہر سبکو	میری خاطر سے ہوئی شہرت شہر میں سب کو
کسنے دل دینے بتاؤ تمہیں دلدار کیا	کسنے زر دینا لوٹا کر تمہیں زردار کیا
کسنے سب گھاتیں بتا کر تمہیں طرار کیا	کسنے ہر بات سکھا کر تمہیں عیار کیا
وہ ادا کونسی ہے جو نہ سکھائی میں نے	طرز وہ کونسی ہے جو نہ بتائی میں نے

بیٹھے انہیں ہمکو کبھی بات نہ کر آتے تھے	گفتگو کرتے ہوے شکل بگڑ جاتی تھے
شرم ہجا عرق شرم میں نہلاتی تھے	جھکے ہر بزم میں منہ کی نہیں کھلواتی تھی
چھپتے تھے کبھی محفل میں آسکتے تھے	آنکھیں بھی مشتہ ہو نہ ملا سکتے تھے
اب تو ہر روز نئے ہیں ہزاروں نقرے	شوخی ایجاد ہوا کرتے ہیں بیٹھے بیٹھے
آنکھیں بے پردہ لڑا کرتی ہیں اب غیر و نسے	میلا رہتا ہی نظر باز و نکا کوٹھی کرتے
اک مات دل کی ہی کیا کیا نہیں اٹھتے ہیں	خلق اب تو جگت اوستاد بتاتی ہی ہیں
سیکڑوں طالب دیدار ہزاروں شیدا	واقعی اب یہ نہیں کیونکی ہماری پروا
خیر ہمکو بھی نہیں لطف ملاقات ذرا	ہٹ گیا ہٹ گیا دل جانی چھوڑا چھوڑا
آدمی اب تو نہیں الغرض جو ہو جاوگی جور	دیکھ ذرہ دیکھ کے کہدینگی چلو دور ہو دو
آگیا تھا نہ ابھی چال ہی کچھ ایسا حضرت	ہو گئی تھی نہ کچھ اندازے سے باہر الفت
ناز غمزے نہ ہنوز ایسے بنے تھے آفت	بات اتنی تھی فقط دیکھ کے اچھی صورت
پھر پھرائی تھی طبیعت مری کچھ تھوڑی سی	پھر گئی تھی یہ ہیں نیت مر کے تھوڑی سی
آپ کو زعم ہوا یہ مری الفت ہی جور	آج کل اس سے جو کہد ونگا کریگا وہ ضرور
ستم و جور بھی سب جھیلیگا سے المقدور	یہ نہ سمجھی کہ یہ اس چال سے ہے کوسوں دور
خیر گذری جو طبیعت کہیں آئی ہوئی تی	آپکے دام سے کب آج رہائی ہوتی
شکر صد شکر بلا آئی ہوئی سر سے ٹلے	بخت یاور تھا نہ کچھ چرخ ستمگر کے چلے
چھٹ گئی تھوڑی لگاوٹ میں وہ حضرت کی گلی	ایک لٹکی میں طبیعت ہوئی پھر اچھی بھلے
خوبصورت ہوں جہاں پر تو ادہر دیکھوں	آدمی کون بلا ہی قمر کو دیکھوں
اب تو فرمائی کچھ حسن کا نشہ اوترا	خواب غفلت میں ہوا اب تلک بیہوشی بچا

٢٠٩

یاد ہے یا کہ نہیں کچھ تمہیں اگلا پچھلا   اب بھی ہے یاد کہ نہیں فیصلہ جور و جفا

کیا کہا پھر تو کہو کہیے سنا تو نہ ہمیں   شرم ہوتی ہے یہ بات سنا تو ہمیں

سنتے ہوتا ہے تو ہوش مجھے کیا کہنا ہے   کچھ نہ بنی کی خوشی غم نہ بگڑنے کا ہے
بیٹھنے کے مجھے صاحب کے تمنا کیا ہی   قصد جانے کا جو ہے جائے وہ سنا ہے

روٹھ کے جانے کا وہ اب نہیں تھا تب تھا   کچھ بھی بخشش کا خطر اب نہیں تب تھا تب تھا

اب یہ کہلائی خدا مجھکو تمہارے صورت   پھر نے نہ سر سے نہ سر پر کہیں آئی آفت
ہونگی ہونی تھی تقدیر میں جتنی ذلت   شکر ہے اللہ نے میرے کہ پھر کیا ان نیت

کچھ نہ چارہ کا اثر ہے نہ دعا کی قدرت   پھر بھی ہستی طبیعت ہی خدا کی قدرت

او مجھے پھر بیٹھ گئے کیوں سبب کیا اسکا   جی مگر چاہتا ہی اور یہ کچھ سے لگا
خیر خدا ہوں لیکن ہو پھر اسکا گلا   ابھی جاتا ہے تو وہ گھر کا ہی سید تار رہا

آج برسوں میں جو تشریف یہاں لائے ہو   طلبیدہ نہیں ہے ہو یونہی آئے ہو

بیٹھنے کی ہے اگر تمکو ضرورت بیٹھو   ہو جو خواہان اجازت بلجاجت بیٹھو
جائے اندیشہ نہ کچھ ہی قباحت بیٹھو   پھر ذرا پاس سے شکر بفراغت بیٹھو

وہ گئی بات جو تو قیر سے بہلائی تھی   بیشتر دوڑ کے دروازے پہ آئی تھی

اب تو ایک اور رہی لبر کہی خاطر منظور   اب تو ایک شے رہی ہی مد نظر غیرت حور
ایسا انسان تو دیکھا نہیں چشم بد دور   منہ نہیں ہے جو کروں مدحت شکل پر نور

آنکھ موسیٰ کی نظا سے جھپک جاتی   سامنے آنکھ کے بجلی سی چمک جاتی ہے

شکر صد شکر کہ معشوق طرحدار ملا   جو سراپا صاف ستھی صورت ہی یار ملا
میں جو محمد یدہ تھا محبوب ہے تم خوار ملا   اب مجھی جنس محبت کا خریدار ملا

حسن بھی مہر و وفا بھی مروت بھی ہے | ناز بھی غمزہ بھی شوخی بھی شرارت بھی ہے

تمسا عیار نہیں مفسدہ پرداز نہیں
تمسا بیرحم نہیں خانہ برانداز نہیں

تمسا بدوضع نہیں مونس غماز نہیں
تمسا زر دوست نہیں حرص میں آز نہیں

تمسا ہرجائی و مکار و ستمگار نہیں | بس سوا امیر کے ابتک کوئی یار نہیں

قصہ کوتاہ وہی ہر بات میں پایا یکتا
ایسا انسان حسین ہمنے تو دیکھا نہ سنا

نقش پا آپ کے نقشے تھے اوسکا اچھا
نہ اگر آپ کو باور ہو یہ کہنا میرا

تو ابھی دوست کے گھر سے بلا لاؤں اسکو | روبرو آپ کے پہلو میں بٹھا لاؤں اسکو

ابھی وہ ماہ نکل آئے تو حیرت ہو جائے
تم جلوا اوس کے بری گرمی صحبت ہو جائے

رنگ تبدیل یہاں ہو کچھ اور ہی صورت ہو جائے
رشک وق ایسا کرے تپ کی حرارت ہو جائے

تم سے جیتی ہی آج او نہ تم بول سکو | تب یہ سمجھے کہ کچھ اسکی تعریف کرو

میں کہوں میں جیتی ہی تم ہو نہ ہو نگا ان کا
ستم و جور و تغافل ہے انہیں کا شیوا

اب ہے دو اونکا میں عاشق تھا نہیں کا شیدا
رات میں جو کہتا تھا وہ انہیں کا قصہ تھا

دیکھ لو دیکھ لو اسکو یہی حسرت ہے میں | کیا محبت کی کشش ہے ہمہ تن الفت ہے میں

جب سخن پائی تو کیا کیا نہ ستائے تمکو
پھبتیاں پھبتی ہوئی لاکھوں سنائی تمکو

قہقہے ایسے لگائے کہ رولائے تمکو
منہ ہی تکتی رہو کچھ بات نہ آئے تمکو

چاہو جو ہو کی جو اوٹھا تو بگر کر ڈانٹا | کبھی بیٹھو بس اب چھیڑ نگی ای مشغوق میں

الغرض آگ میں وہ آگ لگائی یوں ہی
منہ چڑھائی یوں ہی ہنس ہنس کے رولائی یوں ہی

بیٹھو جب تک تو میں چھیڑی ستائی یوں ہی
جب وہ شور و غل کی کشتی بنائی یوں ہے

دست حسرت ہی وہ لب پہ تو چھائی گویا | اور اپنے سر میں یہ جلے دل کے بھڑکتے ہیں

۲۱۱

دہ بجیان خوبی سے جامۂ زیبائی کے
ساہنی اوسکی اداتم ہین ہو سودائی کے

قدر جاتی رہی سب خوبی و رعنائی کے
مرتے مرتے کبھی سوجھی نہ خود آرائی کے

تا نہ ہو جائین فراموش شرارت اوٹھ جائے
یہ کٹھو دلمین کہ چہرکی ہی نہ نگت اوڑ جائے

کہئے مشتاق اگر ہو تو بلاؤن اوسکو
ہو جو منظور نظر تو ہین مجھے کہاؤن اوسکو

نہ قباحت ہو تو خود جاکے لی آؤن اوسکو
آپ ادہر بیٹھین اودہر لاکی بٹھاؤن اوسکو

جو ہیہ جو شہ آج کہتی ہین ابہی سچ جا ہو
مجہ سی جو شہ کہے یہ بک ایک ہی سچ ہو

کہئے فق چہرہ کا یون رنگ ابہی سی کیون ہے
سانس سینی مین اجی تنگ ابہی سے کیون ہے

بدحواسی کا عیان ڈہنگ ابہی سے کیون ہے
گہر چلے جانی کا آہنگ ابہی سی کیون ہے

ابہی اوس شہ رخسار کو دیکہا بہی نہین
کیون بنی پیکر حیرت کہ وہ آیا بہی نہین

کیا ہوئی دعوے وہ بیباکی و عیاری کے
کیا ہوئی زعم وہ پرکاری و طراری کے

کیا ہوئی نعرے وہ چالاکی و ہشیاری کے
کیا ہوئے زور وہ تندی و ستمگاری کے

بزدل ایسی ہوئی جاتی ہو کہ توبہ توبہ
منفعل ایسی ہوئی جاتی ہو کہ توبہ توبہ

آدمی آپ بہی ہین اور وہ بہی انسان
ذکر سے اوسکے اوڑی جاتی ہین ناحق اوسان

ایک ایسا ہی تو ہان منہ ہی بہی ایک زبان
ہوئی جاتی ہو پریشان عبث ہون حیران

نہ بلاؤ اوسی ہر بار یہ کیا کہتے ہو
تجہسی شرمندہ ہون گنہگار یہ کیا کہتے ہو

اب جو اظہار ندامت ہی تو کیا ہوتا ہے
نشو نمہی مجھے شک اور رسوا ہوتا ہے

کہین بدکام کا انجام بہلا ہوتا ہے
عذر سے گہٹتا ہی جرم جو کرتا ہوتا ہے

اب قسم کہاؤ نہ ہرگز جفاکاری کے
از سر نو نہ بد و شرط وفاداری کے

رونی دہونے سے دہولی گی نہ کدورت دلکی
آگ مرجوشی سے بہڑکتی ہے حرارت دل سے

خون ریا فت جو کی ہین فی حقیقت دلکی — پہر ملون تمسی یہ ہرگز نہین نیت دلکی

دل کا دستور ہے جب سے خفا اوس سے خفا — تھا یہ پہر تھا جب سے روکا اوس سے روکا

آپ غیرون سی ملین مجسی علاقا کیا ہے
ایک بندی کی نہ ملنے سے بگڑتا کیا ہے — منتین ہین یہ عبث ایسے تمنا کیا ہے
مجہ سی عاشق ہین ہزار آپ کو پروا کیا ہے

جائیے جائیے بد وضعونسی صحبت رکہیے — جو وفادار ہین انکو لی خدمت رکہیے

صلح مجہکو جو نہین مدنظر آپ کو کیا
دل جو مائل نہین ہوتا ہی ادہر آپ کو کیا — مین صفائی نہین کرتا ہون اگر آپ کو کیا
مین سمجہتا جو نہین نفع و ضرر آپ کو کیا

مجہے نفرت ہی بجا کہ بجا کرتا ہون — آپکو کیا ہی مین جیسا کہ برا کرتا ہون

غیر سے جو کہ ہوا سر مری جانب سے ہوا
رنج پر رنج برابر مرے جانب سی ہوا — ستم و جور سراسر مری جانب سے ہوا
جو نہوتا تہا وہ تیر مرے جانب سی ہوا

میرے ہی مین تو اکثر سر بیداد رہا — رحم پر تم رہے مین بر سر بیداد رہا

مین شریرونسی ملا مین نی جلایا تمکو
مین نہ بائی جفا مین نے ستایا تمکو — مین رقیبونسی ہنسا مین نے رلایا تمکو
مین تمہین یاد رہا مین نے بہلایا تمکو

جاؤ جاؤ نہ بہت باتین بناؤ مجہسے — ہٹ کی ہٹہو نہ لگاوٹ پر اب آؤ مجہسے

غیر ممکن ہے کوئی صلح کی نکلے صورت
بس ہمین چہوڑی فرمائے قطع الفت — ہو گئی آپکے اب شکل سی ہمکو نفرت
جانے رکہیے اونہین تلبوسون سی صحبت

آپکو صحبت اغیار مبارک صاحب — اور ہمکو بہی نیا یار مبارک صاحب

صلح کا ذکر نہ اب چہوڑیے ہین صاحب
لوگ ہجری کی سلامی کو کہڑے ہین صاحب — راہ لین گہر کی عبث آپ اڑی ہین صاحب
پردہ فرمائی ہی گئے قید پڑے ہین صاحب

قطعات

[illegible]

آپ تشریف جو لیجائیں تو جھگڑا چھوٹے

وجہ خاموشی و زاری کی بتاؤ تو سہی
غش کے آثار ہیں کیوں ہوش میں آؤ تو سہی

دل ہی بیتاب ہے جو بیتاب نہیں کہا ہی

میں جو کہتا تھا کہ پچھتاؤ گے مجھ سے پھرو
اد میت سے گذر جاؤ گے مجھ سے نہ پھرو

کیوں جی کہتی نہیں اب بھی کہ تیرے گھر

دعویں نیکو رہتی تھی جو ہر دم تیار
نیتے پانی میں جو ہوتی تھی شریک بہر شکار

وہ ہوا دار نہیں میں تجھے ہوا جو اوہیں

رنگ صحبت کا جو بگڑا تو ہوا یہ انجام
صلح کا مجھ سے بقصد عجز جو ہوتا ہے پیام

یار الفت نہ کیا جبکہ حریفوں نے پسند

غیر کو مجھ سے نہ ملنے کی قسم کھائے ہے
یہ نہیں سب ہی مجھے دیتی و خود رائے ہے

مملکت اس حال میں ہی یہ سبب الفت کی خلاف

بس لگو ہو او لپٹ جاؤ مرے سینے سے
زہر کا نام نہ لو تنگ ہو جینے سے

اور ہو گھر جا کے ابھی قتل کا سامان کرو

مجلس سے ہو جب آپ کے چھپا چھوٹے

کیوں کہے جاتی ہو مطرب پر او بتاؤ تو سہی
آ زباں پر جو حال جو کچھ دل کا سنا تو سہی

کہدو جلدی جو کچھ ہے کیے تقصیر کیا ہے

ملک نا جنسوں کی گہر او گی مجھ سے پھرو
خوار ہو کر یہیں پھر آؤ گے مجھ سی پھرو

سے وہی لت وہ خوار تھی

مجھ کو ابھی نہیں کہا مجھ کو آپ سے غم خوار
آگے گھر نہیں کچھ فکر سے

ایتو گرا دو کوئی شخص نہ کہ ہو کرا نہیں

پاس اپنے نہ بٹھا آپ کو کسی خاص نہ عام
یاد آیا تجھے او ستاد کا اس وقت کلام

قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

دل لگی گر چہ کسی شخص رسے شہر اسے ہے
جی میں سرد ہم کی خوشامد سی بات آئی ہے

پہلے تقصیر تو الدہی کر یا ہی معاف

دل کو میں صاف کر دوں نہ سی تم کینے سے
توڑ و کنگھی کو نہ منہ موڑ و آپ ہی سے

یاد امین کر کے بہولی سے نیا جان کرو

[illegible]

٢١۵

چھوٹ کے جو وصل کا اسباب تمہارے گھر مین	رکھو موجود مہیا اوسے پیارے گھر مین
جو نہو جیسے وہ لو ہے ہمارے گھر مین	آج پھر عیش کا سامان ہو ساری گھر مین
مطرب و ساقی و مینا و مے و چنگ و رباب	سب مہیا رہین تو شام ہو جاوے شاداب
گوری کی باتو بگانہ اب کر کر و پھر خندا	باعث ان سب کا جلال و غضب عشق ہوا
دوسرے شخص سے ملنے کا فقط شوشا تھا	جھوٹھ موٹھ آپکو چھیڑا تھا بنا کر فقرا
نہ یقین آئے تو لو دیکھلو گھر جا کر	ہو جو کوئی تو بٹھاؤ مرے آگے لاکر
جانتے ہو کہ نہیں کون ہین کیا ہین ہم لوگ	سحر ہین قہر ہین فتنہ ہین بلا ہین ہم لوگ
چند گھنٹے کے میان شعرا ہین ہم لوگ	یہ تو سب کچھ ہے مگر اہل وفا ہین ہم لوگ
تھوڑے سے ہم جانتے ہین جو کہ ہوئی اوسکی ہے	جان ہی جاتی ہو جیسے کے ہوا ویسے ہوئے
الحمد ہوئی خوب صفائی حاصل	پیشتر سی ہوئی وہ چند طبیعت مائل
ملتے ہی سینے سے سینے کے ملا دل سے دل	رہ گئی اپنا سا منہ لیکے عدو ہوکے خجل
پھر وہی شوق وہی رہی صحبت ہے	پھر وہی شکر شکوے وہی لت ہے

غزل فارسی

اے یک شہید حاضر و من داد خواہ تو	چون میکند ہنوز تیغ نگاہ تو
از خاک من دمیدہ گل رنگ نکہت	دارم ہنوز حسرت طرف کلاہ تو
عشق رقیب بر تو نہ من بستہ ام بزور	از رنگ خویش پرس چہ گوید گواہ تو
امشب بکوی غیر تو رفتے زمن نہان	مہتاب دیدم از اثر گرد راہ تو
سرمہ کشید و ساخت مرا زین سخن خجل	چشم سیہ آب کرد اثر دود آہ تو
بجو بشوق بوسہ ربودن گناہ من	پردہ کشیدہ رخ بنمودن گناہ تو
در سیر باغ از رخ گل بوسہ گرفت	شد نطق راز شوخی رنگ اشتباہ تو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشعار متفرق از دیوان تلف شدہ

لکھا کلک عقیدت سے جو مطلع نعت حضرت کا
رخسار سے نقاب جہان تک ماہ اوٹھا
اب شاعری تو گیا ہی مگر اتنے بات ہے
داغ جنونسے جسم جو گلدستہ ہوگیا
سنا خدا کی اگر مٹے اسے ہو نہ سنا
قارون تو قارون ذرا غنچو کو دیکھو
دعوی محفل فروزی سے عیان ہوجائیگا
خوگر بیداد ہین گیا اوسکی گردش سے یہین
کیا خبر تھی حکم میں نہیں لگا قاصد جو رقیب
ربط دشمن کی کرینگے چرچے خود اونکی جلیس
آغاز عشق ہین جو کچھ ہو دل سے کہا
ہان ایسے ہی بنائیگا وہ بدمزاج ہے
طمع و حرص کو ای نطق نہ پہلے دیکھا
مدعی کیا ہین مدعا نہ رہا
مجھ میں قاتل میں وہ جو قصہ تھا
تم نہ آئے اگر اوٹھا تیکو
کیا لگا اوسنے لاگ تھی چھوڑی

سر دیوان مری طغرا بنا مہر نبوت کا
اوٹھ جائے یہ حجاب بھی اونکا ماوتھا
تکلیف ورد دی کبھی تجھ سے کرا اوٹھا
زینت اوس انجمن کے ہین تختہ ہوگیا
ہزار شکر مرا نالہ رائگان نہوا
ملتا ہی اگر زر تو کسی دہر میں آتا
شمع کا مشعلہ اوسکے آتے ہی دہوان ہوجائیگا
جور گردون غمزہ چشم بتان ہوجائیگا
جا کے اوس کوچے میں وہ بھی پاسبان ہوجائیگا
نطق تم چپ بھی رہو آپ ہی عیان ہوجائیگا
نوبت باین رسید کہ آخر جنون ہوا
پوچھی مزاج کیون کوئی بیمار عشق کا
ہمنے تمکو یہان ہاتھ ہی ملتی دیکھا
قطع امید کی گلا نہ رہا
ایک سے ہاتھ مین لگا نہ رہا
تو مرا لاشہ کچھ بیڑا اثر رہا
واہ رے بخت کچھ لگا نہ رہا

تیرے کوچے میں تڑپنے کا سبب آج کھلا
تھا جو اک گرد الم تھامے وہ مٹھی بھر خاک
دیکھنے والوں کو سرمایۂ سودا ٹھہرا
قاتل سے مدعی ہیں مرے خون کے عزیز
کیا خاک میں نے لطف اوٹھایا شب وصال
کس منہ سے سنولایا مجھے غفلت نے الہی
اب انقلاب ایسا پروردگار ہوتا
طفل تھا تب بھی اسیر عشق میں بیچارہ تھا
ٹکنے ٹپکنے کی صدا ہوتی تھی ہم
بگڑنے جو ہوا پہ سبھی پیار چھوڑا
اکیلا عدو پاس رشک عدو سے
نہ اٹھنے چھوٹا تو پھر کیا کرو ہمیں
مزہ ایک پھرنے کی تکرار میں تھا
مجھ سے وہ روٹھ گیا ہے کبھی من جائے گا
جیسے بجھی مری شمع کو ٹوٹا لا ہی فلک نے
اوس شمع تک پہنچی تا لی نہیں ممکن
کہتے ہیں وہ مجھے ہو جو دعوی نیاز کا
احسان نہیں سہی نگہ دلنواز کا
ٹھہری جو نارسائی تو ہاتھ ونکا گیا گلا

تھا اسی خاک پر آخر ہمیں بسمل ہونا
جسکے قسمت میں تھا ای تعلق مراد ہونا
گیسوئے یار شب خواب زلیخا ٹھہرا
بعد انفصال کے بھی بکھیڑا لگا رہا
شب بھر مجھی تو صبح کا دھڑکا لگا رہا
مردہ بھی ہی بے خبری کو نہیں پاتا
وہ دوست دشمنوں کا یا روتا یا رہوتا
اضطراب دل سے جنبش میں مرا گہوارہ تھا
اور وہ فوج خزاں کی فتح کا نقارہ تھا
جو ضد ویدسی ہو تو دیدار چھوڑا
تجھے تیری عصمت پہ اسی یار چھوڑا
جلن سے رقیبوں کی سو بار چھوڑا
غضب ہے گیا اوسنے انکار چھوڑا
پھر نہ اسے بے خبر سمجھنا کہ ترا یار ہوا
جلنے کو مری خاک سے پروانہ بنایا
کیا بخت نے پر سوختہ پروانہ بنایا
آسامنی حریف ذرا اوسکے ناز کا
ممنون ہوں کاوش مژہ ہائے دراز کا
میں شکوہ سنج ہوں تری زلف دراز کا

قتل منظور ہے تو بسم اللہ
ڈھونڈھنا کیا کسی روایت کا

ہجر مین ضعف کر رہا ہی غضب
یاد وہ ہی تری نزاکت کا

یہی باعث ہے ان بیتابیون کا
ترا پردہ ہے پردہ در ہمارا

گرمئی رفتار سی میری بیابان جل اوٹھا
لگ گئی ٹھوکر جو چلنے مین تو دامان جل اوٹھا

گرمئی نظارہ لوتا ہو تو پگھلا وا اوسی
یہ تو کپڑی ہی کا پردہ تھا جو بیجان جل اوٹھا

آتش افروزی تپ غم نے کی ای ہمعرو
داغ نی سینے کی وہ لو دی کہ گریبان جل اوٹھا

جاتا ہے تو تسکین دل زار کئے جا
پھر چاہے نہ آنا مگر اقرار کئے جا

مشق ستم اے ترک جفاکار کئے جا
دم مجھ مین ہے یا نہ ہے وار کئے جا

نہ سمجھو کاہ ہم ہین کوہ تمکین
نہ سنبھلے کوہ سے لنگر ہمارا

حضرت یوسف تو پیغمبر ہے ہو کر رہ گئی
ان بتون نے حسن سے دعوی خدائی کا کیا

ستمگار پر یہ ہا سے مائل ہوا
بلا جان کے واسطے دل ہوا

چھری کا نظر کام کرنے لگے
جسے تو نے دیکھا وہ بسمل ہوا

نالہ جو مری سنا تہ تم اے بلبلو کھینچو
آجای کلیجہ سر منقار تمہارا

ندیم کا نہ تغافل نہ قصہ خوان کی لا
دماغ ہی نہین اونکو مری کہانی کا

جو کچھ کیا تری آنکھونکی گردشون نے کیا
عبث گلہ ہی مجھی دور آسمانی کا

شک تھا الفت مین پر اب ہے اونکی الفت کا وہم
بی یقین پہلے سے تھا اب یہ گمان بھی ہو گیا

گرمئی گریہ سے اشک گرم ہین چنگاریان
خونچکان جو دیدہ تھا آتش فشان بھی ہو گیا

حال بیتابی کا بیتابی سے اوسکے روبرو
رنگیا اکثر تو تھوڑا سا بیان بھی ہو گیا

آخر مرا قلق اثر اپنا دکھا گیا
رنگ ملال چہری پہ اونکی بھی آ گیا

کیونکر ہے بوسہ عیب جو گالی نہیں ہی عیب
اب جائے گال پچی ہیں جبیں جبیں ہے کب
ساتھ دم کی ہی برنگ مرغ بسمل اضطراب
کیا قیامت وہ قد درح لائی ہنگام شباب
کیا اشاری کیا کنائی یار کی ابرو میں ہین
یاتی باقی اوس رخ رنگین آگی ہو گئی
نہ بہت غم کہلا برا ہے اب
میری کیا شامت تھی بلواتا اگر یہ جانتا
کے تھی ہنگام خزان شیخ زمانسی بیعت
می کی مانند نہ کچھ ای ہمت ہمی نوش بہت
جائی وہ ماہ کد ہر کسلی کشش کامل ہو
بہانے کر کبیر دی ابھی گہر سی نکل جاؤن گا
یاد آیا دیکھکر اب صبح کے مجھکو شفق
سو جگہ سے بدن زار ہے بل کھائی ہوئی
رنگیا پر وہ تری لب کا مسی کے باعث
کیا کرین شکر ستم جبکہ حلاوت ہی نہین
نہین جو قیس کو لیلی کا سن لیا مجنون
یہی ہے جمین کہ اب بوسہ مانگ کر کھائین
کیا شکوہ کرون ای دل ناکام کسی کا

جب نہین ہے عیب تو وہ بھی نہین عیب
بوسہ میں چھوڑونگا تمہاری نہین سبے کب
موج ساں داخل ہی کیف نہین پیچ و تاب
شور ہے ہر سو سوا نیزی پر آیا آفتاب
کلیات حسن میں یہ بیت دیکھی انتخاب
خود بخود کھنچی لگا گلشن میں تن گل سی گلاب
اے فلک خوف استلا ہی اب
ساتھ اپنے میری گہر دشمن کو لائین آج کی
پھر بہار آئی کرین پیر مغان سی بیعت
آلپٹ جا ہی مجھی نشہ مجھے جوش بہت
مثل ... لی گہین کھولی ہوئے آغوش بہت
مثل نکہت کی او بہاری مجھی جوش بہت
خون رو تا تھا فلک اوس ماہ کی رخصت کیوقت
ہو گیا لٹ کی خم زلف میں پس لف کی لٹ
نیل چھپ گئی بوسونکی اسی کی باعث
تو تو پھر رحم ستاتا ہے کسی کے باعث
تو پھر کر نگا نشتر غمزے ساربان کیا کیا
تری زبان سے مزی دیتے گالیان کیا کیا
منہ نوچ لی غیرت جو میں لون نام کسی کا

٢١٩

[illegible]

بعد اپنی قتل کے قابل نہ ٹھہریگا کوئی
کچھ بھی ہوتی ان حسینوں کو اگر قدر وفا
آہ ونکی تمکین سے وہی آفت ہی بات تک نہ پوچھ
یہ تری چال میں شوخی ہی عجب کیا ہنگامہ
بہت بوسے ملتے مجھے ایسے ایسے
سنسنی لگی گیا دل آزردہ جانبین
قیامت ہی عجب جلوہ کسی کا
کھل جائی جو وہ زلف تو پس منظر گیسو [illegible]
دل میرا جلتا ہی سے پھر داغ چمک کر
بار کو بھلا دی تکلیف دوبارہ
یہ شیخ میں نطق نفس کا استعارہ
عاشق واہل ہوس کو قتل کر پہچان کر
ہم یہ سمجھے کہ کیسا ہی سنسنی سے ڈالا
تیرے فرقت میں سر بستر میں تڑپا رات بھر
ہاتھ مقتل میں لگائیگا جو قاتل چار
بوسہ بازی ہی غنیمت سمجھ لیتے ہیں
بار و شیخ کو جس نے تڑپ کر چھوڑا
آیا ہوں میں آپ بلایا ہی نہ تھے
ای وحشت دل اور کہیں گور سے لی چلے

خوبصورت قاتل ہمارا دیکھا تجھ سے [illegible]
تونے مجھ وہ ہول [illegible] اپنا [illegible]
تجھ کے ایک انداز پہ ہیں نازنین [illegible]
نقش پا چلنے لگیں [illegible]
جو بنا ذرا ہی عرض [illegible] کھا کر
جو چھوٹ گئی [illegible]
نگہ رہ گئی [illegible]
جو جاتی [illegible]
تو ہو گئی [illegible]
جا بیٹھی [illegible]
منزل جو قریب آئی [illegible]
ہٹکے یعنے فریب [illegible]
نطق وسعتی [illegible]
چٹکیاں لیتی ہے تصویر [illegible]
مردہ دشمن [illegible] تو سنبھل [illegible]
کبھی تو چار [illegible]
کچھ جگر کر کے قاتل وہی سنبھل [illegible]
بتاتی دل لائی ہے محبوبیاں [illegible]
آ آگے ساقی [illegible] ہیں جو یہاں [illegible]

[illegible]

کھینچے ہے جو بارے تمھارے ہوا گل [illegible]
[illegible] میں چشم شوق [illegible] دل
[illegible] کی کھوج پا آرزو کی میں
[illegible] میں [illegible] دل

اودھی [illegible]
[illegible]

[illegible] جان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وصل کا اقرار [illegible] ہم
[illegible]
[illegible] تو ہم بھی ہیں [illegible]
لطف [illegible] جان ترا ہم سمجھتے ہیں
بتا دیں ہم تمہیں مطلب کیا ہم سمجھتے ہیں
بھلا قائل ہیں لا کلام وعدہ [illegible] سمجھتے ہیں
نہیں [illegible] تمہاری توتلی [illegible]
[illegible] میں [illegible]

الٰہی [illegible] باندھے کا کاکلت [illegible] ہوا
[illegible] کر [illegible] لگی تاثیر [illegible] دل
مجھکو [illegible] کیا [illegible] غم جاودان دل
[illegible] شریک [illegible]

[illegible] طلب [illegible] تمام
[illegible] عدو کو [illegible] شام

[illegible] ہو دل میں [illegible]
کیا جا نہیں سکتی ہیں تصویر [illegible]
[illegible] ہم
[illegible] اور [illegible] فلک کو ہم
[illegible] ہم
[illegible] ہم
ضائع نہ ہوئیں [illegible] ہم
تمکو جفا کی [illegible] تو ہمکو وفا کی شرم
ترے آگے مسیحا کو بھی گونگا ہم سمجھتے ہیں
تمہارے نقش نقش پا کا خاکا ہم سمجھتے ہیں
ارے ظالم [illegible] تیرا [illegible] ہم سمجھتے ہیں
عدو [illegible] ہوا [illegible] ہم سمجھتے ہیں
آنکھوں کی پتلیاں نہیں پتلی حیا کی ہیں

[illegible]

یا رخ میں تھا وہ جوش ملاحت شباب میں — یا اب یہ قحط ہے کہ نمک تک نہیں
دیکھکر تنگ دہن اور ہوس کرتی ہیں — ایک بوسہ ہو تو ہم صرف دہن کرتی ہیں
نہ چھیڑیے نہ ہنسی جانی ہے ولانی کو — محیط خون ہے مری چشم نم کے پردے میں
علاج اسکا کرینگے جناب عیسے کیا — جو میری موت ہی آئی ہو غم کی پردے میں
لکھی تھی بخت میں عاشق کی فریبی شاید — ہوئی ہے شکل بیان کر دہ غم کے پردے میں
جو دور دور سے مشتاق لوگ آتے ہیں — کوئی تو پردہ نشین ہے حرم کی پردے میں
شکر ہے کیا کلام میں نمک ہے کیا تبسم میں — زبانی بہر کے گویا خوبیان سب جمع ہیں تم میں
بڑائی ہے یہی ہے گلستان پر ایک جوبن ہے — مگر کہتی ہیں دو رو ہی جوانی پیر مغ خم میں
شیوہ تقلید مری طبع گرامی کا نہیں — جز ترشی نطق میں تمہارے جامی کا نہیں
اگر اوس سے دعوی گل ہی یا تو ہنسی طال الوعن — دہن میں گفتگو جب کرے تو منہ مسل ڈالون
جاتی ہی تیری ہو گئی بے رونق انجمن — گویا کسی چراغ میں کچھ نور ہی نہیں
پوچھو نہ انتظار کے لذت کہ وصل پر — وہ ہیں مصر مگر ہمیں منظور ہے نہیں
وہ گور پہ ہمیں آ کے شرمسار کریں — کہ جان بھی تو نہیں پاس کیا نثار کریں
آرزو اوس بت کی فیض سے ہم رکھتی ہیں — ابر تصویر سے امید کرم رکھتے ہیں +
لاگ ہے وہ اوسی ہو گئی ہیں لگا کہ یہاں — بید مانجی سی لگاوٹ کی بھی تاب نہیں
آہ کالا منہ ترا صبح فراق — یہ اوداسی شام غم میں کہاں
شرار آہ سنے جا کر یہ مہر پر جیا افشان — لگا یا دو دل فی الرت کا جل چشم انجم میں
نہیں مثل صنوبر خوش قد وین سرفرازی ہے — جھنیں نہیں یوں میں مستانہ جیسے ہا انجم میں
اٹھا واکی سر بزم غضب ہا گئیں آنکھیں — ایک ایک کو ایک ایک سے لڑا گئیں آنکھیں

اسدم جو تونی کی طلب بوسہ پر نہین | جی چاہتا ہی لی لون تری ضد سی پر نہین
وہ کہ اوٹھی جو کھینچے تو کیا کرینگے بسم | کس آہ سی ڈرا ئی جس مین اثر نہین
فرقت کی شب جگاتی ہی یاد اونکی آن کے | تکیہ وہ گدگدا سا مری زیر سر نہین
فریاد وزاری و تپش و کوشش و قلق | ای بخت بد کسی مین ذرا بھی اثر نہین
نگہین آنکہ کی چرانے سے | اور بہی دلمین جا او تری ہین
تری غفلت سی اے تغافل کیش | آرزوئین جوان مرتی ہین
گہر بہی جہانکی ہین سر رہ بہی نگاہین ہین | کچہ جوانی مین جی چاہتی چاہین ہین
جی ہی بس جانتا ہی آپکی کن انکہیونکی | ہای کس ناز سی دو چار نگاہین کین ہین
زخمی ہی جہنکی نظر آتی ہین ای پردہ نشین | کن نگاہون نی یہ دیوارین ہین کی ہین
دیکہ جواب آہ کا وہ واہ سے ہمین | بولی ڈرا رہی ہے اسی آہ سی ہمین
زاہد ترا برا ہو کہ کیا تو نے بے شراب | مجحوب کر رہے ہین شب ماہ سے ہمین
تیری برق حسن سے بیکار آنکہین ہوگئین | دیکہنا تو خیر ہرا ے یار آنکہین ہوگئین
تیر سی ابرو ہوگئے برگشتہ مژگان ہوگئی | اونکی نظرین پہر گئین بیزار آنکہین ہوگئین
وہ نگاہ ناز ہی یا رب کہ تیغ آبدار | کردیا بس صاف دو جب چار آنکہین ہوگئین
جہان کی بوسے طلب کیجے وہین کی نہین | سنو جی بس متحمل ہم اب نہین کی نہین
یاد آگئی ساغر سی ہی آنکہ کی گردش | ای بادہ کشو ہاتہ مجہی لینا کہ چلا مین
صحبت آلودگان مین پاک دامن پاک ہین | خاک سی ہم سیاہ ہی چادر مہتاب پہ
ہای جن آنکہونسے دیکہا رخ رنگین سون | اونکا یہ حال ہوا خون وہ روئین برسون
وعدہ وصل مین عشاق کی عمرین گذرین | آپ بیدار رہے قسمتین سوئین برسون

[illegible]

ای پری سیر کو ہاں تو بھی یہ آرام
رشک گلزار ہی واسطے شیطان بنا
نہیں ہر زمین پہ قیس دل کو
تمام عمر رہا صدمہ اوسکی کھونے کا
کشش سے قیس کے لغزش میں پایہ ناقہ
اشک و آہ آتش ہوا سوز و کدورت خاک آگ
اتنی بندش ہی مگر پھر نہیں چھٹی وہ گلے
ہے عبث فلک ستم عیار کو
سن کے نالی چھیڑ کر مجھ زار کو
یہ لب لعل سے لب ملا دو
کہاں کی شرم اب جلوہ دکھا دو
عبث بوسی کی دینی میں تکرار
یہ ہے شب وصلت کسی یہاں پہ رہے گے
بلبل ہیں یہ خاموش مری نہ مرے سکھر
دور ہو جس تنا نکا تو جہان بیمار ہو
پھر ہے صبح کو کیا جانی کہاں کی جاگے
وہ جو پہنچی باغ میں تو سر اوٹھی تعظیم کو
جہان کو روندے رکھے لگا السا ہاں نکرو
در دیدہ نظر پایا تو چرا لیگئے دل کو

جو ہش وحشت کی بنا پائی تماشا مجھکو
چھٹ گئی چاہ ہاں نہ نکالا مجھکو
اصول عشق کی چاہت نہیں ہے محمل کو
جگر تو بگڑ ہی ہو گئے ہو بند ہی پھر دل کو
ذرا سنبھالی ہو گئے ساربان محمل کو
چار عنصر میں ہی جسنے بنایا دل کو
بہت فدا ہو گئی غفلت میں پایا دل کو
ناز بیجا کری کیا مجھ زار کو
ہاں ذرا نہ گلا و ری رکو
مریض عشق ہوں مجھکو دوا دو
تکلف برطرف پردہ اوٹھا دو
بہت رو گی تو دو گی پیا دو
چپ سے صحرا کے دہر سے نہ کسیکو
گویا نہ کے باغ میں متقار کسیکو
جو نظر پڑ جاہی وہ تا نظر سے زار ہو
آنکھیں ملتی ہوئی سو نیکو یہاں آئی ہو
لینے دوڑی بوی گل شاخیں جھکیں تسلیم کو
سمند ناز کو تم مطلق العنان نکرو
یا آنکھ لگاوٹ سی لگا لی گئی دل کو

[illegible]

[illegible]

۲۲۵

آدنا گا مری جیب مین کوئی رکھ
ایدل ہے خیال یار موجود
ظاہر نہو سوزش درونی
باقی کے مجھے وہی کچھ تو ہوسے
شوق دیدار پریشان نظری ہی مجھان
جسکے انگڑائی مین اٹھا تو ہوا وارکا ہاتھ
کیا کیا نہ شگفتہ یہ گل آئے تھے وہان سے
تیرے فرقت زدونکی صبح نہین ہوتی ہے
ہای یہ ہجر کے دن وصل کی شب کی بجے
نسکے رہ جائینگے دن دیکھ کہا مان باندھ
تجھنے رات لیا ہوگا تجھے یاد نہین
مجبور ہے کیون کو نکلے پیر تجلے ہاتھ
بیرحم شمع دو ہی تو آنسو بہائے گی
بہولا سا لگتا ہے لیکن غضب آفت ہی
قاصد سے کہا پڑہکر میرا خط شوق اوسنے
وہ سب اوسکے شوخی ٹہر گئی
یہ کاہے کے دلمین گرانی سے ہے
ذرا سے تکلف مین دم بس شوخ
نہ لب تک بھی پہنچے تو آہ ضعیف

ایدست جنون ذرا الگی رکھ
فرقت مین بھی ہے دل لگی رکھ
یہ آگ دلا ذرا دبے رکھ
فی صد کمین قائم ایک ہے رکھ
میری آنکھین کہی دیتی ہین کہ بیدید ہے
ہاتھ خالی ہی ترا ہے کوئی تلوار کا ہاتھ
مرجھائے ہوئی جاتی ہین اب باغ جہان کی
مرہی نیند تو موت اگلی کہان سوتی ہے
ای فلک مجھ سے تو لیتا ہی ہے کب کی بدلے
کسکے جوڑا تو خدا کی لیے ایجان نباندھ
مین کہان بوسہ کہان خیر ہے بہتان نباندھ
فرہاد کا اب دب گیا پتھر کے تلے ہاتھ
پروانے تجھکو اپنے جلانے سے ہی فائدہ
تھوڑا نہ ادے سمجھو رنگ مین شرارت ہے
کچھ خط سا مضمون ہی مطلب سے عبارت ہے
وہ جب اوٹھ چلے تو پڑی رہ گئی
مگر کوئی حسرت تہ رہ گئے
سجاوٹ دولہن کی پڑی رہ گئے
وہین لگی دل مین ایسے رہ گئے

۲۲۶

مرجان کا پنجہ دست حنائی سے بھر گیا
ہوتی ہیں اہل نظر سے وہ نظارہ ترش
لگا آکے دلبر کے تیر کا تیر سا
برنگ اشک ہے خون خشک تیری شست سے
دل بیتاب بھرا آتا ہے تیری پھیر پھیر سے
صبح ہوتی ہی شب وصل کچھ ارمان نکلے
جوبن سے ہی ابھی چمک ہے نہ دمک ہے
الاماں تیری گیسو کی آتش رخسار کے
آتش حیران ہوئی کچھ دلمیں ایسی مشتعل
ہاتھ لگی بلے جو تخت سلیمان ہی کبھی
بوسہ کی تاب ہیں جو ہوا انسی گفتگو
مایوس وصل کر کے نہ عاشق کو [illegible]
آپکے ناز نے آپکے بیداد نے
لطف دیتی ہیں نیا ہر دن ملاقاتیں مجھے
اس بکو جانتی ہیں بس مجھ انی با مذاق
دیکھتی ہو گیا حیرانی نکتہ سنجوں کا کلام
نکہت ہی گرد تن کی لطافت کے سامنے
بوسہ جسمیں خرچ ہو کچھ وہ نہ دی سکے
ایسی سوچ مر اتنا تو گلا ہوتا ہے

اب تک نہ وہ جاتے ہیں گے کون انگشت [illegible]
جہاں شستی وہ ادا کا گویا شست پیدا ہے
وہ ابرو چڑھے ہے یا کمان کھنچ گئے
گھٹتا ہے دم کسطرح ویسی لب سطوت سے
کہاں جہان پر مصیبت زدہ ٹھہر ٹھہر
بہت ریحان تھمیں عنبر لب نکلے
کا لو کہیں نہ وہ لپچ کہیں [illegible]
وقت نظارہ نگاہ دعوی مژگان [illegible]
سیکڑوں جی ہیں لاکھوں [illegible]
تو حیا تھیں ضرور پشیمان کبھی کبھی
بولی کہ تو نہیں ان کبھی کبھی
ظالم کبھی کبھی نہیں ان کبھی کبھی
آپکے ناز و ادا نے آپکی ادا نے
ہیں نئی معشوق کی باتیں مجھے گھاتیں مجھے
بوسہ لب تازہ تازہ اور صلہ اتیں مجھے
نطق تازہ خلک کے منہ سے سنو باتیں مجھے
میلے کچیلے پھول ہیں نکہت کے سامنے
قارون کیا خسیس ہے حضرت کے سامنے
کیا تغافل ہی تلافی جفا ہوتا ہے

تکلیف شب غم کے ہزاروں کو خبر ہے
انکار نکر نقش قدم ہین ترے شاہد
اچھا نہین ہے بھی نطق تو غم کیا
آغوش مین آ دیکھی مشتاق ہین صلت کی
کبھی وہ جو ہو کر مزار ونہین گزرا
اثر کیا کرین نالے بت سنگدل پر
مری چشم تر آبرو اوسکی لی گئی
تجھیم تمنا نے مت دل کی گاڑی
قسمت نے مجھکو بنایا ہے سایہ
نالے کے ساتھ عشق گل [illegible] ان دو
غیر دنکو منہ لگا کی نکرنا تھا بی ادب
آغوش مین شوخی کی ادا اور ہی کچھ ہے
سیدا [illegible] روتا ہون کہ ایسا ہی عدو کو
وصل کی رات دراندازو مخل تھی کتنے
لو اٹھا بوسہ پھیر دو دل میرا پھیر دو
ای جذب جفا کی اوسکی تو بعد از سلام شوق
کھلتا ہی ہر نگاہ سے طومار انتظار
رنگ اوس پری کے گالوں [illegible] آگیا
مری گھر چسیدہ جو اسباب ہوتی

معلوم فرشتوں کو بھی تاروں کو خبر ہے
غیر ونکی یہان جانی کے یاروں کو خبر ہے
کب میری فصاحت کی گنواروں کو خبر ہے
بس ہمسے نہین اوٹھتی اب ناز نزاکت کے
تو مر دی چلی اوس مسیحا کے پیچھے
او جب جاتی ہین تیر نگاہ کے پیچھے
پڑی ہاتھ دہو کر جو دریا کے پیچھے
پڑی ہین یہ دامن دانا کے پیچھے
مین ہون ہر جگہ شوخ رعنا کے پیچھے
بلبل یہ بات نام کی ہی جو گلی کی ہے
خوبی حضور آپ کے یہ جو چلی سے ہے
بوسی مین بگڑنی کا مزا اور ہی کچھ ہے
تم سمجھے ہو کچھ اور گلا اور ہی کچھ ہے
ایک از انجملہ یہ مردار نزاکت ہی سے ہے
مجھکو بھی گون نہین ہے جو منہ لگا تی یکو
کر التماس چلئی بلایا ہے آپ کو
کچھ اندنون مرے سے تمنا ہی آپ کو
میری غزل تو کیا ہی یہ خوبی گلی کی ہے
فدائی آمد سیلاب ہوتے

دو نہ نسبت مجھ سے خم آشنا ہے
ضعف نے چھوڑی نہ تاب اضطراب
سویا نہیں ہے کوئی فرقت زدہ شب
فرقت کی شب نے مارا کن کن نصیبوں کے
ایڑی تک نہ تکی تری زلف رسا کو پہنچ گئی
بیٹھا جگر میں پہلو سے دلکو لیے ہوئے
آئینہ دیکھ کے وہ منہ چڑاتے ہیں
ہونگے کوئی جنہیں ہے تری چشم عنایت
دلکو پسند آئے ستم ایجاد ہو گئے
کیا اونکا نظارہ ہو جس کے ثبت
اللہ ری لب تشنگی بوسہ شب وصل
مبادا اگران گوش نازک ہو
تیری رخ کے آگے شمع چپکی کوئی
جنہیں چمن میں وہ شوخ نکلے لیے
اے گل آ تجھکو اوسکی نگاہ نے ہیں
گدگداتا ہے مری دلکو خوشا لطف مذاق
سمن گل میں کہاں چل تو صبا کیا جانی
جھلاتے ہیں غفلت سے گر نہ اے نطق
عروق جسم سے جیسے کہ جان نکلے

جسم کی کم ظرفی ہی ظاہر جام سے
واہ کیا لپٹے ہیں ہم آرام سے
تمکنت سے تمہارے مرتے ہیں سب آہ کر کے
مرتا ہوں سنے شب رو تلخو کہا وہ کر کے
لیکن نہ پائی پاسنے عشق کی داد
مارا تمہاری تیر کے نظر نشست نے
اللہ رے غرور کیا شب سے آئے
دیکھی نہیں ہمنے نگہ قہر و غضب نے
بیداد خو تلافی بیداد ہو گئے
گھر سے ہے نظر نہیں شب ایک کی
ملتے ہیں پیرہن ہی لئے عشق کی
ہمیں نالہ نارسا چاہئے
دو کا ہمیں شیخ مل شب کی
نامی بیٹا تھی نزاکت سے
شیر کھلا ہیں ہم لطافت سے
کچھ تبسم سا جو تیرے لب خاموش میں ہے
نازکی وہ ہی جو اوس گل کے بر دوش میں ہے
دل میں حکمت ہی اشعر گھر گوش میں ہے
فراق میں نگہ دیدہ سے جواب ہے

اوسے ہین جو عاشق مزاج مضطر اوسکے بلبل کو بہار آئے
خدا ہی جانے کہ شعر و گلی تہی ہمکو کس بلا کی
چاہیے اگر خدا تو خدا سے بشر ملے
اندر سے بیخودی کہ پتا کیونکر سنجے ہے
بہت تارک شکنی گم ہو گئے
رقیبون سے جو ہین پیام و سلام
لب شکرین سے کے پتا شیر ہے
مزا جو دو عاشق مزا اوسکے
گل آرزو روے دلدار ہے
محبت کری کیون وفا کیون نکرے
نہلے ہے جو تیری ہر بات ہے
کمر اوسکی گم ہے طلسمات ہے
بدن گور گور الشبت لیف
جوانی ہین گالون نے و شوخ ہے
چاٹ پر جاے تری خنجر کو
عین راحت ہے تری ابرو ہے
وہ مرا نالہ اگر سنکے تغافل نکرے
جانتا تو ہے وہ دلمین مجھے عاشق لیکن
التفات اوس سے کسی طرح کو باور ہوگا

اگر اسکا حسن شباب نگر چمن مین یار بہار آئے
کر یہ روح بعد فنا بہی تنگ بہر نثار آئے
کہینچیے جو آفتاب تو شبنم کو پہر ملے
ہمکو سنا ہو جو ہمارے خبر ملے
شبنم نزاکت گم ہو گئے
ہمین حضرت اوسکی خبر ہو گئے
جو نے چہو گئے تنگ ہو گئے
نہین ہی وہ تو بہی گنہگار ہے
نہال تمنا قد یار ہے
سبہی طرح عاشق گنہگار ہے
تری منہ کے گالی ہی صلوات ہے
دہن ہے نشان ہے نہ بات ہے
ادہر ان اودہر ہے طلسمات ہے
وہ رنگت نکالی کہ گل مات ہے
ذوق میرے لہو کے ساتہ ہے
زخم ہستے ہین ترے تلوار کے
نکرے رحم تو اتنا تو کہے غل نکرے
اپنی کیا آن ہی کہو کہ جو تجاہل نکرے
جو کبہی جانکے عاشق سے تغافل نکرے

اون گیسوؤں کی آگے بو نافہ چھوڑ بھاگے
سودائیوں کی تیری بس آ گہی بہری تہے
غنچوں کا منہ تہا گہرے تیری جو کرتی تہی
رو دہو کی چل چلا کر آخر کو جی بجہا کر
چال اس قد سے کہ چشم نقش پا ہی بن گئی ہے
کیا کیا تہا ہمکو ناکہ رفتہ رفتہ
باتین نہ بگڑ کر جاتے ہین ہم
ہر چند میر اول تو جرأتا صوبہ
وہ سنین یا نہ سنین پہ کہتے ہین
اوسکا احسان نہین ہوسی
تان جرائی بین ہے اوسکا تہیر
ابھی ہر تک ہے انتخاب نہین
شب وصال تمنای ہمکناری ہے
ہمین ہے آرزوئی بوسہ آہ اوس لب سی
نازک کمر و تنگ دہن ہین وہ غضب کے
مین لاغر تو کب کا فنا ہو چکا
واہ وا کیا تازہ پانی خنجر قاتل مین ہی
بخت بین وتو کی لین تو خیر جلنا ہی نگا
ہر نگاہ ناز ہی اوس حور وش کی دلنشین

آہو سی نافہ نکلے آہو ختن سے نکلے
کہو دلی گئین جو قصدین شعلہ بنسی نکلے
کس نے چمن نکالا ہم خود جلن سے نکلے
مانند شمع مردہ اوس انجمن سے نکلے
رنگت ایسی شوخ ساتی کا کلائی رنگت
ٹھنڈی ہوئی شوخ جو ستائی نیا رنگ ہے
ایک ادا حسن کے عتاب بھی ہے
چہرہ جان مین چوری کی عادت خراب ہے
جہو نہ سمجھ دل کی تسلی کی الٹی بات
سنے کا ہی ہے سمجھی ابھی چمن سے
بخت خانہ خراب تو بھی ہے
قطعہ لا جواب تو بھی ہے
بہانہ ناف کی ٹلنی کا ہی کمر کے لیے
جگہ نہین ہے جہان خال مختصر کے لیے
آغوش کی گون ہین بوسے کی ڈہب ہے
بدن آفرین ہم یارون کا ہی
اوسکا زخمونکو مزہ زخمونکی لذت دل مین ہے
شمع تو مجھسی برا جی ہی اوس محفل مین ہے
جو نہ نکلی آہ نکہت سی وہ بھی ہماری الم مین ہی

۲۳

لمعہ شمس الفصحا ی فصاحت شعشعہ بدر الدجا بی بلاغت انتمی تقریظ کلیات نطق فلک فارس مضمار ذہانت منشی حافظ سلطان احمد صاحب سلطان تخلص خلف اصغر منشی ولایت احمد صاحب تحصیلدار عیاں تو رئیس کاکوری برادر خرد مصنف سلمہ اللہ

الحمد للہ بھائی صاحب قبلہ کا کیا کلام ہے منتخب و لاجواب کلام ہے حضرت کو ابتدای شباب سے ذوق شعر ہوا [illegible] کمکی تربیت کیا خال الکرم منشی محمد رضا صاحب صبر سے اصلاح لی نکتہ سنجی و معنی پروری کی داد دی بلندی خیال کا یہ عرش فرشی انداز ہوا ہیں غزل کو آسمان پر پہنچا ہوا بندش چست استعارہ لطیف و درست فکر بلند زبان شستہ و پسندیدہ آمد کی آمد اور بیساختہ پن الفاظ کیا خوب محاورہ کتنا خوب معاملہ بندی [illegible] مضامین کی بلندی ایسی ہی ہیں شستہ ہے کہیں بحر عاشقانہ ہے کہیں میر و مرزا کا انداز کہیں ذوق و غالب کا رنگ کہیں مومن شیفتہ کا پرواز کہیں ناسخ و آتش کا ڈھنگ کمال الفاظ و معانی ہیں لغات فارسی تنگ بندش [illegible] اور الفاظ مستحسن الگ متروک خوبی طبیعت یہ کہ بندش مضمون کی ساتھ حاضر رسا کا خیال یہ کہ مضمون کے ساتھ حاضر کبھی [illegible] میں فوت نہ ہو فی الفور ضرورت [illegible] احباب کی باتوں پر کان آ وہ مضمون کا دھیان ادھر بات کہی ادہر شعر لاجواب [illegible] گو مشہور ہیں مثل شعرا کمالش [illegible] [illegible] جب حضرت [illegible] کیا انجام فکر نے لیا کہا وا مجموعہ گرانمایہ لطیف ہو گئے تو پھر [illegible] کا خیال ہوا آخر مطبع صبح صادق میں بندگی خامہ منشی فرزند حسین صاحب سے بکمال [illegible] منشی صاحب کی خوشنویسی خطاکی خوبی کس کس کی تعریف کروں نقاشی یا صناعی کس کس کی ادا دونون [illegible] وہی حسینان ہیں لوح نگار میں نقش پیشانی مہ جبینان ہیں الحاصل آج جبکہ تیار ہوا مشہور یہ ہوا یا بتقبول خاص و عام حضرت مصنف کا از مشرق تا مغرب نام ہو تاریخ ہای موزون جو نکتہ سنجوں کی نوک سپر قلم ہیں وہ ذیل میں رقم ہیں واضح ہو کہ کلیات ہذا کی ۱۲۹۲ ہجری میں ابتدا ہوئی اور بوجوہات ۱۲۹۳ ہجری میں انتہا ہوئی قطعات میں جو ۹۲ و ۹۳ کا اختلاف ہے اوسکی یہی وجہ صاف صاف ہی جس نے جب جب پائی اپنی تاریخ ارسال فرمائے فقط

قطعہ تاریخ از حافظ صاحب ممدوح الصدر راقم تقریظ

سبحان اللہ چشم بد دور | کیا حضرت نطق کا سخن ہے
سلطان یہ سال طبع لکھیے | دریا مضمون کا موج زن ہے
۱۲۹۳

ولہ

ہو گئی چھپکے تیار دیوان ایسے | کہ ہر لفظ جسکا ہی جان فصاحت
لکھی طبع کی کلک سلطان نے تاریخ | یہ مجموعہ ہی شان فصاحت
۱۲۹۲

قطعہ تاریخ بفکر رسا منشی بینظیر و بیمثال شاعر نازک خیال منشی مقبول احمد صاحب محو تخلص برادر اوسط مصنف

بحمد اللہ الطباعی یافت | سخن نطق سہر یار سخن
ولہ تاریخ محو بست نگار | مطلع و مقطع بہار سخن
۱۲۹۲

ہو گئی الطبع آج دیوان انکا | کہ جو یاد دیار سخن ہے
اگر فکر تاریخ کی ہی تو ای محو | رقم کر ہمیشہ بہار سخن ہے
۱۲۹۲

ولہ در قطعہ

نطق کا کلیات طبع ہوا | [illegible]
سال قطعے یہ محو نے لکھا | جوش پر قلزم فصاحت ہے
۱۲۹۲

ولہ درسنہ عیسوی			
طبع شد کلیات حضرت نطق	اوستاد زمان یگانۂ فن	قلم محو سال طبع نگاشت	کلیات لطیف شعر و سخن ۱۸۷۷
ولہ درسنہ ہجرت			
کلیات نطق چون مطبوع شد	مشتری آمد عطارد از سما	محو سال انطباعش زد رقم	طبع شد این نظم رنگین جانفزا ۱۲۹۴
قطعہ تاریخ بفکر شاعر شیرین زبان شیوا بیان منشی ممتاز حسین صاحب برادر عم زاد مصنف سلمہ اللہ تعالےٰ			
جناب نطق کی دیوان جو چھپا ...	زباں ہیں جو کروں ...	تہنیت فکر ہے تاریخ کی ...	کلام شاعر شیرین ابن کلیم و تحریر ۱۲۹۴
قطعہ تاریخ بفکر شاعر خوش فکر منشی مشرف احمد صاحب برادر عم زاد مصنف صاحب			
حضرت نطق سے سخنور کا	چھپ چکا آج لاجواب کلام	ہے مشرف یہ طبع کے تاریخ	عمدہ و چیدہ انتخاب کلام ۱۲۹۴
قطعہ تاریخ بفکر عالم علوم عقلی و نقلی مولوی منشی مظفر احمد صاحب سہیر تخلص ابن جلیلہ منشی عنایت احمد صاحب برادر عم زاد مصنف			
چو دیدم کلیات نطق شد طبع	بحسن بندش و الفاظ رنگین	نوشتم ای سہیر تاریخ طبعش	زہی گلزار و گلہای مضامین ۱۲۹۴
قطعہ تاریخ بفکر مولوی سید محمد صاحب ابن منشی عنایت احمد صاحب برادر عم زاد مصنف			
چھپا وہ کلیات نطق رنگین	کہ جس سے باغ رضوان بھی خجل ہے	ہوئی سید جو فکر سال مجھکو	تو ہاتف نے کہا مرغوب دل ہے ۱۲۹۴
قطعہ تاریخ بفکر ناظم بلند خیال شاعر بیمثال منشی اکرام الدین صاحب رئیس کاکوری یاس تخلص			
نطق خوش فکر کے چھپے دیوان	مشتری ہیں سخن شناس تمام	لکھی سال انطباع اے یاس	سخن بیمثال گرارقام ۱۲۹۴
قطعہ تاریخ بفکر عالی منشی الطاف حسین صاحب فیض رئیس کاکوری			
وصف کیا ہو جو حسن ہو وہ دیوان چھپے جو بحیرت وہ ہو ہر بزم سخن بیان کی ہے القصہ حسن نے دیکھی اس باغ کی بہار	ارمان جسکی سیر کا ہر نکتہ داں کو تھا مصرع ہر ایک سرو ہی باغ کلام کا سو کسی کے حال سے ہوا اسکا شیفتہ	دیوان ہیں کرو جو تاریخ طبع نطق قربان وال سی بلبل نظارہ کیوں نہ ہو اے فیض سال طبع کی تحریر کا ہے قصد	جس سے روح بلبل شیراز کے فدا صفحہ پر ایک رنگ چمن ہے کھلا ہوا لکہ کلیات نطق کا اب تختہ چھپ گیا ۱۲۹۴
قطعہ تاریخ بفکر بلند منشی کاظم حسین صاحب محشر رئیس کاکوری			
ہوا طبع جب نطق کا کلیات	ہوئی مشتری قدردان سخن	محشر نے دم فکر تاریخ طبع	یہ لکھا ہے گلستان سخن ۱۲۹۴
قطعہ تاریخ بفکر شاعر نازک خیال حافظ محمد یوسف صاحب صدر رئیس کاکوری			
طبع جب کلیات نطق مقبول جہان	چشم صاحب مضمون عالی پہ ہم	صدر سال طبع بر رابر کلم	کلیات نطق شد مطبوع طبع اہل فہم ۱۲۹۴
قطعہ تاریخ بفکر رنگین مولوی عبد السمیع صاحب خلوص رئیس کاکوری			
طبع شد چو کلیات نطق او شاعر [illegible]	پر نظر از بلاغت پر لطافت [illegible]	گفت خلوص [illegible] سال طبع کلیات	طبع این گلزار شد مطبوع طبع عالمیان ۱۲۹۴
قطعہ تاریخ بفکر روشن منشی ساجد علی صاحب ساجد رئیس کاکوری			
چھپا کیا نطق کا دیوان رنگین	ہر اک مصرع ہی سرو بوستانی	سر انصاف سے ساجد نے تاریخ	لکھی ہے گلبن باغ معانی ۱۲۹۴
کلام نطق یہ مطبوع طبع پاکان ہے	بیان ہے کیا [illegible] دلنشین ہے یہ	لکھا یہ ساجد نے سال طبع	کہ واہ کیا سخن نطق آفرین ہے یہ
قطعہ تاریخ بفکر منشی مرتضی حسین صاحب بسمل تخلص رئیس سیتاپور			
حضرت نطق کا کلام چھپا	لاجواب اور بے نظیر ہے یہ	لکھا سال طبع بسمل نے	واہ وا نظم دلپذیر ہے یہ ۱۲۹۴

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر رسا مولوی سید تفضل حسین صاحب رئیس کاکوری مدرس مدرسہ گوجرا

چو دیدم کلیات نطق امی تخلص | شگفتہ گلبن مضمون نوشتم | برای سال طبعش بی تامل | کلام منتخب موزون نوشتم
۱۲۹۲

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر منشی کاظم حسین صاحب رئیس کاکوری

ز نطق نکتہ پرور طبع گردید | عجب مجموعہ نغز و گرامی | بگو ای کاظم بہر سال طبعش | کہ نظم لاجواب نطق نامی
۱۲۹۲

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر منشی بھوج راج جوہر رئیس تلہر ضلع شاہجہانپور

چھپے جو دیوان نطق کے دیوانہ | کیا سخن کا ہی جوش پر قلم | لکھے جوہر نے طبع کی تاریخ | شعر ہیں رشک جلوہ انجم
۱۲۹۲

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر منشی ناظر علی صاحب بل شمس سیتاپور جودھ پر سہند

چو از تصنیف نطق نکتہ پرور | بشد مطبوع این مجموعہ دواوین | من ناظر برای سال طبعش | رقم کردم زہی رنگین مضامین
۱۲۹۲

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر شاعر شیرین زبان رنگین بیان منشی نظام احمد صاحب بیدار تخلص مہتمم مطبع لمعہ درخشان رئیس خیرآباد

ساقیا جام مرا از بادہ پر کن | ابجد عجیب لب بر لب ساغر آمد | سال طبعش فکر نمودم دم بہوش | تشنگی ہای سخن رنگ لب آمد
مست گفتار شدہ | کاندرین از لب ساغر بشنید | قوت ناطقہ از نطق جو بشنید فرود ۱۲۹۲ | لب ساغر سنبلش از لب ساغر آمد

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر یکتای زمان فصاحت وحید العصر جہان بلاغت منشی ریاض احمد صاحب مالک مطبع ریاض الاخبار
۱۲۹۳

سراپای خوبان گلشن ادا ۱۲۹۳

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر رسا صاحب طبع ذکا حافظ سید اسمعیل حسن وقار خلف اکبر سید محمد صادق صاحب مالک مطبع صبح صادق

کیا خوب چھپا وقار دیوان | دی نطق نے داد خوش مقالی | تاریخ یہ اوسکی طبع کے ہے | کیا طرز سخن کی ہے نرالے
۱۲۹۲

قطعہ تاریخ از نتائج افکار فصیح زمان بلیغ دوران حاجی منشی سید حسن صاحب اکبر برادر زادہ سید محمد صادق صاحب

دیوان چھپا یہ نطق کی کیا | پاکیزہ کلام سبکا سب ہے | اچھی کہ زبان ہے اوسکی تاریخ | انصاف کی رو سے بس عجب ہے
بے شبہ ہے خوب مصرعہ سال | یہ جملہ کلام منتخب ہے

قطعہ تاریخ از نتائج طبع حیدر زمان فرید دوران شاعر بے ہمہ دان منشی فرید خان صاحب رئیس علیگنج ضلع ایٹہ متخلص شوق

مژدہ کہ از طبع نو کلیات | علغلہ افتاد بچرخ کہن | نطق کہ آن خامہ شناور سیہ | تازہ از و گشت مذاق سخن
غزلی کز دہن او چکید | رنگ طرب بست بہر انجمن | سلسلہ مضامین تر و رنگین فتاد | صفحہ دیوان ست زمین چمن
بشنو دار این سخن جان من | مردہ بجنبید بجد در کفن | شوق پی سال صلا زد چنین | جلوہ کنان گشت نگار سخن

ولہ

کجائی ای آسمان بدین بہار بہر نثار پروین | کہ کلیات لطافت آگین بطبع آمد ز حسن تزئین
بجای این انجم درخشان بیار چشم نظارہ سامان | کہ جلوہ گرہست چون عروسان ہمہ صنایع ہمہ نگارین
چہ بیت ابروی ماہ سیما بہر اشارہ دو صد ادا ہا | بیا کہ خال رخ پری را تمام اسپند چشم بدبین
دمیکہ بیند نگاہ زرنش بچکد حلاوت ز حرف حرفش | تو گوئی آمد ہمہ بنفش زبان شیرین بیان تسوین
ز فیض آن اوستاد دوران ز حرف دوشیزہ سخندان | بخوان صنعتش ہزار ہمان ببابع نقشش ہزار تحسین
ہمین بنوائم زرد فرتا شب قبول کماشش ساز یارب | بصدای تحسین بود بہر لب ز ہمت دعا ز خلق آمین
بختم آمد چو این تبع ز روی معنی گشت دہر تبع | نوشت در جا رکن مطلع چہار تاریخ کلک مسکین
ز شوق مضمون بنطق تحسین کلام او رشک نظم پروین | محیط مضمون شگفت رنگین بیان شیرین صاحب آمین
۱۲۹۳ھ ۱۸۷۶

خاتمۃ الطبع از فکر کمترین فرزند حسین مہتمم مطبع ہذا

نوید اہل نظر شدہ یا اولی الابصار | کہ کیا ہی عجب یہ کھلا گلشن اشعار

ہوئی وقت ہی ای جامہ قبا اجھکار	زبان بنی نہ عندلیب کی منقار	وہ تیری زمزمہ سنجی دکھائی رنگ شاد	کہ نقش حروف کی جگہ ہی صورت اشجار
نقاط کی بجائے ہوئی تو گل و اثر کے	بنی صفحۂ قرطاس تختۂ گلزار	ہو سطر سطر میں گیسوے یار کا نقشہ	ہو خط وہ خط کہ خجل جس سے ہے خط رخ نگار
دکھائیں نکتہ رنگینیاں مضامین کے	ہر ایک صفحہ نظر آتی صاف صبح بہار	بیاض صبح ہو تصدق بیاض گردون حق	بہری کا مردم دیدہ سواد دیدہ نگار
تو جاتا ہی یہ کیوں تمام ہی تنہا	یہ کیا سبب ہے جو سماں ہے اس قدر نکھار	مگر سنا ہیں یقین ہی کہ آج چھپ کے ہوا	کلام اوس شعرا کی امام کا تیار
کہ جس کو نطق علیہ السلام کہتی ہیں	تمام پیر و جوان اُس سے سب صغار و کبار	عیان جو شاعری میں ہے سر کہ پہچانے نشر	کروں جناب مصنف کی مدح کا اظہار

تماشائیان سخن نگاہ کہاں ہیں ادہر تشریف لائیں یوسف عزیز مصر شاعری کی گرم بازاری ملاحظہ فرمائیں شاہد سخن بہشت رو بزم عشرت آرا اور رنگ نشین اقلیم شہرت ہوا ہے خوان نعمت تصنیف مہیا ہے مائدہ خوار ونکو صلا ہے شعری شعری میں فن شعر کی شام نذر دکھاتی نثرہ عقد ثریا نثار کو لائے دبیر فلک قصیدہ مرصع کہکشان تہنیت میں سنانے آیا ہے زہرہ و مشتری فن نظم فلک کے گانے کا نقشہ جمایا ہے شمس و قمر تثلیث اور تسدیس کی بیتیں مبارکباد میں سنا رہے ہیں انجم ثوابت فرط نشاط سے وجد کا عالم دکھا رہے ہیں نسر طائر چتر زرین کی جا سایہ افگن ہوا ہے نسر واقع فرش پا انداز بنا ہے مسدس جہات میں غلغلۂ شادمانی بلند ہے رباعی عناصر اس نوید سے خورسند ہے ہر فرد بشر قطعۂ زمین پر مسرور ہے امن بہجت و انبساط کا شہرہ دور دور ہے اب ہم اس دلبر راز کے چہرے سے نقاب تمہید اوٹھاتے ہیں ناظرین اولی الابصار کو شاہد سخن کی جلوہ آرائیان دکھاتے ہیں تو سنو کہ وہ شاہد رعنائی سخن کلیات نطق علیہ السلام ہے واہ سبحان اللہ کیا کلام ہے کہ ہر شعر اوسکا بے نظیر ہر بیت دلپذیر ہر غزل از مطلع تا مقطع مرصع رباعی کا ہر مصرع چار میں مصرع ہر قطعہ خوش قطع گویا زبان ہزار داستان قطع کر رہی ہے ساغر مستان معنی سخن پر کیفیت سے بہرتا ہے ہر مصرعہ بادۂ سخن کی ایک بوتل ہے سمجھ کا بل ہے جسنے ایک جام پیا مست بیخود ہوا حلاوت پسندان مذاق درست کی زبان تو نیر مدتوں مزا رہا جو اس نشے سے محروم رہا حسرت و افسوس رشک و حسد میں مبتلا رہا دیوان اول جو معنی بند ہے حاشیہ پر اور دیوان دوم جو عاشقانہ ہے متن میں لکھنے کا التزام کیا ہے حاشیہ کے دیوان میں ہر غزل کے آغاز پر قافیہ و ردیف جلی قلم سے لکھ دیا ہے الحاصل اب یہ مجموعہ حسن و خوبی مطبع سید محمد صادق صاحب وکیل سرکار صبح صادق نام میں سید محمد جعفر حسین صاحب برادر حقیقی مالک مطبع و مہتمم جملہ کارخانجات کی سعی و کوشش و جانفشانی سے چھپا گیا افضال ایزدی سے ماہ اگست ۱۸۷۶ع کی ۱۲ تاریخ کو ختم کو پہونچا یارب یہ کلام مقبول ہو مصنف صاحب کی فکر کا نتیجہ محنت کا صلا حصول ہو قطعہ تاریخ اردو و فارسی جو راقم نے موزون کیے ہیں وہ ذیل میں لکھ دیے ہیں

للہ الحمد چھپ چکا احسن	حضرت نطق کا کلام تمام	بہر تاریخ طبع ہاتف نے	یون کہا بی نظیر ہے یہ کلام ۱۲۹۳

ولہ در فارسی

بطبع آمد چہ کلیاتے کہ نیست ثانی او بعالم	ہمین ز رنگینی مضامین بصفحہ صفحہ شگفتہ گلشن
زسعی جعفر بنان خامہ چو ختم گردید الطباعش	برای تاریخ وقت فکرت نیتم بالخیر گفت احسن ۱۲۹۳ھ

تمت

صحت نامہ اغلاط دیوان دوم جو کہ متن مین ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۳	پڑہین	پڑہین گے
۶	۴	مصنف	منصف
۷	۵	کہیے کو	کہئے تو
״	۱۴	پاچاؤن	پاؤن
۸	۲	چاہتہا والا	چاہنی والا
۱۲	۱۱	خیال ننگ	خیال تنگ
۲۰	۵	قاعدہ وہ الخ	قاعدہ جلیانہ تہا وہ غالب معشوق کا
۲۳	۴	روز	زور
״	۱۹	فریاد	فرہاد
۲۸	۵	عمل کا	عمل کو
۲۹	۹	بس جی نکل گیا	بس مرکے رہ گئی
۳۳	۱۹	جہوکے ساتہ	جہوکی کے ساتہ
۳۴	۹	جانان	جانان مین
۳۵	۷	ڈوڑا	دوڑا
״	۱۴	اک	ایک ایک
۳۶	۱۹	چکہئے گا	چکہے گا
۴۳	۱۳	حیاطرح	حیاکی طرح
۴۵	۱۱	لازم سے	لازم ہے
۴۹	۱۹	باصبا	باد صبا
۵۰	۱۵	تر کو تکو	تر کو نکو
۵۴	۱۷	جان دی جیب الخ	ایک آہ کہینچی کہ تب فرقت مین نکالا دم کو
۵۶	۱۲	لوٹا	لوٹنا
۶۰	۱۷	جلوہ بازی	جلوہ باری
۷۴	۱۲	کہ یہ ہے	کہ ہے
״	۱۴	کیماسی	کیمیاسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۵	۱۴	سیوچاک	پیرچاک
۷۷	۱۵	بچہوڑا	بچہوڑا
۸۴	۲	کیون مجہے	کیون بچہے
۸۶	۱۱	گہرین	گہر گرین
۹۲	۷	یہ ظلم ہین	یہ ظلم ہے
۹۶	۲	تار ہین	تار ہین
۹۹	۱۹	الکہون	لاکہون
۱۰۶	۱۷	ہم	ہم
۱۱۳	۱۲	بیوفائی ہے	بیوفائی سے
״	۱۹	نغل	نقل
۱۱۴	۱۲	جود شب	جوشب
۱۱۶	۷	السیو	گیسو
״	۱۶	لایا	لاتا
۱۲۰	۲	روشن	روشنی
״	۴	چارر	چادر
۱۲۳	۳	الک	ایک
۱۲۸	۳	بجی ہے	بجے ہین
۱۳۱	۱۴	گمنامی	گمنامی ہوئے
۱۳۲	۷	خال خد	خال وخد
۱۳۳	۱۰	سیلئے ہین	سینے ہے
۱۵۱	۴	زکہیو	زرکہیو
۱۵۵	۱۸	بہہ اپنا	پہر اپنا
۱۵۷	۱۹	تماشاکی	تماشے کے
۱۶۱	۱۰	فرقت کی چوٹ	پتہر کی چوٹ
״	۱۵	کاکل چوٹ	کاکل کے چوٹ
۱۸۱	۱۶	جفائی جور	جفا و جور
۱۸۳	۵	عمر دوزہ	عمر دو روزہ
۱۸۴	۱۰	نجار	غبار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۶	۱۳	عاصم ہے	عاصم ہے گی
۱۹۰	۱۰	چھپے	چھپے
۱۹۴	۴	جمیت	جمعیت
״	۱۳	ننگے	[illegible]
۱۹۹	۲	حشر ورد	حسرت و درد
۱۹۹	۴	کارگر	کارگر
״	۱۰	پہونگ	پہونک
۲۰۹	۳	حمایت کر	حمایت کو
۲۱۱	۱۰	جب پوچی	جب پوچہی
۲۱۷	۱۶	جورنائی	جور سائے
۲۱۸	۱	ڈہونا	ڈہونڈہنا
۲۱۹	۶	رنگین ہگے	رنگین آگے
۲۲۰	۶	رو دین	رو دینگے
۲۲۱	۹	بہار آئی	بہارامی
۲۲۲	۱	جہکنے	جہکنے
״	۱۵	لڑوکے	لڑائے
۲۲۳	۱۱	بہے ہاہین	رہے ہے
۲۲۴	۶	جسنے	جسنے
۲۲۷	۱	ہزار و نکوان	ہزاروں نکو
۲۲۸	۵	بابی بائی	بائی
۲۳۰	۱۰	کاہی ہی	کاہی کو دے

تمام شد صحت نامہ اغلاط دیوان متن

صحت نامہ اغلاط دیوان اول جو کہ حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۸	قند مکر	قند مکرر
۹	۸	چل گیا	جل گیا
۱۱	۲۶	جاری خاک	ہماری خاک
۱۲	۲۸	اسنام	اصنام
۱۴	۲۱	گراوٹھے	کہ اوٹھے
۱۹	۲۳	کسدام	کسدم
۲۱	۳	سر صنوبر	سرو صنوبر
۲۳	۲۱	آگگے	آسکے
۲۷	۳۶	پرہتا	تڑپتا
۳۴	۲۴	کوکئی	کوئی
۳۵	۳۰	اندہی	آندہی
۴۸	۳۱	خاتمہ	خاتمہ
۵۰	۱۳	پڑہائی	سنائے
۵۴	۱۸	غمین	غم ہین
۵۶	۳۳	غنچہ ترا	غنچہ تری
۵۸	۱	شام کے	صبح کے
۶۳	۱۰	خشک مزاج	سر تر مزاج
۶۶	۲۱	دکہا اباد	دکہا گر آباد
۷۱	۱۰	آفتاد	افتاد
۷۲	۱۳	گلچہرے	گلچہرے
״	۲۳	نباے	نباہے
״	۳۶	جہاڑتا	جہاڑنا
۷۳	۱۵	قضل	فصل
۷۷	۷	بیجا	بیجا
۷۸	۲۶	استخون	استخوان
۷۹	۳۱	خاموکو	خاموشکو
۸۱	۲۱	کہولو	سوہو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۱	۳۱	ڈرانداز	درانداز
۹۳	۳۶	سزوار	سزاوار
۹۸	۲۹	ہوں آگاہ	نہ آگاہ
۱۰۳	۲۹	لا	ہم آغوشی
۱۰۵	۴	بیداد	بیداور
۱۰۸	۳۳	رہا چہری	رہا ہی چہری
۱۱۵	۵	دلبر	دلبر کے
۱۱۸	۳	جانی بعد	جانی کی بعد
۱۲۱	۳	چیتم	ششم
۱۲۲	۱۸	پہر آما	پہر آتا
۱۲۵	۳۴ ۳۷	ہو ہیدا	پیدا ہو
۱۲۷	۳۷	گلست	گلگشت
۱۳۲	۲۸	برگ گل	برگ گل
۱۳۳	۳۶	لو	لو
۱۳۶	۳	دوسردن	دو سحر دن
۱۴۳	۲۰	رسید کال	رسید گان
۱۴۷	۲	کو	کوئی
۱۴۸	۲۸	برنگ تنگ	برنگ ق
۱۴۸	۳۴	شوخی ہے	شوخی سے
۱۵۰	۱۴	نہین ہو	نہین ہوتی
۱۵۶	۲۹	ڈہاک	دہاک
״	۳۶	نسرین سمن	نسرین و سمن
۱۵۹	۳۵	چوڑاے	چوراسے
۱۶۰	۳۱	قسمت	قیمت
۱۶۴	۲۹	چانس	چال
۱۶۵	۳۷	جون	جوان
۱۶۹	۱	خفان	خفقان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۹	۳۶	بہروہ	دوپہر
۱۷۲	۱۵	دندن	دندان
۱۷۴	۸	واسطے	وصف سے
۱۷۶	۱۵	دکہاتا	دکہائی
۱۷۷	۴	یوکیا	یون کیا
۱۹۷	۴	خدانو	خداوی تو
۱۹۳	۲۳	آئی	آتی
۱۹۴	۱۴	آئی	آسنے
۱۹۷	۱۰	چاک	چالاک
۲۰۰	۷	جیسے	جب سے
۲۰۱	۱	جاگر	جاکہ
۲۰۳	۳۷	[illegible]	نکلا
۲۱۳	۱	تاریخ الخ	[illegible]
״	۶	صافیان	صوفیان
۲۱۴	۱۴	[illegible]	جگہ
״	۳۶	حسد سے	[illegible]
״	۳۷	خلوم مجہول	خلوم و مجہول
۲۱۶	۱۹	نظر آیا ہے	نظر آیا
۲۱۹	۲۵	نہین ہے	نہین رہے
۲۲۲	۸	پپیہو کے	پپیہو کو
۲۲۳	۳	لب رنگین	لب شیرین
״	۱۰	چہورائی	چہو آئے
״	۲۷	چاکی	چہلکے
۲۲۶	۳	خوف	[illegible]
۲۲۸	۳۹	تصور	تصویر
۲۲۹	۱۴	کوئی	[illegible]
۲۳۰	۱۴	کوئی	کوہی

صحت نامہ اغلاط دیوان حاشیہ
تمام ہوا

صحت نامہ اغلاط دیوان قوم جو کہ متن مین سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۳	پڑہین	پڑہین گے
۶	۴	مصنف	منصف
۷	۵	کہے کو	کہئے تو
"	۱۴	پاجاؤن	پاؤن
۸	۲	چاہیا والا	چاہنی والا
۱۲	۱۱	خیال تنگ	خیال تنگ
۲۰	۵	قاعدہ وہ الخ	قاعدہ چلیا نہ تہا وہ غالب عقل کو بیکا
۲۲	۴	روز	زور
"	۱۹	فریاد	فرہاد
۲۸	۵	عمل کا	عمل کو
۲۹	۹	بس تم نکل گیا	بس کے رہ گئی
۳۳	۱۹	جہوکے ساتہ	جہوکی کے ساتہ
۳۴	۹	جانان	جانان مین
۳۵	۷	ڈوڑا	دوڑا
"	۱۴	اِک	ایک ایک
۳۶	۱۹	چلیئے گا	چلیے گا
۴۳	۱۳	حیا طرح	حیا کی طرح
۴۵	۱۱	لازم سے	لازم ہے
۴۹	۱۹	با صبا	باد صبا
۵۰	۱۵	ترکو تنکو	ترکو تنکو
۵۴	۱۷	جان می تہ الخ	ایک آہ کہینچی تہی تب فرقت مین [illegible]
۵۶	۱۲	لوٹتا	لوٹنا
۶۰	۱۷	جلوہ بازی	جلوہ باری
۶۴	۱۲	کہہ سے	کر سے
"	۱۴	گہاسی	گہسای

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵	۱۴	سیو چاک	پر چاک
۷۷	۱۵	بچہوڑا	بچہوڑا
۸۴	۲	کیون مجہے	کیون تجہے
۸۶	۱۱	گہرین	گہر گہرین
۹۲	۷	یہ ظلم ہین	یہ ظلم ہے
۹۶	۲	تار ہین	تار ہین
۹۹	۱۹	الکہون	لاکہون
۱۰۶	۱۷	تم	ہم
۱۱۳	۱۲	بیوفائی ہے	بیوفائی سے
"	۱۹	نغل	نقل
۱۱۴	۱۲	جودشب	جوشب
۱۱۶	۷	الیسو	گیسو
"	۱۶	لایا	لاتا
۱۲۰	۲	روشن	روشنی
"	۴	چارر	چادر
۱۲۲	۲	اک	ایک
۱۲۸	۳	جی ہے	بے ہین
۱۳۱	۱۲	گمنای	گمنای ہوئے
۱۳۳	۷	خال خد	خال و خد
۱۳۴	۱۰	سیتے ہین	سینے ہے
۱۵۱	۴	زرکیسو	زرکیو
۱۵۵	۱۸	سہرانیا	پہرانیا
۱۵۷	۱۹	تماشا کی	تماشے کے
۱۶۱	۱۰	فرقت کی چوٹ	تیشہ کی چوٹ
"	۱۵	کاکل چوٹ	کاکل کی چوٹ
۱۸۱	۱۶	جفای جور	جفا و جور
۱۸۳	۵	عمر دوزہ	عمر دو روزہ
۱۸۴	۱۰	نجار	غبار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۶	۱۳	عام سے	عام کے
۱۹۰	۱۰	جپنے	جیتے
۱۹۴	۴	جمیت	جمعیت
"	۱۳	نبکے	بکے
۱۹۸	۲	حسنہ درد	حسرت و درد
۱۹۹	۴	گارگر	کارگر
"	۱۰	پہونگ	پہونک
۲۰۸	۲	حمایت کر	حمایت کو
۲۱۱	۱۰	جب بوہی	جب بوجہی
۲۱۷	۱۶	جور ہائی	جو رہائے
۲۱۸	۱	ڈہوہنا	ڈہونڈہنا
۲۱۹	۶	رنگین آگے	رنگینی آگے
۲۲۰	۶	رودین	رودیتے
۲۲۱	۹	بہار آئی	بہارای
۲۲۲	۱	جہکنے	جہکتے
"	۱۵	لڑوا کے	لڑوا کے
۲۲۳	۱۱	بیٹہے ہین	رہتے ہے
۲۲۴	۶	جسنے	جبنے
۲۲۷	۱	ہزار زنگون	ہزار ونکو
۲۲۸	۵	بای بای	بائی
۲۳۰	۱۰	کاہی ہی	کاہی کو ہوئے

تمام شد صحت نامہ اغلاط دیوان متن

صحت نامہ اغلاط دیوان اول جو کہ حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۸	قند مکر	قند مکرر
۹	۸	چل گیا	جل گیا
۱۱	۲۶	جاری خاک	ہماری خاک
۱۲	۲۸	اسام	اصنام
۱۴	۳۱	کراوٹھے	کہ اوٹھے
۱۹	۲۳	کسدام	کسدم
۲۱	۳	سروصنوبر	سرو و صنوبر
۲۳	۲۱	آگے	آکے
۲۷	۳۶	پربتا	تڑپتیا
۴۳	۲۴	کوکئی	کوئی
۳۵	۳۰	اندہی	آندہی
۴۸	۳۱	خاتمہ	خاتمہ
۵۰	۱۳	پڑہائی	سنائے
۵۴	۱۸	غمین	غم مین
۵۶	۲۳	غنچہ ترا	غنچہ تری
۵۸	۱	شام کے	صبح کے
۶۳	۱۰	خشک ترمزاج	سرد ترمزاج
۶۷	۲۱	دکہا اباد	دکہا کر آباد
۷۱	۱۰	آفتاد	افتاد
۷۲	۱۳	گلچہرے	گلچہرے
″	۲۳	نباہے	نباہے
″	۳۶	جہاڑتا	جہاڑنا
۷۳	۱۴	فضل	فصل
۷۷	۷	بیجا	بجا
۷۹	۲۶	استخون	استخوان
۷۹	۳۱	ظاموتکو	ظالمونکو
۸۱	۲۱	کہوتو	کہو ہو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۱	۳۱	ڈرانداز	درانداز
۸۳	۳۶	سزوار	سزاوار
۹۸	۲۹	ہون آگاہ	نہ آگاہ
۱۰۳	۲۹	لا	ہم ازنکی
۱۰۵	۴	بیداد	بیداور
۱۰۸	۳۳	رہاچری	رہا ہی چری
۱۱۵	۵	دلبر	دلبر کے
۱۱۸	۳	جانی بعد	جانی کی بعد
۱۲۱	۳	ہیتم	ہشتم
۱۲۲	۱۸	پہر آتا	بہر آتا
۱۲۵	۳۷	ہو پیدا	پیدا ہو
۱۲۷	۳۷	گلست	گلگشت
۱۳۲	۲۸	برگ آگل	برگ گل
۱۳۳	۳۶	لتو	لو
۱۳۶	۳	دو سر دن	دو سکر دن
۱۴۳	۲۰	رسید کال	رسیدگان
۱۴۷	۲	کو	کوئی
۱۴۸	۲۸	بزنگ تنگ	بزنگ ق
۱۴۸	۳۴	شوخی ہے	شوخی سے
۱۵۰	۱۴	نہین ہو	نہین ہوتی
۱۵۶	۲۹	ڈہاک	وہاک
″	۳۶	نسرین سمن	نسرین و سمن
۱۵۹	۳۵	چہوڑاے	چہوڑا سے
۱۶۰	۳۱	قیمت	قیمت
۱۶۴	۲۹	چیاک	چاک
۱۶۵	۳۷	جون	جوان
۱۶۹	۱	خفان	خفقان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۹	۳۶	بہر وہ	وہ پہر
۱۷۲	۱۵	دندن	دندان
۱۷۴	۸	واسطے	وصف سو
۱۷۶	۱۵	دکہاتا	دکہائی
۱۷۷	۲	یوں کر	یون کیا
۱۹۷	۴	خدا لو	خداوی تو
۱۹۳	۲۳	آئی	آنی
۱۹۴	۱۴	آئی	آنے
۱۹۷	۱۰	چاک	چالاک
۲۰۰	۶	جیسے	جب سے
۲۰۱	۱	جاکر	جاگر
۲۰۲	۳۷	نکلا	نکلا
۲۱۳	۱	تاریخ الخ	ای عشق ویران نما تاریخ کا جو کچہ
″	۶	صافیان	صوفیان
۲۱۴	۱۴	گلہ	جگہ
″	۳۶	حسد سے	حسد سب
″	۳۷	ظلوم جہول	ظلوم و جہول
۲۱۶	۱۹	نظر آیا ہے	نظر آیا
۲۱۹	۲۵	نہین ہے	نہین رہے
۲۲۲	۸	پیہو نکلے	پیہو نکلو
۲۲۳	۳	لب رنگین	لب شیرین
″	۱۰	چہورای	چہوا آنے
″	۲۷	چاکی	چلے
۲۲۶	۳	خوف	خبط
۲۲۸	۳۸	تصور	تصویر
۲۲۹	۱۴	کوئی	[illegible]
۲۳۰	۱۴	کونی	کوئی

صحت نامہ اغلاط دیوان حاشیہ تمام ہوا